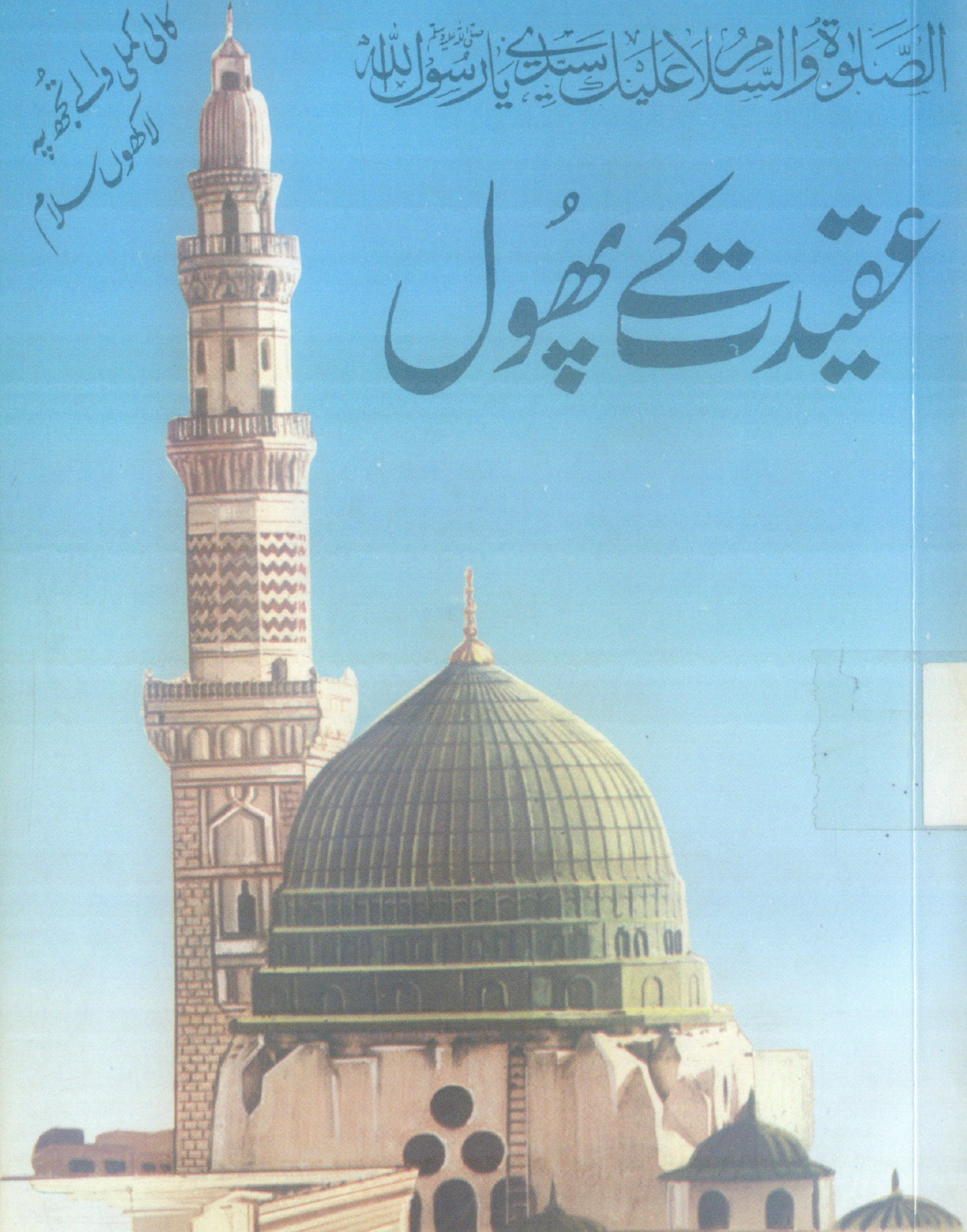
الصلوٰۃ والسلام علیک سیدی یا رسول اللہ ﷺ

عقیدت کے پھول

کالی کملی والے تجھ پہ لاکھوں سلام



بحضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَاَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِي

اے اللہ کے محبوب! میری آنکھ نے آج تک تجھ سے زیادہ حسین نہ دیکھا ہے، (نہ دیکھے گی)

وَاَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

اور کسی عورت نے تجھ سے زیادہ جمیل بچہ پیدا نہیں کیا

خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ

تجھے ہر عیب سے پاک اور مبرّا پیدا کیا گیا ہے

كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

گویا آپ کو خود آپ کی منشاء کے مطابق پیدا کیا گیا ہے

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا رَءُوفًا

اے رسولِ خدا کے دشمن! تو نے برائی کی ہے، کس کی؟ محمد کی، جو سراپا کرم لطف نوازش ہیں

رَسُوْلَ اللّٰهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ

جس نے ہر ایک پر مہربانی کی ہے، جو اللہ کا رسول ہے، اور جس کی عادتِ پاک ہی وفا کرنے کی ہے۔

رَجَوْتُكَ يَا ابْنَ اٰمِنَةَ لِاَنِّيْ

اے آمنہ کے لال، میں نے تیری تمنا کی ہے،

مُحِبٌّ وَالْمُحِبُّ لَهُ الرَّجَاءُ

میں محبت کرنے والا ہوں اور ہر محبت کرنے والے کی ایک تمنا ہوتی ہے۔

——— شاعرِ دربارِ رسالت حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

الصلوٰۃ والسلام علیک سیدی یا رسول اللہ ﷺ

عقیدت کے پھول

- قرآن
- درود و سلام
- نماز۔ دعائیں
- حج، عمرہ، زیارت
- بزرگانِ دین

مرتبہ
عطا محمد خاور

رانا انٹرپرائزز
الوھاب مارکیٹ، ۳۸۔ اردو بازار لاہور

نوٹ :- کتاب ہذا بذریعہ ڈاک ارسال نہیں کی جائے گی۔
اِس سے کتاب کا تقدس پائمال ہوتا ہے۔

ملنے کا پتہ :-

○ مرکز اشاعت :- مکان نمبر ۲۰۶۴/A - پاکستان روڈ
اندرون بھاٹی گیٹ۔ لاہور

○ حاجی محمد صدیق بلّا
لنڈا بازار۔ لاہور

○

○ دانا انٹر پرائزز
الوہاب مارکیٹ اُردو بازار۔ لاہور

○

ھدیہ: زندگی میں اِس کتاب کا مطالعہ جاری رکھیں۔

گذارش : زیرِ نظر کتاب میں اگر کوئی غلطی آپ کی نظر سے گزرے تو براہِ کرم آگاہ فرمائیے۔
تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جا سکے۔ بے حد شکریہ!

عطا محمد خاور


شروع کرتا ہوں ساتھ نام
اللہ
الرحمن الرحیم
جو بڑا مہربان اور رحیم ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد

کما صلیت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم

انک حمید مجید

اللھم بارک علی محمد و علی آل محمد

کما بارکت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم

انک حمید مجید

فہرست

نماز دُعائیں

حج، عُمرہ، زیارت

بزرگانِ دین

شجرہ

اِنتساب

بندۂ ناچیز اس رُوحانی کاوش کو

۱- حضورِ پُرنور شافع یوم النشور جناب سیّدنا حضرت محمّد مُصطفےٰ حبیبِ کبریا رحمتِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمتِ عالیہ مطہرہ مقدسہ میں پیش کرتا ہے۔ اور آپؐ کے وسیلہ مقدّسہ سے پنجتن پاکؓ، شہدائے کربلا اور اہلِ بیت رضی اللہ عنہ کی خدمتِ اقدس میں پیش کرتا ہوں۔

۲- آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے وسیلہ مقدسہ سے جُملہ عاشقانِ باصفا خصوصاً سردار الواصلین، خیر التابعین، عارف اوّلین و آخرین حضرت اویس قرنی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳- حضرت پیرانِ پیر جناب دستگیر محبُوب سُبحانی، قطبِ ربّانی، غوثِ صمدانی مُرشدِ لاثانی، قندیل نورانی، عرفانِ ولایت سیّدنا ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ۔

۴- جناب امام العارفین، زبدۃ السالکین، حجۃ الکاملین، سند الواصلین، مظہر العلوم خفی و جلی حضرت سیّدنا مخدوم سیّد ابو الحسن علیؒ بن عثمانؒ ہجویری المعروف داتا گنج بخش فیض عالم رحمۃ اللہ علیہ کے نامِ نامی واسمِ گرامی سے منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں جن کے رُوحانی اور باطنی فیوض وبرکات نے مجھے اس گلدستۂ عقیدت کی اشاعت کرنے کی توفیق عنایت فرمائی۔

سگِ سگانِ کوئے حضورِ پُرنور صلّی اللہ علیہ وسلّم

عطا محمّد خاور

وجہِ تالیف

ایک مرتبہ اس ناچیز کو مخدوم الامم سیدّی و مُرشدی حضرت علی بن عثمان ہجویری المعروف حضرت داتا گنج بخش رحمۃُ اللہ علیہ کے دربار گہُربار سے درودِ پاک کا ایک کارڈ ملا جسے مَیں نے اپنے قبلہ محترم جناب میاں غلام علی مدظلہ العالی (جنہیں مَیں انتہائی پیار سے "ماپے" کہتا ہوں) کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ تحریر بہت باریک ہے۔ بندہ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبُوب جناب حضرت مُحمدّ مُصطفےٰ صلیّ اللہ علیہ وسلّم کے نعلَینِ پاک کے صدقے میں مجھے توفیق عطا فرمائے تو مَیں درودِ پاک کتابی شکل میں شائع کروا دوں۔ اَلحمدُلِلّٰہ ! اللہ تعالیٰ جلّ شانہ، کے پیارے محبُوب جناب حضرت مُحمدّ مُصطفےٰ صلیّ اللہ علیہ وسلّم کے وسیلہ، پنجتن پاک رضی اللہ عنہ اور عالی مرتبت حضرت داتا گنج بخش رحمۃُ اللہ علیہ کی نگاہِ لُطفِ کرم اور میرے "ماپے" کی دُعائے خاص سے بندہ حقیر کو اس اشاعت کی توفیق میسّر ہُوئی۔

مَیں ایک اور بُزرگ محترم ملک رضا مُحمدّ اعوان کے اخلاق سے بہت متاثر ہُوا ہوں۔ ایک دن انہوں نے اپنے گھر میں محفلِ میلادِ پاک کا اہتمام کیا۔ انہوں نے مجھے بھی دعوت دی۔ محفل کے اختتام پر وُہ بزرگ صدر دروازے پر کھڑے ہو گئے۔ ان کے صاحبزادے بھی ساتھ ہی تھے۔ وُہ محفل کے شرکاء کا والہانہ عقیدت سے شکریہ

ادا کرتے۔ جیسے ہی میں دروازے پر پہنچا تو انہوں نے نہایت شفقت سے مجھے گلے لگایا اور سر پر شفقت کا ہاتھ پھیر کر کہا کہ آپ کی آمد کا بہت شکریہ! میں نے ان کے چہرے کی طرف دیکھا تو وہ ایک عجیب وجدانی کیفیت میں ڈوبا ہوا تھا اور آنکھیں عشقِ مصطفائی سے سرشار تھیں۔ میں ان کے اِس والہانہ طرزِ عمل سے اس قدر متاثر ہوا کہ میرے دل میں ان کے لیے بڑی عزت پیدا ہوئی۔ میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا گو ہوں کہ ملک صاحب اور اُن کے اہلِ خانہ کو دینی و دنیوی خیر و برکت اور مدارج و مراتب عنایت فرمائے۔ ان کے صاحبزادے حاجی ملک عبدالعزیز صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ مرحمت فرمائے۔ ان کے دیگر صاحبزادگان ملک نذیر احمد، ملک عبدالحمید اور الحاج ملک عبدالرشید کو اللہ تعالیٰ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں متاعِ دینی و دنیوی سے مالا مال فرمائے اور انہیں اولادِ نرینہ سے نوازے۔ اللہ رب العزت اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلینِ مطہرہ کے صدقے میں حاسدوں کے حسد، شر، بُرے وقت اور پشیمانی سے محفوظ رکھے۔ دُنیا و آخرت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ ان کی اولاد کو بھی عشقِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار فرمائے۔ ان کے کاروبار میں ترقی و برکت عطا فرمائے۔ اپنے حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں جسمانی، رُوحانی اور قلبی تکالیف سے نجات بخشے نیز تمام مصائب و آلام سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ ثم آمین!

میں اپنے اُن احباب کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے اِس کتاب کی اشاعت کے سلسلے میں میری مدد فرمائی۔ جناب رانا محمد سعید صاحب اور رانا محمد حنیف صاحب نے اشاعت کے لیے اپنا قیمتی وقت دے کر بندۂ ناچیز کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ میں پروفیسر سیف اللہ خالد صاحب کا بھی بے حد ممنون ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کی ترتیب و تدوین میں مخلصانہ اعانت فرمائی۔

اس کتاب کی اشاعتِ دوم جناب ملک عبدالحمید، جناب شیخ طاہر جیلانی، ملک سکندر عزیز، ملک احمد رضا عزیز، حاجی شوکت علی، محمد جنید ربّانی، محمد نعیم الحسنین، محمد جوّاد حیدر، حاجی محمد عارف، حاجی محمد صدیق بلاّ، حاجی غلام مصطفےٰ، محمد منظور باجوہ بابر صاحب، میرے دیرینہ احباب جناب محمد الیاس اور اکرم صابر صاحبان کے اصرار پر ہوتی ہے۔ مَیں نے اِس سے پہلے بھی ایک کتاب ہدیۂ درُود و سلام پیش کی تھی مگر میری طبیعت اس کے طباعتی معیار سے مطمئن نہ تھی۔ مَیں اِس کوشش میں رہا کہ اللہ تعالیٰ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نعلینِ پاک کے صدقے میں مجھے توفیق دے کہ مَیں اسے نظرِ ثانی کے ساتھ جامع طور پر پیش کر سکوں۔ سو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس مُبارک کام کی توفیق دی اور مَیں نے رمضان المبارک میں کام شروع کر دیا اور یہ کتاب آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نگاہِ لُطف و کرم سے پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ الحمدُ للہ!

میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے تمام دوستوں کو حضورِ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کے صدقے میں دینی و دنیوی نعمتوں سے نوازے۔ ان کے مال و زر میں خیر و برکت دے۔ ہمارا سب کا خاتمہ بالایمان ہو اور ہمیں حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت و شفاعت نصیب ہو!

خاکپائے اولیاء اللہ

عطا مُحمّد خاور

اسماء الحسنٰی باری تعالیٰ عزّ اسمہٗ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ جَلَّ جَلَالُ

الرَّحِیْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ

الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ

الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ

الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ

الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ

الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ

السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ

اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ

الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِىُّ الْكَبِيْرُ

الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ

الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ

الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ

الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ الْقَوِىُّ

الْمَتِيْنُ الْوَلِىُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِى

الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِ الْمُمِيْتُ

الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ

الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ

الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ

اَلْاٰخِرُ اَلظَّاهِرُ اَلْبَاطِنُ اَلْوَالِی

اَلْمُتَعَالِی اَلْبَرُّ اَلتَّوَّابُ اَلْمُنْعِمُ

اَلْمُنْتَقِمُ اَلْعَفُوُّ اَلرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ

ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَلرَّبُّ اَلْمُقْسِطُ اَلْجَامِعُ

اَلْغَنِیُّ اَلْمُغْنِی اَلْمُعْطِی اَلْمَانِعُ

اَلضَّآرُّ اَلنَّافِعُ اَلنُّوْرُ اَلْهَادِی

اَلْبَدِیْعُ اَلْبَاقِی اَلْوَارِثُ اَلرَّشِیْدُ

اَلصَّبُوْرُ اَلَّذِی لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّ

هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا

وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ

سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ

مُرِیْدٌ مُتَكَلِّمٌ

سُورۂ یٰسٓ فضائلِ و خواصُ

جناب پیغمبر خُدا صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے فرمایا جو شخص صرف خدا کے راضی کرنے کے لیے سُورۂ یٰسٓ پڑھے گا اور وُہ طالبِ عقبیٰ ہو گا۔ خدا تعالےٰ اس کے تمام گناہ مُعاف کر دے گا اور فرمایا لوگو! اس سُورۃ کو ان لوگوں کے سامنے پڑھا کرو۔ جن کی موت آنے لگی ہو۔ (ابو داوٗد۔ نسائی۔ ابن جان) یعنی خدا اِس کی برکت سے جان کنی کی تکلیف کو مرنے والے پر آسان کرتا ہے۔ چنانچہ اکثر مُسلمان ایسا کرتے ہیں۔

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہر چیز کا دِل ہوتا ہے۔ قرآن مجید کا دل سُورہ یٰسٓ ہے۔ جو شخص اس کو ایک دفعہ پڑھتا ہے۔ اس کو پُورا قرآن دس دفعہ پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی۔ دارمی) یعنی جس طرح انسان کے جسم کے اندر دل اشرف الاعضا ہے۔ اِسی طرح یہ سُورۃ تمام قرآن میں مطالب کے اعتبار سے اشرف ہے۔ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو شخص خُدا کی خوشنودی کے لیے ایک دفعہ بھی تمام عمر میں سُورہ یٰسٓ پڑھ لے گا خدا تعالیٰ اس کو بخشدے گا

۷۸۶

۴۴۴	۴۵۲	۴۵۱	۴۴۶	۴۴۹
۴۴۲	۴۴۸	۴۴۴	۴۲۵	۴۴۷
۴۴۰	۴۳۰	۴۴۱	۴۳۱	۴۳۷
۴۴۲	۴۳۵	۴۴۸	۴۳۳	۴۲۶
۴۵۳	۴۵۵	۴۴۹	۴۲۱	۴۲۸

جو ایک دفعہ روزانہ پڑھے گا اِس کو شہیدوں کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔ جو صبح کو روزانہ پڑھا کرے گا۔ اُس کی دن بھر حاجتیں روا ہو جائیں گی۔ اور غنی ہو جائے گا

سورہ یٰسٓ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰسٓ ۚ ① وَ الْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ ② اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ③
عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ④ تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ⑤
لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ⑥ لَقَدْ
حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰۤى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ⑦ اِنَّا
جَعَلْنَا فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ
مُّقْمَحُوْنَ ⑧ وَ جَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّ
مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ⑨
وَ سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا
یُؤْمِنُوْنَ ⑩ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَ خَشِیَ
الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّ اَجْرٍ كَرِیْمٍ ⑪
اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰى وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ اٰثَارَهُمْ ؕ

وَكُلَّ شَىْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِىْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٢﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ
مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١٣﴾ اِذْ
اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا
اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿١٤﴾ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ
وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَىْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿١٥﴾
قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿١٦﴾ وَمَا عَلَيْنَآ
اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٧﴾ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ
تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨﴾
قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ
مُّسْرِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى
قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٠﴾ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ
اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢١﴾ وَمَا لِىَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِىْ
فَطَرَنِىْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٢﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً
اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّىْ شَفَاعَتُهُمْ

شَيْئًا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ﴿٢٣﴾ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٤﴾
اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿٢٥﴾ قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ
قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ
مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿٢٧﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ
مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ﴿٢٨﴾ اِنْ كَانَتْ
اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿٢٩﴾ يٰحَسْرَةً
عَلَى الْعِبَادِ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ
يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٠﴾ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ
الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٣١﴾ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا
جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ
اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَجَعَلْنَا
فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا
مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿٣٤﴾ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ
اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا

﴿۳۶﴾ مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ
﴿۳۷﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚۖ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ
وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ
الْعَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ
الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ
وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾
﴿۴۱﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ
وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ
فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا
وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ
اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا
تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا
مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ
قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَاۗءُ

اللّٰهُ اَطْعَمَهٗۤ ۖ ق اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ
مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ
اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾
فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَاۤ اِلٰۤى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع
وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى
رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ سكتة
هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾ اِنْ كَانَتْ
اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾
فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ
فٰكِهُوْنَ ج ﴿۵۵﴾ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ
مُتَّكِـُٔوْنَ ج ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ج ﴿۵۷﴾ صلى
سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ
اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ اَنْ

لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۙ ﴿٦٠﴾ وَّ اَنِ
اعْبُدُوْنِيْ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ
جِبِلًّا كَثِيْرًا ؕ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ
كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٦٤﴾
اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَ تَشْهَدُ
اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى
اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ
نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّ
لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا
يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ؕ اِنْ
هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ
حَيًّا وَّ يَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٠﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا
خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿٧١﴾
وَ ذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَلَهُمْ

فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۖ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٧٤﴾ ۖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ
لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا
يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٦﴾ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ
مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا
وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ۖ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿٧٨﴾
قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ
عَلِيْمُۨ ﴿٧٩﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ
نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿٨٠﴾ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ
مِثْلَهُمْ ۚ بَلٰى ۗ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨١﴾ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ
اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٨٢﴾ فَسُبْحٰنَ
الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾

سُورَۃ الرَّحمٰن

ہر چیز کی کوئی نہ کوئی زینت ہوتی ہے۔ قرآن پاک کی زینت سُورۃ الرحمٰن
ہے۔ آنکھ کے درد، طحال کے مریض
پر گیارہ مرتبہ بڑھ کر دم کرنے سے مرض
سے افاقہ ہوتا ہے۔ روزانہ تلاوت
کرنے والے کا چہرہ چودھویں رات
کے چاند کی طرح منوّر ہو گا۔ اس کا نقش لکھ کر پانی سے دھو کر دیواروں پر
چھڑکنے سے مُوذی جانور بھاگ جائیں گے۔

۳۰۳۰۳	۳۰۳۰۶	۳۰۳۰۹	۳۰۲۹۶
۳۰۳۰۸	۳۰۲۹۷	۳۰۳۰۲	۳۰۳۰۷
۳۰۲۹۸	۳۰۳۱۱	۳۰۳۰۴	۳۰۳۰۱
۳۰۳۰۵	۳۰۳۰۰	۳۰۲۹۹	۳۰۳۱۰

سُوْرَةُ الرَّحْمٰن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلرَّحْمٰنُ ○ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ○ؕ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ○ۙ
عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ○ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ○ۙ
وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ○ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا
وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ○ۙ اَلَّا تَطْغَوْا فِى الْمِيْزَانِ ○
وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا
الْمِيْزَانَ ○ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ○ۙ
فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ○ۖ وَ
الْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ○ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ
صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ○ۙ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ
مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ○ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۚ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ۝ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۙ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ
لَّا يَبْغِيٰنِ ۚ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يَخْرُجُ مِنْهُمَا
اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۚ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ وَلَهُ
الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِى الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۚ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ۝ ع كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۚ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ
ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۚ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝
يَسْئَلُهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِىْ
شَاْنٍ ۚ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ
الثَّقَلٰنِ ۚ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ
وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ ۝ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ ۵
وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۚ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

فَإِذَا انشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۚ فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۞ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْأَلُ عَن ذَنبِهِ
إِنسٌ وَلَا جَانٌّ ۚ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۞ يُعْرَفُ
الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ۚ فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۞ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا
الْمُجْرِمُونَ ۞ يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ ۞ فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۞ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ ۚ
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۞ ذَوَاتَا أَفْنَانٍ ۚ فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۞ فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ۚ فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۞ فِيهِمَا مِن كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ ۚ
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۞ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَائِنُهَا
مِنْ إِسْتَبْرَقٍ ۚ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۞ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبَانِ ۞ فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ
قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۚ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۞

كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَ الْمَرْجَانُ ○ج فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ○ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ○
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ○ج
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○لا مُدْهَآمَّتٰنِ ○ج فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ○ج فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّ نَخْلٌ وَّ رُمَّانٌ ○ج فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ○ج فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ج حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ○ج
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ج لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ
وَلَا جَآنٌّ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ مُتَّكِئِيْنَ
عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّ عَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ○ج فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ
ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ○ع

سُورۃ واقعہ

سُورۃ واقعہ کو سُورۃ الغنا بھی کہا گیا ہے۔ رات کو سونے سے قبل اِس کی تلاوت کرنے والا شخص انشاء اللہ العزیز کبھی فاقہ کا شکار نہ ہوگا، روزانہ پڑھنے والا غنی ہو جاتا ہے۔ اِس کے نقش کو لکھ کر باندھنے سے ولادت میں آسانی ہو جاتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ سُورۃ واقعہ کو خود بھی پڑھو اور اپنی اولاد کو بھی یاد کراؤ۔

۲۵۷۴۱	۲۵۷۴۴	۲۵۷۴۷	۲۵۷۳۳
۲۵۷۴۶	۲۵۷۳۴	۲۵۷۴۰	۲۵۷۴۵
۲۵۷۳۵	۲۵۷۴۹	۲۵۷۴۲	۲۵۷۳۹
۲۵۷۴۳	۲۵۷۳۸	۲۵۷۳۶	۲۵۷۴۸

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۙ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا
كَاذِبَةٌ ۘ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۙ اِذَا رُجَّتِ
الْاَرْضُ رَجًّا ۙ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۙ
فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۙ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا
ثَلٰثَةً ۗ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ
الْمَيْمَنَةِ ۗ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ
الْمَشْئَمَةِ ۗ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۙ اُولٰٓئِكَ
الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۞ ثُلَّةٌ مِّنَ
الْاَوَّلِيْنَ ۙ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۗ عَلٰى
سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۙ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۞
يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۙ بِاَكْوَابٍ

وَّ اَبَارِيْقَ ۙ وَ كَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ○ لَّا
يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ○ وَفَاكِهَةٍ
مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ○ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ○
وَحُوْرٌ عِيْنٌ ○ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ○
جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا
لَغْوًا وَّ لَا تَاْثِيْمًا ○ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ○
وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَا اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ○
فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ○ وَّ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ○ وَّ ظِلٍّ
مَّمْدُوْدٍ ○ وَّ مَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ○ وَّ فَاكِهَةٍ
كَثِيْرَةٍ ○ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّ لَا مَمْنُوْعَةٍ ○
وَّ فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ○ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ○
فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ○ عُرُبًا اَتْرَابًا ○ لِّاَصْحٰبِ
الْيَمِيْنِ ○ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ○ وَ ثُلَّةٌ
مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ○ وَ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ

مَآ اَصۡحٰبُ الشِّمَالِ ؕ○ فِیۡ سَمُوۡمٍ وَّ حَمِیۡمٍ ۙ○
وَّظِلٍّ مِّنۡ یَّحۡمُوۡمٍ ۙ○ لَّا بَارِدٍ وَّ لَا کَرِیۡمٍ ○
اِنَّهُمۡ کَانُوۡا قَبۡلَ ذٰلِكَ مُتۡرَفِیۡنَ ۚۖ○ وَکَانُوۡا
یُصِرُّوۡنَ عَلَی الۡحِنۡثِ الۡعَظِیۡمِ ۚ○ وَ کَانُوۡا
یَقُوۡلُوۡنَ ۙ۵ اَئِذَا مِتۡنَا وَ کُنَّا تُرَابًا وَّ
عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ ۙ○ اَوَاٰبَآؤُنَا الۡاَوَّلُوۡنَ ○
قُلۡ اِنَّ الۡاَوَّلِیۡنَ وَالۡاٰخِرِیۡنَ ○ لَمَجۡمُوۡعُوۡنَ ۙ۵
اِلٰی مِیۡقَاتِ یَوۡمٍ مَّعۡلُوۡمٍ ○ ثُمَّ اِنَّکُمۡ اَیُّهَا
الضَّآلُّوۡنَ الۡمُکَذِّبُوۡنَ ۙ○ لَاٰکِلُوۡنَ مِنۡ
شَجَرٍ مِّنۡ زَقُّوۡمٍ ۙ○ فَمَالِئُوۡنَ مِنۡهَا الۡبُطُوۡنَ ۚ○
فَشٰرِبُوۡنَ عَلَیۡهِ مِنَ الۡحَمِیۡمِ ۚ○ فَشٰرِبُوۡنَ
شُرۡبَ الۡهِیۡمِ ؕ○ هٰذَا نُزُلُهُمۡ یَوۡمَ الدِّیۡنِ ؕ○
نَحۡنُ خَلَقۡنٰکُمۡ فَلَوۡ لَا تُصَدِّقُوۡنَ ○ اَفَرَءَیۡتُمۡ
مَّا تُمۡنُوۡنَ ؕ○ ءَاَنۡتُمۡ تَخۡلُقُوۡنَهٗۤ اَمۡ نَحۡنُ

الْخٰلِقُوْنَ ○ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ
وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ○ عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ
اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ وَلَقَدْ
عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ
○
اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ○ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ
اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ○ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا
فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ○ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ○ بَلْ نَحْنُ
مَحْرُوْمُوْنَ ○ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ○
ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ○
لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ○ اَفَرَءَيْتُمُ
النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ○ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ
اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ○ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّ
مَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ○ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ○
فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ○ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ

تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ۙ○ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۙ○ فِیْ كِتٰبٍ
مَّكْنُوْنٍ ۙ○ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ؕ○ تَنْزِيْلٌ مِّنْ
رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ۙ○
وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ○ فَلَوْلَآ اِذَا
بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ۙ○ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ○ وَ
نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ○ فَلَوْلَآ
اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ○ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ○ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۙ○
فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ ٥ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ○ وَاَمَّآ
اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۙ○ فَسَلٰمٌ
لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ○ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ
الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ۙ○ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ۙ○
وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ○ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ۚ○
فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ○ ع

سُورۃ جُمعہ

اگر میاں بیوی میں نااتفاقی رہتی ہو تو دونوں میں کوئی اوّل و آخر درُود ابراہیمی گیارہ مرتبہ جمعہ کے روز فجر کی نماز کے بعد تین بار پڑھ کر دُعا مانگے اور ایسے سات جُمعہ کرے۔ ایسا کرنے سے نفاق دُور ہو کر محبّت بڑھے گی۔ نیز جو شخص اچھی طرح کلام نہ کر سکتا ہو اِس کے وِرد سے زبان دُرست ہو جائے گی۔

سُوْرَةُ الجُمُعَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ الْمَلِكِ
الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ○ هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى
الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ق وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ
لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا
بِهِمْ ط وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ
مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○ مَثَلُ الَّذِيْنَ
حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ
اَسْفَارًا ط بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ قُلْ
يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ

مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝
وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ وَاللّٰهُ
عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ
مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ؑ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ
فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ
خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ
فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ
وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاِذَا
رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا ِۨانْفَضُّوْۤا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ
قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ
التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ؑ

سُورۃ مُلکؑ

سرورِ کائنات نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم روزانہ رات کو سوتے وقت سُورۃ ملک ی تلاوت فرمایا کرتے تھے جو شخص عشاء کی نماز کے بعد سوتے وقت اس سُورۃ کی وزانہ تلاوت کرے گا۔ انشاء اللہ العزیز قبر کے ذاب سے محفوظ رہے گا۔ مغفرت نصیب ہو گی۔ سکرات سے امن پائے گا۔ مقروض قرض سے جات پائے گا۔ رویت ہلال کے وقت تلاوت کرنے والا سارا مہینہ آرام سے بسر رے گا۔ آشوب چشم کے لیے روزانہ تین بار متواتر پڑھ کر دم کرنا بھی مُفید ہے۔ س کا نقش ہر مطلب برآری کے لیے مفید ہے۔

۳۳۲۰۱	۳۳۰۹۴	۳۳۱۹۹
۳۳۱۹۶	۳۳۱۹۸	۳۳۲۰۰
۳۳۱۹۷	۳۳۲۰۲	۳۳۱۹۵

سُوْرَةُ الْمُلْكِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ز وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرُ نِ ۝ لا الَّذِىْ خَلَقَ الْمَوْتَ
وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝ لا الَّذِىْ خَلَقَ سَبْعَ
سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ط مَا تَرٰى فِىْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ
مِنْ تَفٰوُتٍ ط فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى
مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ
يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝
وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَ
جَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ
عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ

عَذَابُ جَهَنَّمَ ط وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اِذَآ
اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّ هِيَ
تَفُوْرُ ۝ لا تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ط كُلَّمَآ
اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ
نَذِيْرٌ ۝ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۵ لا
فَكَذَّبْنَا وَ قُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ صلے
اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝ وَقَالُوْا لَوْ
كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ
السَّعِيْرِ ۝ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ج فَسُحْقًا
لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ
رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝
وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ط اِنَّهٗ
عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ
خَلَقَ ط وَ هُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝ ع هُوَ الَّذِيْ

جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ
مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۝
ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ
الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ۝ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ
فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ؕ
فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ۝ وَلَقَدْ كَذَّبَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝
اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّ
يَقْبِضْنَ ۖ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ
بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ۝ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ
جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ
الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ۚ ۝ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ
يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ
عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ۝ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ

اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِىْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○
قُلْ هُوَ الَّذِىْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ
وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ط قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ○
قُلْ هُوَ الَّذِىْ ذَرَاَكُمْ فِى الْاَرْضِ وَ اِلَيْهِ
تُحْشَرُوْنَ ○ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ
اِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ○ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ
وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِىْ كُنْتُمْ
بِهٖ تَدَّعُوْنَ ○ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِىَ اللّٰهُ
وَمَنْ مَّعِىَ اَوْ رَحِمَنَا لا فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ
مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ
وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ج فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○
قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ
يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ○ ع

سُورۃ مُزّمّل

سُورۃ مزّمل کا روزانہ ورد کرنے والا شخص نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی زیارت سے شرف یاب ہو۔ زبان بندی اور تیغ بندی کے لیے نہایت ہی مجرب ہے اگر پڑھ کر حاکم کے سامنے جائے تو حاکم مہربان ہو۔ کشاکش رزق کے لیے

۲۲۸۲۳	۲۲۸۱۸	۲۲۸۲۵
۲۲۸۲۴	۲۲۸۲۲	۲۲۸۲۰
۲۲۸۱۹	۲۲۸۲۶	۲۲۸۲۱

ہر روز سات مرتبہ پڑھے۔ سُورۃ مزّمل پڑھنے والے پر عذاب نہیں ہوتا۔ اس پر دوزخ حرام ہے۔

سُورۃ مُزّمّل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّہَا الۡمُزَّمِّلُ ۙ﴿﴾ قُمِ الَّیۡلَ اِلَّا قَلِیۡلًا ۙ﴿﴾
نِّصۡفَہٗۤ اَوِ انۡقُصۡ مِنۡہُ قَلِیۡلًا ۙ﴿﴾ اَوۡ
زِدۡ عَلَیۡہِ وَ رَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِیۡلًا ؕ﴿﴾
اِنَّا سَنُلۡقِیۡ عَلَیۡکَ قَوۡلًا ثَقِیۡلًا ﴿﴾
اِنَّ نَاشِئَۃَ الَّیۡلِ ہِیَ اَشَدُّ وَطۡاً وَّ
اَقۡوَمُ قِیۡلًا ؕ﴿﴾ اِنَّ لَکَ فِی النَّہَارِ سَبۡحًا
طَوِیۡلًا ؕ﴿﴾ وَ اذۡکُرِ اسۡمَ رَبِّکَ وَ تَبَتَّلۡ
اِلَیۡہِ تَبۡتِیۡلًا ؕ﴿﴾ رَبُّ الۡمَشۡرِقِ وَ الۡمَغۡرِبِ
لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ فَاتَّخِذۡہُ وَکِیۡلًا ﴿﴾
وَ اصۡبِرۡ عَلٰی مَا یَقُوۡلُوۡنَ وَ اہۡجُرۡہُمۡ
ہَجۡرًا جَمِیۡلًا ﴿﴾ وَ ذَرۡنِیۡ وَ الۡمُکَذِّبِیۡنَ

اُولِى النَّعْمَةِ وَ مَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ○ اِنَّ
لَدَيْنَا اَنْكَالًا وَّ جَحِيْمًا ○ وَّ طَعَامًا
ذَا غُصَّةٍ وَّ عَذَابًا اَلِيْمًا ○ يَوْمَ تَرْجُفُ
الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ
كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ○ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ
رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا اَرْسَلْنَآ
اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ○ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ
الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّ بِيْلًا ○
فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا
يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبَانِ ○ السَّمَآءُ
مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ○

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ
اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ○ اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ
اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَ

نِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ
مَعَكَ ط وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ط عَلِمَ
اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا
مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ط عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ
مِنْكُمْ مَّرْضٰى لا وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى
الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ لا وَ
اٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ز صلے
فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ لا وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا
حَسَنًا ط وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ
خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّ اَعْظَمَ
اَجْرًا ط وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ع ○

اَسمَاءِ مُقَدَّسَہ

حضرت نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مُحَمَّدٌ	اَحْمَدُ	حَامِدٌ	مَّحْمُوْدٌ	قَاسِمٌ
عَاقِبٌ	فَاتِحٌ	خَاتِمٌ	حَاشِرٌ	مَّاحٍ
دَاعٍ	سِرَاجٌ	رَّشِیْدٌ	مُّنِیْرٌ	بَشِیْرٌ
نَذِیْرٌ	هَادٍ	مُّهْدٍ	رَّسُوْلٌ	نَبِیٌّ
طٰهٰ	یٰسٓ	مُزَّمِّلٌ	مُّدَّثِّرٌ	شَفِیْعٌ
خَلِیْلٌ	کَلِیْمٌ	حَبِیْبٌ	مُّصْطَفٰی	مُرْتَضٰی
مُّجْتَبٰی	مُّخْتَارٌ	نَاصِرٌ	مَّنْصُوْرٌ	قَائِمٌ
حَافِظٌ	شَهِیْدٌ	عَادِلٌ	حَکِیْمٌ	نُّوْرٌ
حُجَّةٌ	بُرْهَانٌ	اَبْطَحِیٌّ	مُّؤْمِنٌ	مُّطِیْعٌ

مُذَكِّرٌ وَاعِظٌ اَمِيْنٌ مَدَنِيٌّ عَرَبِيٌّ

هَاشِمِيٌّ تِهَامِيٌّ حِجَازِيٌّ نَزَارِيٌّ قُرَشِيٌّ

مُضَرِيٌّ اُمِّيٌّ عَزِيْزٌ حَرِيْصٌ رَءُوْفٌ

رَّحِيْمٌ يَتِيْمٌ غَنِيٌّ جَوَّادٌ فَتَّاحٌ

عَالِمٌ طَيِّبٌ طَاهِرٌ مُّطَهَّرٌ خَطِيْبٌ

فَصِيْحٌ سَيِّدٌ مُنْتَقِيٌ اِمَامٌ بَآرٌّ

شَافٍ مُتَوَسِّطٌ سَابِقٌ مُّتَصَدِّقٌ مَّهْدِيٌّ

حَقٌّ مُبِيْنٌ اَوَّلٌ اٰخِرٌ ظَاهِرٌ

بَاطِنٌ رَحْمَةٌ مُّحَلِّلٌ مُّحَرِّمٌ اٰمِرٌ

صَادِقٌ مُصَدِّقٌ نَاطِقٌ صَاحِبٌ مَكِّيٌّ

نَاهٍ شَكُوْرٌ قَرِيْبٌ مُّنِيْبٌ مُّبَلِّغٌ

طٰسٓ حٰمٓ حَبِيْبٌ اَوْلٰى وَصَلَّى اللّٰهُ

عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِهٖ

وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ○

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ (الاحزاب: ۵۶)

"بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر دُرود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی ان پر دُرود اور خوب سلام بھیجو۔"

دُرود شریف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خصوصی تکریم ہے جو سعادت کسی اور کے حصّہ میں نہیں آئی۔ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر دُرود پاک کے وِردِ مقدّس کو ہی فقط یہ اعلیٰ ترین اعزاز حاصل ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ نے خود اپنی ذاتِ خاص کے لیے اختیار فرما کر اپنے ملائکہ مقربین اور تمام مؤمنین کو بھی اختیار کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ علاوہ ازیں کوئی بھی ایسا عمل نہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہو کہ یہ کام میں کرتا ہوں تم بھی کرو اور نہ ہی یہ اعزاز کسی اور نبی کی قوم کو ملا کہ وُہ اپنے نبی پر دُرود بھیجیں۔

ایک اور نکتہ قابلِ غور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف مؤمنین کو ہی یہ حکم صادر فرمایا کہ وُہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر دُرود اور سلام بھیجیں مطلب صاف واضح ہے کہ جو میرے اور کُل جہانوں کے آقا و مولیٰ صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم پر دُرود و سلام نہ بھیجے وُہ مومن کہلانے کا مستحق ہی نہیں کیونکہ یہ حکم صرف مؤمنین کے لیے ہی خاص ہے۔ لہٰذا حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ذکرِ مبارک یعنی آنحضور صلّی اللہ علیہ وسلّم پر دُرود اور سلام بھیجنا ہی ایمان کی کسوٹی ہے۔ جس کو آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سے جتنی محبّت اور اُلفت ہوگی اُس کا ایمان اتنا ہی محکم و پختہ ہوگا اور وُہ اسی قدر ہی دُرود و سلام پیش کرتا رہے گا۔

حکمِ درُود شریف

تقاضائے محبّت ہے یہی کہ محبُوب کی ہر دم تعریف کی جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔ سیّد الانبیاء ہیں۔ حبیب کبریا ہیں۔ تاجدارِ عرب و عجم ہیں۔ شفیع المذنبین ہیں۔ رحمۃ للعالمین ہیں، سراجِ منیر ہیں، ساقیٔ کوثر ہیں۔ اللہ تعالیٰ محب ہے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنے والا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے جب اپنے محبُوب کے نوُر کی تخلیق کر لی تو پھر اپنے محبوبؐ کی تعریف میں مصروف ہو گیا۔ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے محبوبؐ پر درُود بھیجنے لگا اور جب اللہ اپنے محبُوبؐ کی محبت میں منتہیٰ پر پہنچا تو پھر اللہ نے اپنی مخلوق یعنی ملائکہ اور انسانوں کو بھی حکم دے دیا کہ تم بھی میرے محبُوبؐ کی تعریف کرو جس طرح مَیں کر رہا ہوں۔ اس حکم کے تحت انسانوں کے لیے حضور پر درُود پڑھنا ضروری ٹھہرا۔ اس کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس تمام بنی نوع انسان اور مخلوق کے لیے اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا انعام ہے چونکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی بدولت نسلِ انسانی کو ہدایت کا راستہ دیا جس میں انسان کی فلاح ہے۔ انسان کو جو عظمت اور عزّت ملی ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت ہی ملی ہے۔ اس لیے نسلِ انسانی کی عظمت کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ان کے درمیان ایک ایسی عظیم ہستی کو ظاہر کیا جو اپنی ذات اور صفات کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی بہترین تخلیق اور اشرف الانبیاء و سیّد المرسلین ہیں۔ بیکسوں کا سہارا ہیں اِس لیے ہر سچے مومن اور مُسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ حضُور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس احسان کا زیادہ سے زیادہ شکریہ ادا کرے اور ایسے طریقے سے کرے جو اللہ تعالےٰ

کے ہاں مقبول اور پسندیدہ ہے اس لیے شکریہ ادا کرنے اور اللہ کو راضی کرنے کا بہترین طریقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک کا تحفہ بھیجنا ہے۔ اس لحاظ سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ضروری ہے۔

درود شریف ایک ایسا پاکیزہ اور نیک عمل ہے جو انسان کو آسانی سے عظمت اور رفعت عطا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی اور پیغمبر کو اپنی کسی نہ کسی خصوصی شان و عظمت سے نوازا ہے۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو یہ عظمت اور عزت عطا فرمائی کہ فرشتوں کو اُن کے سامنے جھکا دیا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنی دوستی سے نوازا اور اُن کی جائے سکونت کو حج کا مرکز بنا دیا۔ پھر ان کے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبیح کے خطاب سے نوازا۔ حضرت ادریس علیہ السلام کے بارے اللہ نے فرمایا ہے کہ وُہ میرا سچا نبی تھا جس کا میں نے درجہ بلند کیا۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کو اصحاب بصیرت میں شمار کیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو بے مثل حُسن سے نوازا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی باکمال معجزات سے تائید کی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہم کلامی کا شرف بخشا گویا کہ ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک خاص نعمت سے سرفراز کیا۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے اعلیٰ یہ اعزاز دیا کہ ان کے ذکر کو اپنا ذکر قرار دیا اور ان کے نام کو اپنے نام کے ساتھ شامل کیا ان پر خود درود پاک پڑھنا اپنا شعار بنا لیا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○

بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے اپنے نبی مکرّم پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی آپؐ پر درود بھیجا کرو اور اچھّی طرح سلام بھیجو۔ (پارہ ۲۲ الاحزاب ۵۶)

یہ آیہ کریمہ مدینہ منوّرہ میں شعبان ۲ھ میں نازل ہوئی اور اس آیت پاک میں

اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو حکم دیا کہ تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجو جس طرح کہ میں اور میرے فرشتے ان پر درود و سلام بھیجتے ہیں یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے تین (۱) اللہ تعالیٰ (۲) فرشتے اور (۳) اہلِ ایمان ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کا درود بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کی تعریف کرتا ہے آپ کا نام بلند کرتا ہے آپؐ پر اپنی رحمتوں کی بارش فرماتا ہے اور آپؐ کے درجات میں اضافہ کرتا ہے۔ فرشتوں کی طرف سے آپؐ پر صلوٰۃ کا مطلب یہ ہے کہ فرشتے آپؐ کے حق میں اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ آپؐ کو اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب عطا فرمائے۔ آپؐ کے دین کو دُنیا میں غلبہ عطا فرمائے۔ آپؐ کی شریعت مطہرہ کو فروغ بخشے۔ یعنی فرشتے ہر لحاظ سے آپؐ کی تعریف و توصیف بیان کرتے رہتے ہیں اہلِ ایمان کی طرف سے صلوٰۃ کا مطلب بھی اللہ کی بارگاہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بلند و بالا کرنے کی التجا ہے۔ یعنی اہلِ ایمان پر یہ واضح کیا گیا کہ جب میں اپنے محبوبؐ پر برکات کا نزول کرتا ہوں اور میرے فرشتے ان کی شان میں تعریف کرتے ہیں تو ایمان والو تم بھی میرے محبوبؐ کی تعریف کرو۔

لفظ صلوٰۃ کے تین معنی ہیں پہلا یہ کہ محبت کی بنا پر رحمت کرنا یا مہربان رہنا دوسرا تعریف و توصیف کرنا تیسرا دُعا کرنا۔ لہٰذا جب یہ لفظ اللہ تعالیٰ کی طرف صلوٰۃ کے معنوں میں استعمال کیا جائے گا تو اس سے پہلا اور دوسرا مطلب مراد لیے جائیں گے۔ لیکن جب صلوٰۃ کا لفظ فرشتوں اور انسانوں کی طرف سے بولا جائے گا تو اِس میں اللہ کے حضور دُعا کرنا لیا جائے گا۔

سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کا مطلب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں سلام پیش کرنا ہے۔ اگرچہ مندرجہ بالا آیت میں ہمیں صلوٰۃ و سلام کا حکم دیا گیا ہے لیکن ہم اعترافِ عجز کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ یعنی اے اللہ

تُو ہی اپنے محبُوبؐ کی شان اور قدر و منزلت کو صحیح طرح جانتا ہے اِس لیے تو ہی ہماری طرف سے اپنے محبُوب پر صلوٰۃ بھیج جو ان کی شایاں شان ہو۔

اِس آیت کریمہ سے یہ حکم اخذ ہُوا کہ حضُور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا نام سُن کر یا کہہ کر دُرود شریف پڑھنا واجب ہے۔ ایسے نماز کے آخری قعدہ میں دُرود شریف کا پڑھنا واجب ہے۔ اِس کے ترک کرنے سے نماز نہ ہوگی۔ اگر کسی مجلس میں حضُور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا نامِ نامی بار بار آئے تو ایک مرتبہ دُرود پڑھنے سے فریضہ ادا ہو جائے گا لیکن ہر بار نام لینے یا سننے پر دُرود شریف پڑھنا مستحب ہے جس طرح زبان سے ذکر مُبارک وقت صلوٰۃ و سلام واجب ایسے ہی قلم سے لکھنے کے وقت بھی صلوٰۃ و سلام کا قلم سے لکھنا ضرُوری ہے۔

طالبِ دیدار، شفاعت رحمۃ لّلعالمین صلّی اللہ علیہ وسلّم

عطا محمّد خاور

آداب دُرود شریف

ہزار بار بشویم دہن بہ مُشک و گلاب
ہنوز نامِ تو گفتن کمال بے اَدبی است

عظیم المرتبت ہستی کا نام لینے کے لیے آداب کو ملحوظِ خاطر رکھنا ضروری ہے اس لیے دُرود شریف پڑھتے ہُوئے ظاہری اور باطنی آداب کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ تقاضائے محبّت یہی ہے کہ ادب سے بارگاہِ رسالت صلّی اللہ علیہ وسلّم میں دُرود شریف پیش کیا جائے۔ لہٰذا دُرود شریف پڑھتے ہُوئے مندرجہ ذیل آداب کو پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔

۱۔ دُرود پاک پُورے ذوق وشوق اور لگن سے پڑھنا چاہیئے۔ دل و دماغ کو پُوری طرح حاضر رکھنا ضروری ہے اور دل سے ہر طرح کے خیالات نکال کر اپنی پُوری توجّہ دُرود شریف پر رکھنی چاہیئے۔ اور اپنے ذہن میں یُوں خیال کریں کہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی مجلس میں حاضری ہے۔ اس لیے ان کی عظمت اور رفعت کا نقشہ اپنی آنکھوں کے سامنے قائم کریں۔

۲۔ دُرود پاک پڑھتے وقت اپنے چہرے کا رُخ اس طرف کرنا چاہیئے جس طرف نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا روضہ اقدس ہے پھر آنکھیں بند کرکے مراقبہ کی صُورت دُرود پڑھنا شروع کرے اور کوشش کرے کہ جتنا عرصہ دُرود پاک پڑھا جائے مراقب رہے۔

۳۔ دُرود پاک پڑھتے ہُوئے نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا تصوّر کرنا چاہیئے۔ اگر خواب میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت ہوگئی ہے تو وہ صُورت دل نشین کرکے اس پر اپنا تصوّر جمانا چاہیئے۔ اگر زیارت نہ ہُوئی ہو تو زیارت کا طلب گار رہنا

چاہیئے، جب دُرود پاک پڑھتے پڑھتے تعداد کی کثرت ہو جائے گی تو پھر دُرود پاک پڑھنے والے کی رُوح کا مجلس محمدّی صلّی اللہ علیہ وسلّم میں آنا جانا ہو جائے گا وُہ رُوح کی آنکھ سے نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی یاد میں گم ہو جائے گا۔ اور جُوں جُوں ان کی محبّت میں زیادہ محو ہو گا۔ اسی نسبت سے اس کی رُوح پر انوارات الٰہیہ کا نزول ہو گا اور دن بدن اس پر رحمتِ خداوندی بڑھتی جائے گی۔ حتیٰ کہ ایک ایسا وقت آجائے گا کہ وُہ اپنے گرد نُور کا بحرِ بیکراں محسوس کرے گا۔ اور اس بحرِ بیکراں میں دُرود پڑھنے والے کی رُوح غوطہ زن ہو کر رُوحانیت سے مالا مال ہو جائے گی۔

۴۔ دُرود شریف کو حکمِ الٰہی کی اتباع تصوّر کرنا چاہیئے اور دُرود شریف پڑھنے کا مقصد رضائے الٰہی رکھنا چاہیئے۔ بلکہ یہ نیت پیشِ نظر رہنی چاہیئے کہ دُرود شریف پڑھنا اللہ کا حکم ہے۔ اِس لیے اِس حکم کی اتباع کر رہا ہُوں اگر اس نیت کے علاوہ کوئی اور نیت ذہن میں رکھے گا تو دُرود شریف کا اجر کم ہو جائے گا۔

۵۔ دُرود پاک پڑھنے والے کا جسم اور لباس پاک صاف ہونا چاہیئے۔ کیوں کہ ہر عبادت کے لیے پاکیزگی اور طہارت ضروری ہے۔ اِس لیے دُرود پاک کے لیے بھی پاکیزہ ہونا ضروری ہے۔ لہٰذا دُرود شریف باوضو پڑھے تو زیادہ بہتر ہے۔ مسواک سے اپنے مُنہ کو صاف رکھنا چاہیئے۔ خوشبُو لگانا بھی بہت بہتر ہے۔ پھر ذہن کو بھی ہر طرح کے خیالات سے پاک کر کے دُرود شریف پڑھنا چاہیئے۔

۶۔ دُرود شریف جس مقام پر پڑھا جائے اس کا پاک صاف ہونا بھی ضروری ہے۔ اِس لیے ناپاک اور گندی جگہ پر دُرود شریف نہیں پڑھنا چاہیئے۔ لہٰذا ایسی جگہ جہاں پر غلاظت کا احتمال ہو یا کوئی حکمی یا حقیقی غلاظت لگی ہو تو وہاں پر

درود شریف نہیں پڑھنا چاہیئے۔ نہ ہی ایسی جگہ جہاں پر حقہ نوشی ہوتی ہو درود شریف نہیں پڑھنا چاہیئے۔ ایسی جگہ جہاں افیون بھنگ چرس اور شراب وغیرہ کا نشہ کیا جاتا ہو وہاں بھی درود شریف نہیں پڑھنا چاہیئے۔ ایسے ہی وہ جگہ جہاں عیش و عشرت کی محفل گرم ہو ناچ گانا اور لہو ولعب کی مجلس ہو یا جھوٹ بولا جا رہا ہو، غیبت یا جھوٹے لطیفے بازی ہو رہی ہو یا تمسخر ہوتا ہو یا غیر شرع گفتگو ہوتی ہو یا ایسی باتیں ہوتی ہوں جن سے نفرت آتی ہو ان مقامات پر درود شریف نہیں پڑھنا چاہیئے۔

۷۔ درود شریف پڑھتے ہوئے شہرت اور ریاکاری سے بچنا چاہیئے۔ دُنیاوی جاہ و جلال حاصل کرنے کی نیّت نہیں چاہیئے۔ اگر کسی کے مدعو کرنے پر محفلِ درود میں شرکت کرے تو دعوت دینے والے یا کسی اور پر احسان نہیں رکھنا چاہیئے۔ بلکہ درود شریف کے پڑھنے میں رضائے الٰہی کا مقصد ہی پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔

۸۔ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا نام سُنے یا لکھے تو اُس پر درود ضرور پڑھے۔ یعنی صلّی اللہ علیہ وسلّم ضرور پڑھے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حکم دیا ہے۔ اس لیے صلّی اللہ علیہ وسلّم کہنا یا لکھنا ضروری ہے۔ حضرت ابو عبّاس رضی اللہ عنہ مشہور محدّث تھے۔ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نامِ نامی کو لکھتے وقت صرف صلّی اللہ لکھا کرتے تھے یعنی وسلّم کا لفظ ترک کر دیا کرتے تھے۔ ایک رات نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تم چالیس نیکیوں کو کیوں ضائع کر لیتے ہو مجھ پر وسلّم کے چار حروف کو نظر انداز کر کے اِن نیکیوں سے کیوں محروم رہتے ہو۔ کیونکہ ایک ایک حرف کے بدلے میں دس نیکیاں ملتی ہیں تو اس روز سے حضرت ابو عبّاس رضی اللہ عنہ نے درود شریف کے پُورے الفاظ لکھنے شروع کر دیئے۔

۹- درُود پاک دونوں طرح یعنی بلند آواز یا پست آواز سے پڑھ سکتا ہے اگر اونچی پڑھے تو بھی معتدل آواز سے پڑھنا چاہیئے۔ درُود شریف پڑھتے وقت آواز کو دلکش انداز میں نکالنا چاہیئے۔ درُود پست آواز سے پڑھنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس سے دلجمعی پیدا ہوتی ہے۔ اور رُوحانی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

۱۰- درُود شریف میں جہاں اسمِ محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم آئے اور وہاں سیدنا کا لفظ نہ لکھا ہو وہاں سیدنا کا لفظ ادباً اور عقیدتاً خود پڑھ لینا چاہیئے۔ کیونکہ سیدنا کا لفظ ادب و تعظیم کا ہے اِس لیے آپؐ کے ذاتی نام کے ساتھ اس لفظ کا اضافہ کرنا بہتر ہے۔

۱۱- درُود پاک اگرچہ ہر مُسلمان کو کثرت سے پڑھنا چاہیئے اگر اس کے پڑھنے میں شیخِ کامل کی اجازت سے تائید حاصل کر لی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ شیخ کامل کی اجازت سے اِس کی دُعا شامل حال ہو جاتی ہے۔ جو زیادہ رُوحانی فوائد کا باعث بنتی ہے اگر کسی نے بیعت نہ کی ہو تو اُسے درُود شریف پڑھنے سے گریز نہیں کرنا چاہیئے۔

۱۲- حضرت ابوالمواہب شاذلی قدس سرّہ فرماتے ہیں ایک دن میں نے درُود پاک جلدی جلدی پڑھنا شروع کر دیا تاکہ میرا ورد جو کہ ایک ہزار بار روزانہ کا تھا جلدی پُورا ہو جائے تو شاہِ کونین صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا "اے شاذلی تجھے معلوم نہیں کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے پھر فرمایا یوں پڑھ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ" آہستہ آہستہ اور ترتیب کے ساتھ پڑھ! ہاں اگر وقت تھوڑا ہو تو پھر جلدی جلدی پڑھنے میں بھی حرج نہیں ہے نیز فرمایا کہ یہ جو میں نے تجھے کہا ہے کہ جلدی جلدی نہ پڑھو! یہ افضلیت کے طور پر ہے ورنہ جیسے بھی درُود پاک پڑھو وہ درُود ہی ہے اور بہتر یہ ہے کہ جب تُو درُود پاک پڑھنا شروع کرے تو اوّل اور آخر دُرود تامہ پڑھ لیا کرے۔

فضائلِ درُود شریف

درُود پاک ایک انمول نعمت ہے جس کی فضیلت بے پناہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاداتِ عالیہ حسبِ ذیل ہیں جن میں درُود پاک کے اَن گنت فضائل بیان کیے گئے ہیں:

حدیث ۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے مجھ پر ایک بار درُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کے درجات بلند کر دیتا ہے۔ (نسائی شریف)

حدیث ۲۔ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے روز وُہ شخص میرے سب سے قریب ہو گا جس نے مجھ پر اکثر درُود پاک پڑھا ہو گا۔ (ترمذی شریف)

حدیث ۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درُود بھیجے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔ (مسلم شریف)

حدیث ۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعُود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں نے ایک مرتبہ نماز پڑھی حالانکہ رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے جب نماز پڑھنے کے بعد بیٹھا تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود بھیجا پھر اپنے لیے دُعا کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا جو مانگو گے

دیا جائے گا' مانگ دیا جائے گا (ترمذی شریف)

حدیث ۵ - حضرت فضالہ بن عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے تو ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر اس نے دعا مانگنا شروع کی یا اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے نمازی تو نے جلدی کی ہے لہٰذا جب تو نماز پڑھے تو اس کے بعد پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کیا کر پھر مجھ پر درود پڑھا کر پھر دعا مانگا کر پھر ایک اور نمازی آیا اس نے نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھا تو اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے نمازی تو جو دعا مانگے گا وہ قبول ہوگی۔ (مشکوٰۃ شریف)

حدیث ۶ - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود پاک پڑھے اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستّر رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔

حدیث ۷ - حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دن بھر میں مجھ پر ہزار بار درود پاک پڑھا وہ مرے گا نہیں جب تک کہ وہ جنّت میں اپنی آرام گاہ نہ دیکھ لے گا۔

حدیث ۸ - حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں دربارِ نبوّت میں حاضر تھا اور میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ پر کثرت سے درود پڑھنا چاہتا ہوں تو میں کتنا درود پڑھوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا چاہے پڑھ لیا کر میں نے عرض کی اپنی فرصت کا چوتھا حصہ پڑھ لیا کروں تو فرمایا کہ جتنا چاہے پڑھ لیا کر اور اس سے زیادہ پڑھے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کی کہ اگر زیادہ میں بہتری ہے تو میں وظائف کا نصف

وقت درود پاک میں لگا دیا کروں فرمایا تیری مرضی اور اگر تو اس سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ عرض کی سرکار وظائف کے وقت میں سے دو تہائی میں درود پاک پڑھ لیا کروں فرمایا تیری مرضی اور اگر تو اس میں زیادہ پڑھے تو تیرے لیے بہتر ہے تو عرض کی حضور میں پھر سارے وقت میں درود پاک ہی پڑھ لیا کروں تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو ایسا کرے تو تیرے سارے کام سنور جائیں گے۔ اور تمہارے سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (ترمذی شریف)

حدیث ۹۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے پاس اس انداز میں تشریف لائے کہ آپ کا چہرہ بہت ہشاش بشاش تھا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہنا ہے کہ میں نے آپ سے سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں کیوں نہ خوش ہوں کہ ابھی ابھی میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے تھے انہوں نے کہا کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اے محبوب کیا آپ اس بات پر راضی ہیں کہ آپ کا کوئی اُمتی آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے تو میں اور میرے فرشتے اس پر دس رحمتیں بھیجیں اور میں اس کے دس گناہ مٹا دوں اور اس لیے دس نیکیاں لکھ دوں۔ (القول البدیع)

حدیث ۱۰۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر درود پاک پڑھو کیونکہ مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور تمہارے باطن کی پاکیزگی ہے اور جو مجھ پر ایک بار بھی درود پاک پڑھے گا اللہ اس پر دس رحمتیں بھیجے گا۔ (القول البدیع)

حدیث ۱۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ پر درود پاک پڑھنے والے کو پل صراط پر عظیم نور عطا ہوگا اور جس کو پل پر نور عطا ہوگا وہ اہلِ دوزخ سے نہ ہوگا۔

حدیث ۱۲- حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے رسُولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ جو مجھ پر ایک بار درُود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے بدلے میں دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے۔ اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور یہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

حدیث ۱۳- حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم صحابہ کرام میں سے چار پانچ افراد دن رات رسُول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ رہتے تھے اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم سے جُدا نہیں ہوتے تھے تاکہ آپؐ کی خدمت کی جائے۔ ایک دن حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنے گھر سے نکلے تو مَیں بھی ان کے پیچھے ہو لیا۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم ایک باغ میں تشریف لے گئے وہاں آپ نے نماز پڑھی اور سر سجدے میں رکھا اور سجدہ اتنا لمبا کیا کہ میرے دل میں خیال پیدا ہُوا کہ کہیں آپ کی رُوح مبارک پرواز کر گئی ہے۔ لیکن آپ نے سر مُبارک اٹھایا اور مُجھے بُلا کر فرمایا تجھے کیا ہُوا؟ مَیں نے عرض کی یا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم آپ نے سجدہ اتنا لمبا کیا کہ مَیں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی رُوح کو قبض کر لیا ہے۔ اب مَیں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کو کبھی نہ دیکھ سکوں گا۔ تو نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر انعام کیا تو مَیں نے سجدہ شکر ادا کیا انعام یہ ہے کہ میری اُمّت میں سے جو کوئی مُجھ پر ایک بار درُود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھے گا اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا۔ (القول البدیع)

حدیث ۱۴- حضرت سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو بندہ مجھ پر ایک مرتبہ درُود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اب بندے کی مرضی ہے کہ وہ درُود پاک کم پڑھے یا زیادہ پڑھے۔ (القول البدیع)

حدیث ۱۵۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ باہر کھلی فضا میں تشریف لے گئے اور کوئی پیچھے جانے والا نہیں تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھ کر گھبرائے اور لوٹا لے کر پیچھے ہو لیے، تو دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بالاخانہ میں سربسجود ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیچھے ہٹ کر بیٹھ گئے اور جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا تو فرمایا اے عمر! تو نے بہت اچھا کیا جب کہ تو مجھے سربسجود دیکھ کر پیچھے ہٹ گیا۔ میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ پیغام لے کر آئے تھے کہ اے اللہ تعالیٰ کے حبیب جو کوئی آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجے گا اور اس کے درجے بلند کرے گا۔ (سعادۃ الدارین)

حدیث ۱۶۔ سیدنا ابو کاہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابو کاہل جو شخص مجھ پر ہر دن اور ہر رات کو تین تین مرتبہ میری محبت اور میری طرف شوق کی وجہ سے درود پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کے اس دن اور رات گناہ بخش دے۔ (القول البدیع)

حدیث ۱۷۔ ایک روایت میں ہے کہ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمائیں کہ اگر آپ کی ذاتِ بابرکات پر درود پاک ہی وظیفہ بنالوں تو کیسا رہے گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو ایسا کرے، تو اللہ تبارک و تعالیٰ دنیا و آخرت کے تیرے سارے معاملات کے لیے کافی ہے۔ (القول البدیع)

حدیث ۱۸۔ ایک روایت میں ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن کریم پڑھا اور اپنے ربِ کریم کی حمد کی اور مجھ پر درود پاک پڑھا تو اس نے خیر کو اپنی جگہوں سے ڈھونڈھ لیا۔ (القول البدیع)

حدیث ۱۹۔ حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم دربارِ نبوت میں حاضر تھے۔

کہ ایک شخص حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نزدیک
سب سے قریب ترین اعمال کیا ہیں فرمایا: سچ بولنا اور امانت کا ادا کرنا۔ عرض کیا گیا
حضور کچھ اور ارشاد فرمائیے۔ فرمایا تہجد کی نماز اور گرمیوں کے روزے۔ پھر میں نے
عرض کیا حضور کچھ اور ارشاد فرمائیے۔ فرمایا ذکرِ الٰہی کی کثرت کرنا اور مجھ پر درود پاک
پڑھنا فقر کو دور کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا کچھ اور ارشاد فرمائیے۔ فرمایا جو کسی قوم کا امام
بنے تو ہلکی نماز پڑھائے۔ کیونکہ مقتدیوں میں کچھ لوگ بوڑھے بھی ہوتے ہیں، بیمار بھی، بچے
بھی اور کام کاج والے بھی ہوتے ہیں۔ (القول البدیع)

حدیث ۲۰۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دعا آسمان اور
زمین کے درمیان معلق رہتی ہے۔ اس میں سے کچھ بھی اوپر نہیں جاتا۔ یہاں تک کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ پیش نہ کیا جائے۔ (ترمذی شریف)

حدیث ۲۱۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اس کے لیے اللہ تعالیٰ ایک قیراط اجر لکھتا
ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔ (القول البدیع)

حدیث ۲۲۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
قیامت کے روز تم میں سے وہ شخص ہر مقام اور ہر جگہ پر میرے زیادہ قریب ہوگا
جس نے تم میں سے مجھ پر درود پاک کی کثرت کی ہوگی۔ اور تم میں سے جو جمعہ کے دن
اور جمعہ کی رات مجھ پر درود پاک پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا۔
ستر حاجتیں آخرت کی اور تیس دنیا کی۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے جو کہ اس
درود پاک کو لے کر میرے دربار میں حاضر ہوتا ہے جیسے تمہارے پاس ہدیے آتے ہیں اور
وہ فرشتہ عرض کرتا ہے۔ حضور یہ درود شریف کا ہدیہ فلاں امتی نے جو فلاں کا بیٹا
فلاں قبیلے کا ہے، نے بھیجا ہے۔ تو میں اس درود پاک کو نور کے سفید صحیفے میں محفوظ

کر لیتا ہوں۔ (سعادت دارین)

حدیث ۲۳ - حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اے میری اُمّت کے لوگو مجھ پر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود پاک پڑھا کرو۔ کیونکہ میری اُمّت کا درود پاک مجھ پر ہر روز پیش ہوتا ہے۔ لہٰذا جس نے مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا ہوگا اس کی منزل مجھ سے زیادہ قریب ہوگی۔ (جامع صغیر جلد۱)

حدیث ۲۴ - حضرت عامر بن ربیعہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مَیں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو خطبہ دیتے ہوئے دورانِ خطبہ فرماتے سُنا بندہ جب تک مجھ پر درود پاک پڑھتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس پر رحمتیں نازل کرتے رہتے ہیں۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ تم مجھ پر درود پاک کم پڑھو یا زیادہ (القول البدیع)

حدیث ۲۵ : حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم تشریف لائے تو فرمایا مَیں نے آج رات عجیب منظر دیکھا کہ میرا ایک اُمتی پُل صراط سے گزرنے لگا۔ کبھی وہ چلتا ہے، کبھی گرتا ہے، کبھی لٹک جاتا ہے، تو اُس کا مجھ پر درود پاک پڑھا ہُوا آیا اور اُس اُمتی کا ہاتھ پکڑ کر اُسے پُل صراط پر سیدھا کھڑا کر دیا اور پکڑے پکڑے اُس کو پار کر دیا۔ (سعادۃ الدّارین ص ۶۶)

حدیث ۲۶ - حضرت رویفع رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر یعنی رسول اللہ صَلّی اللہ علیہ وسلّم پر درود پاک پڑھ کر یہ کہا خداوندا! انہیں قیامت میں اپنا قربِ خاص عطا فرما۔ اس درود پاک پڑھنے والے کے لیے میری شفاعت واجب ہوگی۔ (مسند امام احمد)

حدیث ۲۷ - حضرت سیدنا صدّیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مَیں نے رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو فرماتے سنا ہے جو مجھ پر درود پاک پڑھے، مَیں اس کا قیامت

کے دن شفیع بنوں گا۔ (القول البدیع)

حدیث ۲۸۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ مجھ پر دُرود پاک کی کثرت کیا کرو، اس لیے کہ تمہارا درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفّارہ ہے اور میرے لیے اللہ تعالیٰ سے درجہ اور وسیلہ کی دُعا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں میرا وسیلہ تمہارے لیے شفاعت ہے۔ (جامع صغیر جلد اوّل)

حدیث ۲۹۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسُولِ اکرم شفیعِ اعظم سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وُہ دربارِ الٰہی میں حاضر ہو، تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو، اسے چاہیئے کہ مجھ پر درُود پاک کی کثرت کرے۔ (القول البدیع)

حدیث ۳۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس نے میری قبر مبارک کے نزدیک دُرود شریف پڑھا تو میں اس کو خود سُنتا ہوں اور جو دُرود دور دراز جگہ سے پڑھتا ہے وُہ مجھے پہنچایا جاتا ہے۔ (القول البدیع)

حدیث ۳۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جب مجھ پر کوئی شخص سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری رُوح کو واپس فرماتا ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (ابوداؤد، بیہقی)

حدیث ۳۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو زمین پر پھرتے رہتے ہیں اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اُمّت کی طرف سے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کو سلام پہنچاتے ہیں۔ (نسائی شریف و سنن دارمی)

حدیث ۳۳۔ حضرت امام حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضُور اکرم

صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درُود پاک پڑھتے رہا کرو بیشک تمہارا درُود میرے پاس پہنچتا ہے۔

حدیث ۳۴۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کر رکھا ہے۔ جس کو ساری مخلوق کی باتیں سُننے کی قدرت عطا فرما رکھی ہے۔ جو شخص مجھ پر درود پاک بھیجتا رہے گا وُہ فرشتہ مجھ کو اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر درُود پہنچاتا رہے گا۔ کہ فلاں کا بیٹا ہے اور اس نے آپ پر درُود پڑھا ہے۔ (القول البدیع)

حدیث ۳۵۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درُود بھیجتا ہے اس پر اللہ کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ اس پر اللہ خُود درُود بھیجتا ہے۔ اس کے لیے ساتوں زمینوں اور آسمانوں کی ہر چیز چرند پرند شجر و حجر دُعا کرتے ہیں۔ (القول البدیع)

حدیث ۳۶۔ ایک روایت میں ہے کہ رسُولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ کوئی دُعا ایسی نہیں کہ اس میں اور اللہ تعالیٰ کے درمیان پردہ نہ ہو مگر جب کوئی شخص مجھ پر درُود پاک پڑھتا ہے تو اس درُود پاک کی برکت سے وُہ پردہ ہٹ جاتا ہے اور دُعا درُود پاک کے ہمراہ بارگاہِ الٰہی میں درجۂ قبولیّت پر پہنچتی ہے۔ اور اگر کوئی شخص دُعا مانگنے کے ساتھ مجھ پر درُود نہیں بھیجتا تو اُس کی دُعا اُلٹی لوٹ کر آجاتی ہے۔ (القول البدیع)

حدیث ۳۷۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضُور سرورِ کونین صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک مرتبہ فضائل حج بیان فرمائے کہ جو حج کر کے جہاد کو جائے تو ایک جہاد کا ثواب چار سو (۴۰۰) بار حج کے برابر پائے گا وہ لوگ جن میں طاقت نہ تھی اس بات کو سُن کر مایوس اور دل شکستہ ہونے لگے۔ حضُور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے

ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا وہ ایسی جزا پائے گا جو چار سو (۴۰۰) مرتبہ جہاد کرنے والے کو ملنی چاہیئے۔

حدیث ۳۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دو مسلمان مصافحہ کرتے وقت درود پڑھتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ربّ غفور و رحیم ان کے سب کے سب گناہ معاف کر دیتا ہے۔ (سعادت الدارین ص ۷۷)

حدیث ۳۹۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ مجھ پر ہر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کیا کرو کیونکہ یہ دن یوم مشہود ہے۔ اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں جو بندہ مجھ پر درود پاک پڑھے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جو بندہ مجھ پر درود پاک پڑھے اُس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے۔ وہ بندہ جہاں بھی ہو۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کیا آپ کے وصال کے بعد بھی آپ تک درود پڑھنے والوں کی آواز پہنچے گی۔ فرمایا ہاں وصال کے بعد بھی سُنوں گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام کے اجسام مبارکہ حرام کر دیئے ہیں۔ (جلاء الافہام)

حدیث ۴۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں سے فرشتے روانہ کرتا ہے۔ ان کے پاس سونے کے قلم اور چاندی کے کاغذ ہوتے ہیں، وہ جمعرات کے دن اور جمعرات کی شب میں جو حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلّم پر درود پڑھتا ہے اس کا نام لکھ لیتے ہیں۔

حدیث ۴۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔ (القول البدیع)

حدیث ۴۲۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے ہوں اور اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم

کے نام پر درُود پاک نہیں پڑھتے تو وہ اگرچہ جنّت میں داخل ہو گئے لیکن ان پر حسرت طاری ہو گی جب وُہ جنّت میں درُود پاک کی اعلیٰ جزا دیکھیں گے۔ (القول البدیع)

حدیث ۴۳۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ وُہ شخص بخیل ہے جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درُود پاک نہ پڑھے۔ (القول البدیع)

حدیث ۴۴۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میں تمہیں بتاؤں کہ سب سے بڑا بخیل کون ہے اور لوگوں میں عاجز کون ہے۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وُہ مجھ پر درُود پاک نہ پڑھے (اور عاجز وہ ہے جو درُود پڑھے)۔ (القول البدیع)

حدیث ۴۵۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک مرتبہ سحری کے وقت کچھ سی رہی تھیں تو سُوئی گر گئی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سُوئی تلاش کرنے لگیں۔ اچانک نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم تشریف لے آئے آپ کی روشنی سے سارے گھر میں روشنی ہو گئی اور سُوئی مل گئی۔ اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یارسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم آپؐ کا چہرہ مُبارک کتنا روشن ہے۔ تو حضوُرؐ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ویل یعنی ہلاکت ہے اس بندے کے لیے جو مجھے قیامت کے دن نہیں دیکھ سکے گا۔ عرض کی یارسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم وہ کون ہو گا۔ جو حضوُرؐ کو نہ دیکھ سکے گا۔ آپؐ نے فرمایا وہ بخیل ہے عرض کیا بخیل کون ہے فرمایا جس نے میرا نام مُبارک سُنا اور مجھ پر درُود پاک نہ پڑھا۔ (القول البدیع)

حدیث ۴۶۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ یہ بڑے ظلم و جفا کی بات ہے کہ کسی کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درُود پاک نہ پڑھے۔

حدیث ۴۷ ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب لوگ کسی مجلس میں بیٹھے ہوں اور وہاں نہ اللہ کا ذکر کریں اور نہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھیں تو قیامت کے دن وہ خسارے میں ہوں گے پھر اللہ چاہے تو انہیں عذاب میں مبتلا کرے یا انہیں بخش دے ۔ (القول البدیع)

حدیث ۴۸ ۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب کوئی قوم جمع ہو اور اس حالت میں اُٹھ کر چلی جائے کہ انہوں نے نہ اللہ کا ذکر کیا اور نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم پر درود پڑھا تو وہ یوں اُٹھے جیسے وُہ بدبودار مُردار کھا کر اُٹھے ۔ (القول البدیع)

حدیث ۴۹ ۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم منبر پر جلوہ افروز ہوئے ۔ پہلی سیڑھی پر رونق افروز ہوئے تو کہا آمین ۔ یوں ہی دوسری اور تیسری سیڑھی پر آمین کہی ۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی حضور اس تین بار آمین کہنے کا کیا سبب ہُوا تو فرمایا جب میں پہلی سیڑھی چڑھا تو جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا بدبخت ہے وہ شخص کہ جس نے رمضان المبارک پایا ، رمضان المبارک نکل گیا اور وُہ روزے نہ رکھ کر) بخشا نہ گیا ۔ میں نے کہا آمین ! دوسرا بدبخت وہ شخص ہے جس نے اپنی زندگی میں والدین کو یا ایک کو پایا اور انہوں نے (خدمت کے سبب) اسے جنّت میں نہ پہنچایا (یعنی وہ ان کی خدمت کر کے جنّت حاصل نہ کر سکا) میں نے کہا آمین ! تیسرا وہ شخص بدبخت ہے ۔ جس کے پاس آپ کا ذکرِ پاک ہو اور اس نے آپ پر درود پاک نہ پڑھا ، تو میں نے کہا آمین ! (بخاری شریف)

حدیث ۵۰ ۔ حضرت عمر بن خطّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث بھی نقل ہے کہ رسُول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ میرے اُوپر روشن رات اور روشن دن میں کثرت سے درود بھیجا کرو اسلیے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے اور میں تمہارے لیے دُعا اور استغفار کرتا ہوں ۔

اوقاتِ درُود شریف

درُود شریف ایک ایسا وظیفہ ہے جو ہر وقت پڑھا جا سکتا ہے یعنی درُود پاک پڑھنے کی نہ کوئی تعداد مقرر ہے اور نہ وقت بلکہ جب چاہے پڑھے جتنا چاہے پڑھے۔ دن کے وقت پڑھے یا رات کے وقت پڑھے نماز سے پہلے پڑھے یا بعد میں پڑھے دُعا سے پہلے پڑھے یا بعد میں پڑھے، کھڑے ہو کر پڑھے یا بیٹھ کر پڑھے۔ گویا کہ چاہے تو ہر گھڑی پڑھے یا ہر آن پڑھے۔ لیکن بعض خاص مقامات اور اوقات میں درُود پاک پڑھنا زیادہ افضل ہے لہٰذا جن اوقات میں درُود پاک پڑھنا چاہیئے وُہ حسبِ ذیل ہیں :-

۱- نماز کے آخری قعدہ میں التّحیات کے بعد درُود شریف پڑھنا لازمی ہے۔

۲- نمازِ جنازہ میں دُوسری تکبیر کے بعد حضُور صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درُود پڑھنا ضروری ہے۔

۳- جمُعہ سے پہلے اور دُوسرے خطبے میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ضرور درُود پڑھنا چاہیئے۔

۴- نماز عیدین کے خطبوں میں بھی درُود پاک پڑھنا اشد ضروری ہے۔

۵- نماز استقاء کے خطبہ میں درُود پاک پڑھنا ضروری ہے۔

۶- پانچوں وقت کی نماز کے بعد دُعا سے قبل بھی درُود پاک پڑھنا بہتر ہے۔

۷- نماز کسوف اور نماز خسوف کے خطبوں میں بھی درُود پاک پڑھنا چاہیئے۔

۸- مساجد میں داخل ہوتے وقت اور باہر نکلتے وقت اور بیٹھتے وقت بھی درُود پاک پڑھنا بہتر ہے۔

۹- وضو کے وقت اور وضو کے بعد تیمم کرنے کے بعد غسل جنابت کے بعد بھی درُود پاک پڑھنا چاہیئے۔

۱۰- دُعا کے آغاز اور اختتام پر درُود پاک پڑھنا قبولیت دُعا کے لیے اکسیر ہے۔

۱۱- دورانِ حج بیت اللہ میں درُود پاک کا پڑھنا بہت افضل ہے۔

۱۲- کوہِ صفا کوہِ مروا اور حجرِ اسود کو بوسہ دیتے وقت بھی درُود شریف پڑھنا بہُت اچھا ہے۔

۱۳- قیام منیٰ عرفات اور مزدلفہ میں بھی درُود پاک کا وِرد بہت اچھا ہے۔

۱۴- طواف وداع کے بعد خانہ کعبہ سے نکلتے وقت بھی درُود شریف پڑھنا چاہیئے۔

۱۵- مدینہ شریف اور مسجد نبوی (صلّی اللہ علیہ وسلّم) میں داخلہ کے وقت بھی درُود شریف پڑھنا چاہیئے۔

۱۶- زیارت روضہ رسُول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے وقت بھی درُود شریف پڑھنا چاہیے۔

۱۷- ریاض الجنۃ اور اصحابہ صفہ کے تھڑے پر بھی درُود شریف پڑھنا چاہیئے۔

۱۸- رسُولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے متبرک آثار دیکھتے وقت درُود شریف پڑھنا چاہیئے۔

۱۹- مقام بدر اور مقامِ اُحد وغیرہ کو دیکھتے وقت بھی درُود شریف پڑھنا چاہیئے۔

۲۰- جمعرات کو بعد نماز عشاء یا بعد نماز تہجدّ بھی درُود پاک کا وِرد بہت بہتر ہے۔

۲۱- جمُعہ کے دن قبل از جمعہ یا بعد از جمُعہ کثرت سے درُود پاک پڑھنا چاہیئے۔

۲۲- ہر روز صبح اور شام کے وقت بھی درُود پاک پڑھنا بہت اچھا ہے۔

۲۳- ہفتہ کے روز کثرت سے درُود پاک پڑھنا شفاعت کی دلیل ہے۔

۲۴- اتوار کو بعد نماز فجر مسجد میں بیٹھ کر درُود شریف پڑھنا ردِ عیسائیت کی دلیل ہے۔

۲۵- پیر کے روز صبح کے وقت درُود پاک کا وِرد بے پناہ فضیلت رکھتا ہے کیونکہ

حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اسی روز ہوئی۔

۲۶۔ رمضان المبارک میں ہر روز درود پاک پڑھنا بہت زیادہ اجر کا حامل ہے۔

۲۷۔ شب برات میں آدھی رات کے بعد استغفار کے بعد درود پاک پڑھنا چاہیئے۔

۲۸۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیتے سنتے اور لکھتے وقت درود شریف پڑھنا ضروری ہے۔

۲۹۔ کسی محفل یا اجتماع میں آغاز گفتگو سے قبل درود پاک پڑھنا باعثِ برکت ہے۔

۳۰۔ کسی مجلس سے اُٹھتے وقت درود شریف پڑھنا باعثِ عزت ہے۔

۳۱۔ رات کو سوتے وقت درود شریف کا ورد باعثِ حفاظت ہے۔

۳۲۔ سو کر اُٹھتے وقت درود شریف کا پڑھنا باعثِ عمر درازی ہے۔

۳۳۔ نیند نہ آنے کی صورت میں درود شریف کا پڑھنا باعثِ سکون قلبی ہے۔

۳۴۔ مجلسِ ذکر کے آغاز اور اختتام پر درود پاک کا پڑھنا مجلس کی شرف قبولیت کی دلیل ہے۔

۳۵۔ ختم قرآن پاک کے وقت درود شریف کا پڑھنا باعثِ سعادت ہے۔

۳۶۔ وعظ درس اور تعلیم کے وقت درود پاک کا پڑھنا اضافہ علم کی دلیل ہے۔

۳۷۔ گناہ کے بعد توبہ کے وقت درود شریف کا پڑھنا قبولیت توبہ کی علامت ہے۔

۳۸۔ گھر میں داخل ہوتے وقت درود شریف کا پڑھنا گھر میں باعثِ برکت ہے۔

۳۹۔ کسی چیز کے بھول جانے پر درود پاک کا پڑھنا یاد آنے کا سبب ہے۔

۴۰۔ نکاح کے موقعہ پر درود شریف کا پڑھنا خیر و برکت اور سلامتی کا سبب ہوگا۔

۴۱۔ حالتِ غربت میں درود پاک کا پڑھنا غنی ہونے کا ذریعہ بنے گا۔

۴۲۔ مصیبت اور سختی کے وقت درود پاک کا پڑھنا باعثِ راحت ہوگا۔

۴۳۔ معانقہ اور مصافحہ کے وقت درود شریف پڑھنا محبت کی دلیل ہے۔

۴۴۔ قبرستان میں داخل ہوتے وقت درود پاک پڑھنا باعثِ مغفرت ہوگا۔

۴۵- ہر نیک کام کرتے وقت دُرود پاک کا پڑھنا انجام بخیر کی دلیل ہے۔

۴۶- حالتِ سفر میں دُرود پاک کا وِرد باعثِ حفاظت اور خیریت ہو گا۔

۴۷- میّت کو قبر میں اُتارتے وقت دُرود پاک کا پڑھنا باعثِ راحت ہو گا۔

۴۸- طلب شفا کے لیے حالتِ مرض میں دُرود پاک کا پڑھنا باعثِ شفا ہو گا۔

۴۹- صاف پانی کو بہتا دیکھ کر دُرود پاک پڑھنا باعثِ شکر ہے۔

۵۰- خوشبو سُونگھتے وقت دُرود پاک پڑھنا باعثِ ثواب ہے۔

۵۱- کاروبار یا تجارت کا آغاز کرتے وقت دُرود شریف کا پڑھنا اضافہ رزق ہو گا۔

۵۲- وصیّت لکھتے وقت دُرود شریف کا پڑھنا انجام بخیر کی دلیل ہے۔

۵۳- کسی دعوت میں شامل ہوتے وقت دُرود شریف کا پڑھنا باعثِ برکت ہو گا۔

۵۴- کسی چیز کے اچھا لگنے کے وقت دُرود پاک کا پڑھنا بہت بہتر ہے۔

۵۵- تہمت سے بری ذمّہ ہونے کے لیے دُرود پاک کثرت سے پڑھنا چاہیئے۔

۵۶- دوستوں اور رشتہ داروں سے ملاقات کے وقت دُرود پاک کا پڑھنا باعثِ محبّت ہو گا۔

۵۷- علم کی اشاعت کے وقت بھی دُرود پاک پڑھنا چاہیئے۔

۵۸- قرآن پاک کے حفظ کرنے کی دُعا میں بھی دُرود پاک پڑھنا چاہیئے۔

۵۹- شب قدر میں دُرود پاک کثرت سے پڑھنا باعثِ نجات ہے۔

۶۰- جمعۃ الوداع کے دن دُرود شریف پڑھنا باعثِ سعادت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فیصلہ

حق تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ط

(یعنی بلند کیا ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر)

امام علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ حق تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے تمہیں اپنی یادمیں سے ایک یاد بنایا۔ جو تمہارا ذکر کرے اس نے میرا ذکر کیا۔ اس کا صاف اور آسان مطلب یہ ہے کہ جس نے حضور پرنور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھا یعنی درود پڑھا تو اس نے تحقیق اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا۔ نہ فقط ذکر بلکہ عالیشان ذکر کیا۔

رحمت میں غوطہ

حضرت شاہ مولنا عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ درود پڑھنے والو! یاد رکھو تم دریائے رحمت کے تیراک ہو۔

جب اَللّٰھُمَّ صَلِّ کہا تو کرم خداوندی کے دریاؤں میں غوطہ زن ہوئے۔

جب عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ کے الفاظ زبان پر آئے تو تم دریائے رسالت کی موجوں میں آگئے۔

جس وقت عَلٰی اٰلِہٖ کہا تو اہلِ بیت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بخششوں میں لہریں لے رہے ہو۔

اے صحرائے معصیت میں پیاسے بھٹکنے والو! کس طرح یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ ایسے ایسے نورانی دریاؤں سے جن سے تمناؤں کی کھیتیاں سرسبز و شاداب ہوتی ہیں، گلشنِ ایمان ہرا بھرا لہلہاتا ہے۔ قلب و جگر، دل و دماغ کو سرور و فرحت حاصل ہوتی ہے، رُوحِ ایمان کو تر و تازگی ملتی ہے۔ تم تشنہ کام اور نامراد پھرو۔ جلدی سے پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درُودِ ابراہیمی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

"یا اللہ! درُود بھیج حضرت محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم پر اور آلِ محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم پر جس طرح تُو نے درُود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السّلام پر اور آل ابراہیم علیہ السّلام پر بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔ یا اللہ! برکتیں نازل فرما حضرت محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم پر اور آلِ محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم پر جس طرح تُو نے برکتیں نازل کی ہیں حضرت ابراہیم علیہ السّلام پر اور آلِ ابراہیم علیہ السّلام پر بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔" (ابن حبان فی "صحیفہ" والحاکم فی "مستدرک" والبیھقی، الشافعی)

یہ درُود پاک رحمۃ للعالمین حضرت محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ماثورہ اور غیر ماثورہ صلوٰۃ میں مکمّل ترین درُود شریف ہے۔ اِسی لیے اسے نماز کے لیے مختص کیا گیا ہے۔ اس درُود شریف کی تلقین خود حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمائی ہے۔ جیسا کہ

حدیثِ پاک میں ہے:۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ لَقِیَنِیْ کَعْبُ بْنُ عُجْرَۃَ فَقَالَ اَلَا اُھْدِیْ لَکَ ھَدِیَّۃً سَمِعْتُھَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰی فَاھْدِھَا لِیْ فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ عَلَّمَنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○ (رواہ البخاری و بسط السخاوی فی تخریجہ واختلاف الفاظہ و قال ھکذا لفظ البخاری عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فی الموضعین.)

حضرت عبد الرحمٰن ابن ابی لیلیٰ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات ہوئی۔ وہ فرمانے لگے کہ میں تجھے ایک ایسا ہدیہ نہ دوں جو میں نے حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے سُنا۔ میں نے عرض کیا ضرور مرحمت فرمایئے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا یارسول اللہ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتلادیا کہ آپ پر سلام کس طرح بھیجیں لیکن یہ فرمایئے کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درود کن الفاظ سے پڑھا جائے۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح درود پڑھا کرو "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ"...... الخ۔

ہدیہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ ان حضرات کے ہاں مہمانوں اور دوستوں کے

لیے کھانے پینے کی چیزوں کی بجائے بہترین تحائف اور ہدایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر شریف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیثِ مقدسہ اور حالاتِ بابرکات تھے۔ اِن چیزوں کی قدردان حضرات کے ہاں مادی چیزوں سے کہیں زیادہ تھی۔ اِسی بنا پر حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو ہدیہ سے تعبیر فرمایا۔

اس حدیث کی صحت پر سب کا اتفاق ہے۔ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اسے مؤطا میں حضرت امام بخاری اور حضرت امام مسلم رضی اللہ عنہما نے اپنی صحیحین میں روایت کیا ہے اور ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے اپنی کتب میں روایت کیا ہے۔ حافظ عراقیؒ اور حافظ سخاویؒ نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ شیخ احمد صاویؒ نے فرمایا ہے کہ امام بخاریؒ نے اپنی کتابوں میں روایت کیا ہے۔ کہ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ قَالَ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ شَهِدْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالشَّهَادَةِ وَشَفَعْتُ لَهٗ۔ یعنی جس نے یہ درود پاک پڑھا میں قیامت کے روز اس کی یہ شہادت دُوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا۔

یہ بہت ہی مشہور حدیث پاک ہے اور حدیث کی سب کتابوں میں کثرت سے ذکر کی گئی ہے۔ بہت سے صحابہ کرامؓ سے مختصر اور مفصل الفاظ میں نقل کی گئی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب یہ آیت " اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ " (الاحزاب:۵۶) نازل ہوئی اور حکم دیا گیا۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (اے ایمان والو تم بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور خوب سلام بھیجو) تو اسی حدیث کو عبدالرحمٰن ابنِ ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مطابق صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا۔ "قَدْ عَرَفْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟" بلاشک وشبہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کرنا جان لیا ہے (یعنی التحیات میں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ)

لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلّم پر صلوٰۃ یعنی دُرود شریف کس طرح عرض کریں؟ (مسلم مع نودی۔ ج۔ ۱ ص ۱۷۵) تو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے صرف درود ابراہیمی کی تعلیم فرمائی، سلام کی تعلیم اِس لیے نہیں دی کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا تھا کہ سلام کرنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کے سکھانے سے انہوں نے پہلے ہی سیکھ لیا ہے جو التحیات (تشہد) میں عرض کر دیا کرتے ہیں۔ آپ اب صرف صلوٰۃ یعنی دُرود شریف سکھلا دیجیے۔

جب حضورِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا حکم نازل ہُوا تو متعدّد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ یارسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سلام کا طریقہ تو ہم جان چکے ہیں۔ یعنی نماز میں اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اور ملاقات کے وقت اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلّم کہنا، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلّم پر صلوٰۃ بھیجنے کا طریقہ کیا ہے۔؟ اس کے جواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم نے بہت سے لوگوں کو مختلف مواقع پر جو دُرود سکھائے اُن میں سے کچھ درج ذیل ہیں۔ اگرچہ ان میں الفاظ مختلف ہیں لیکن وہ تمام دُرود معنی کے لحاظ سے متفق ہیں۔ اِس دُرود کو بیان کرنے والی یہ سب سے مشہور حدیث ہے۔ لیکن اِسی دُرود کو کچھ لفظی اختلاف کے ساتھ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بخاری، مُسلم، ابوداود، ترمذی، نسائی، ابنِ ماجہ، امام احمد اور ابی شیبہ وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

فضائل و اسناد درود مقدّس

درود شریف پڑھنے کے بے شمار فضائل قرآن کریم اور احادیثِ نبویؐ سے ثابت ہیں۔ قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیت کریمہ سے درود شریف پڑھنے کی تاکید معلوم ہو گی۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ؕ (الاحزاب ۵۶)

(بیشک اللہ اور اس کے فرشتے حضرت نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ اے مسلمانو! تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجو)

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اوّل تو اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنی صلوٰۃ سے آپ کی فضیلت ظاہر کی، پھر ملائکہ کی صلوٰۃ سے مسلمانوں کو درود اور سلام کے پڑھنے کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ سے دُعا مراد ہے اور مسلمانوں پر اس امر سے حضرت محمدّ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درود بھیجنا فرض کیا۔ جہاں کہیں بھی حضرت محمدّ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نام مبارک اور مقدّس کا ذکر کیا جائے تو مسلمانوں پر درود شریف کا پڑھنا واجب ہو جاتا ہے۔ جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔ جو مسلمان خواہ مرد ہو یا عورت اس درود مقدّس کو تعظیم و تکریم اور نیک عقیدہ کے ساتھ پڑھے گا اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس کی تمام دینی، اُخروی اور دُنیاوی حاجتیں، مقاصد اور مطالب پورے ہوں گے۔ اس درود مقدّس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ خوب دل لگا کر اللہ تعالیٰ کے لیے وضو کرے، پاک اور صاف کپڑے خوشبو لگا کر پہنے۔ اس کے بعد مسجد میں یا کسی دوسری پاک اور صاف جگہ میں گیارہ بار درود مقدّس قبلہ رُخ بیٹھ کر خضوع و خشوع کے ساتھ پڑھے اور اس کا ثواب سرورِ کائنات، فخرِ موجودات

سرورِ عالم، سیّد الانبیاء، رسولِ خدا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی رُوحِ اقدس کو بخشے۔ اِس کے بعد جو نیک دُعا ہو اللہ تبارک تعالیٰ سے مانگے اللہ کے فضل سے اس کی دُعا بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہو گی۔

(درود مقدّس پڑھنے سے پہلے تین بار مع بسم اللہ کے اِسے پڑھیں۔ اِس کے بعد درودِ مقدّس پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○

(التوبہ: ۱۲۸- ۱۲۹)

درودِ مقدّس

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یَا اِلٰهِیۡ بِحُرۡمَتِ اَقۡوَالِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَفۡعَالِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَحۡوَالِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَصۡحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمۡ یَا اِلٰهِیۡ بِحُرۡمَةِ بَدَنِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَطۡنِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَرَکَتِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَیۡعَةِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَرَآءِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمۡ یَا اِلٰهِیۡ بِحُرۡمَةِ تَوَلُّدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ تَعَبُّدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ تَهَجُّدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمۡ یَا اِلٰهِیۡ بِحُرۡمَةِ ثَنَاءِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ ثَوَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ ثِمَالِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمۡ یَا اِلٰهِیۡ بِحُرۡمَةِ جَلَالِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ

جَمَالِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّجَلِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
جِهَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّجَعْدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمْ يَا اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
حُسْنِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ حَسَنَاتِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
حُرْمَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ حَالِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
حُلْيَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ
يَا اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ خُلُقِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّ خَلْقِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ خُطْبَةِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّ خَيْرَاتِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ
يَا اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ دِيْنِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ دِيَانَةِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّ دَوْلَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ دَرَجَاتِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّ دُعَاءِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ
يَا اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ ذِكْرِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّ ذَوْقِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ

يَا اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ رَأْسِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّ رِزْقِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ رَفِيْقِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
رِضَاءِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ يَا اِلٰهِیْ
بِحُرْمَةِ زُهْدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ زَهَادَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
زَهْرَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ زِيْنَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمْ يَا اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ سِيَادَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّ سَعَادَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ سُنَّةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
سِرِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ سَلَامِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمْ يَا اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ شَرْعِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
شَرَفِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ شَوْقِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ شَادِيِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ يَا اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ
صِدْقِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ صَوْمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ صَلَوَاتِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ صَفَآءِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمْ يَا اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ ضِيَآءِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ ضَمِيْرِ

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ ضِحَآءِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّضِیَافِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ یَا اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ طَلْعَۃِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّطَھَارَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّطُھْرِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّ طَرِیْقِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّطَوَافِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ یَا اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ ظَاھِرِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّ ظَھْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّظِلِّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
ظُھُوْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّظَفَرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمْ یَا اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ عِشْقِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعِرْفَانِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعِلْمِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
عُلُقِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَوْنِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمْ یَا اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ غُرْبَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّغَارِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّغَرِیْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّغَیْرَۃِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّغَنِیْمَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمْ یَا اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ قُرْبِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ

قَدْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّقَنَاعَةِ وَ قُوَّةِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ یَا اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّ فَقْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ فِرَاقِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ فَضْلِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ فَضِیْلَةِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمْ یَا اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ کَلَامِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّکَشْفِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّکِیَاسَةِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ
کِتَابَةِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّکُنِّیَةِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ یَا اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ لَیْلِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّ لِقَآءِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ لِیَاقَةِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ یَا اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ مِعْرَاجِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّ مُجَاهَدَاتِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّمُشَاهَدَاتِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّ مُلَاحَظِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ مَسَاحَةِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ یَا اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ نُوْرِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ نَوَالِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَصِیْرِ سَیِّدِنَا

مُحَمَّدٍ وَّ نَفِيْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا اِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ وَدُوْدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ وَقَاءِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّ وُجُوْدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ وَدِيْعَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ هِمَّةِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ هِدَايَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّهَدِيَّةِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اِلٰهِيْ
بِحُرْمَةِ يُتْمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ يُسْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
وَسَلَّمَ بِعَدَدِ مَا هُوَ الْمَكْتُوْبُ فِي اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ
فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ وَّ سَاعَةٍ وَّ نَفْسٍ وَ مَحْيَا
اَلْفَ اَلْفِ مِئَةِ اَلْفَ مَرَّةٍ اِلٰى يَوْمِ الْعِلْمِ
اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ ○ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○

درودِ زہرہ بتولؓ

غوثِ وقت حضرت سیّد عبد العزیز دباغ فارسی قدس سرّہٗ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے دیوان صالحین میں حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو اپنے والد حضرت محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم پر یہ درود پڑھتے سنا الفاظ تو یہ نہ تھے (غالباً سریانی ہوں گے) مگر معنی جو میں نے عبارت سے اخذ کئے وُہ یہ تھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ رُّوْحُہٗ مِحْرَابُ الْاَرْوَاحِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْکَوْنِ ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ ھُوَ اِمَامُ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ ھُوَ اِمَامُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ عِبَادِ اللّٰہِ الْمُؤْمِنِیْنَ ○

درودِ تاج

فضائل

اگر کوئی شخص زیارت جمال بے مثال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آرزو دل وجان سے رکھتا ہو تو عروجِ ماہ شب جمعہ کے بعد فراغت نمازِ عشاء کے باوضو جامہ پاک خوشبودار پہن کر ایک سو ستر (۱۷۰) بار اِس درود شریف کو پڑھ کر سو رہے۔ گیارہ شب اسی طرح سے پڑھے۔ اِن شاء اللہ شرفِ زیارت بابرکت سے مشرف ہو گا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَاۤءِ وَالْوَبَاۤءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَرْفُوْعٌ مَشْفُوْعٌ مَنْقُوْشٌ فِي اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُعَطَّرٌ مُطَهَّرٌ مُنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ الضُّحٰى بَدْرِ الدُّجٰى صَدْرِ الْعُلٰى نُوْرِ الْهُدٰى كَهْفِ الْوَرٰى

مِصْبَاحِ الظُّلَمِؕ جَمِيْلِ الشِّيَمِؕ شَفِيْعِ الْاُمَمِؕ صَاحِبِ
الْجُوْدِ وَ الْكَرَمِؕ وَ اللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَ جِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ
وَ الْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَ الْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَ فَوْقَ
سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ
وَ الْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَ الْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗؕ سَيِّدِ
الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ اَنِيْسِ
الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ
مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ
مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَ الْغُرَبَآءِ وَ
الْمَسَاكِيْنِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ
وَسِيْلَتِنَا فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ
مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ
وَالْحُسَيْنِ مَوْلٰينَا وَ مَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِي الْقَاسِمِ
مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُوْرِ اللّٰهِؕ يٰۤاَيُّهَا

الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ط

دُرود لکھی

سُلطان المشائخ، واقف اسرارِ معنوی حضرت محمُود غزنوی علیہ الرحمۃ کا یہ معمُول تھا کہ ہر روز وظیفہ صِدق نیّت اور فرطِ محبّت سے لاکھ بار درُود شریف پڑھتے اور اس کا ثواب سرورِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نذر کرتے۔ چونکہ اس قدر پڑھنے میں تمام دن گذر جاتا اور انتظامِ مملکت کے واسطے فرصت کا وقت ہاتھ نہ آتا۔ ایک رات عالمِ خواب میں رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وسلّم نے (کہ آپ ہی کی ذات بابرکات کا آخرت و دُنیا میں اُمّت عاصی کو سہارا ہے۔ خُود بادشاہِ جہاں ہیں یہ محنتِ اُمّت اور فتورِ سلطنت آپ کو کب گوارا ہے) سُلطان محمُود کو زیارت جمال جہاں آرا سے سرفراز کیا اور ارشاد زبان وحی ترجمان سے یُوں ممتاز کیا کہ :۔

اے محمُود! اس درُود شریف کو ہر روز بعد نماز فجر کے ایک مرتبہ پڑھا کر۔ لاکھ درُود کا ثواب حاصِل ہو گا۔ اِس کی برکت سے میری محبّت میں کامل ہو گا۔ اور جس قدر اس سے زیادہ پڑھتا جائے گا، اِسی قدر لاکھوں تک ثواب پائے گا۔

پس سُلطان محمُود نے برطبق ہدایت اور ارشاد جناب رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہر روز اس درُود شریف کی مواظبت کی، اور اس

مژدہ سے ہر شخص کو خبر کر دی۔

بہ سبب حصولِ ثواب لاکھ درود شریف کے ایک دفعہ پڑھنے میں درود خوانوں کو سرور تمام ہوا۔ اس لیے یہ درود لکھی کے نام سے موسوم ہوا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ رَحْمَةِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ فَضْلِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ خَلْقِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ عِلْمِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كَلِمٰتِ اللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰينَا مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كَرَمِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰٓى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰينَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ حُرُوْفِ كَلَامِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰٓى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰينَا مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ قَطَرَاتِ الْاَمْطَارِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰٓى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰينَا مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰٓى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰينَا مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ رَمَلِ الْقِفَارِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰينَا مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا خُلِقَ فِى الْبِحَارِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰينَا مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْحُبُوْبِ وَالثِّمَارِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ

وَ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰينَا مُحَمَّدٍ

وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا اَظْلَمَ عَلَيْهِ

الَّيْلُ وَ اَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰينَا مُحَمَّدٍ

وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰينَا مُحَمَّدٍ

وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰينَا مُحَمَّدٍ

وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰينَا مُحَمَّدٍ

وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمٰوٰتِ ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰينَا مُحَمَّدٍ

وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ فِی الدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَةِ ط صَلَوٰاتُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَمَلٰٓئِکَتِهٖ وَاَنْبِیَآئِهٖ
وَرُسُلِهٖ وَجَمِیْعِ الْخَلَآئِقِ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ وَشَفِیْعِ
الْمُذْنِبِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ
وَاَهْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِیْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَیَا اَکْرَمَ
الْاَکْرَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا دَآئِمًا
اَبَدًا کَثِیْرًا ط وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

درود استغاثہ

(۱) صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَلَّتْ حِيْلَتِيْ اَنْتَ وَسِيْلَتِيْ اَدْرِكْنِيْ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

(۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِيْلَتِيْ اَدْرِكْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

(۳) اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَلَّتْ حِيْلَتِيْ اَدْرِكْنِيْ۔

مُنہ اور سانس کی بدبو دُور کرنیکا دُرود

(۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ

درود شریف ہزارہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ۔

درودِ رُوحی

قبرستان میں زیادہ تر پڑھا جاتا ہے۔ اِس وجہ سے اس کی برکت سے رُوحوں کو نجات ملتی ہے اور اس کی برکت سے قیامت تک رُوحوں کو آرام ملتا رہتا ہے۔ جتنا زیادہ پڑھا جائے اتنا ثواب ہو گا۔ یہاں تک کہ اس کا ثواب ماں باپ کی رُوح کو بخشنے کا ایسا ثواب ہے گویا تمام عُمر کے ان کے حقوق ادا کر دیئے۔ انہیں اس سے اتنا درجہ ملتا ہے کہ فرشتے بھی زیارت کو آتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الصَّلٰوۃُ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الرَّحْمَۃُ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الْبَرَکَاتُ وَصَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ

وَ صَلِّ عَلٰٓی صُوْرَۃِ مُحَمَّدٍ فِی الصُّوَرِ وَ صَلِّ عَلٰٓی
اِسْمِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَسْمَاءِ وَ صَلِّ عَلٰٓی نَفْسِ
مُحَمَّدٍ فِی النُّفُوْسِ وَ صَلِّ عَلٰٓی قَلْبِ مُحَمَّدٍ فِی
الْقُلُوْبِ وَ صَلِّ عَلٰٓی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ
وَصَلِّ عَلٰٓی رَوْضَۃِ مُحَمَّدٍ فِی الرِّیَاضِ وَصَلِّ
عَلٰٓی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ عَلٰٓی تُرْبَۃِ
مُحَمَّدٍ فِی التُّرَابِ وَ صَلِّ عَلٰٓی خَیْرِ خَلْقِہٖ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ
وَ ذُرِّیَاتِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ اَحْبَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ
بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

دَوَامی دُرود شریف

اس دَوامی دُرود شریف کے پڑھنے کا اِتنا ثواب ہے۔ جیسے ایک شخص نے پُوری دلائل الخیرات کا وِرد کیا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰٓی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

عَدَدَ مَا فِی عِلمِ اللّٰہِ صَلوٰۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلکِ اللّٰہِ ط

دُرُود تنجینا

دُرُود تنجینا سے مُراد وُہ دُرُود شریف ہے جسے پڑھنے سے ہر مشکل اور ہر مہم سے نجات ملتی ہے۔ علاّمہ فاکہانی نے قمر منیر میں ایک بُزرگ شیخ موسیٰ کا واقعہ بیان کیا ہے۔ کہ انہوں نے بتایا کہ ہم ایک قافلے کے ساتھ ایک بحری جہاز میں سفر کر رہے تھے کہ جہاز طوفان کی زد میں آگیا۔ یہ طوفان قہرِ خداوندی بن کر جہاز کو ہلانے لگا ہم لوگ یقین کر بیٹھے کہ چند لمحوں کے بعد جہاز ڈوب جائے گا اور ہم لقمۂ اجل بن جائیں گے کیونکہ ملاّحوں نے بھی یہ سمجھ لیا تھا کہ اتنے تندو تیز جہاز سے کوئی قسمت والا جہاز ہی بچتا ہے۔

شیخ فرماتے ہیں اس عالم افراتفری میں مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا۔ چند لمحے غنود گی طاری ہُوئی۔ مَیں نے دیکھا کہ ماہِ بطحا حضرت محمدؐ رَسُول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور مجھے حکم دیا کہ تم اور تمہارے ساتھی یہ دُرُود ہزار بار پڑھو۔ مَیں بیدار ہُوا۔ اپنے دوستوں کو جمع کیا۔ وضو کیا اور دُرُود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ ابھی ہم نے تین سو بار دُرُود پاک پڑھا تھا کہ طُوفان کا زور کم ہونے لگا۔ آہستہ آہستہ طوفان رُک گیا اور تھوڑے ہی وقت میں آسمان صاف ہو گیا اور سمندر کی سطح پُر امن ہو گئی۔ اِس دُرُود پاک کی برکت سے تمام جہاز والوں کو نجات مل گئی۔

اِس دُرُود پاک کا نام تنجی یا تنجینا رکھا گیا۔ اِس کے بے پناہ فضائل ہیں اور بزرگانِ دین نے بارہا مرتبہ آزمایا ہے۔ جناب غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا

کہ ایک شخص نہایت مشکل میں گرفتار ہوگیا۔ اُس نے وضو کر کے معطّر ہو کر یہ درُود پاک پڑھنا شروع کیا تو مشکل حل ہوگئی۔ اِس درُود پاک کو جو شخص ادب و احترام سے قبلہ رُو ہو کر ہر روز تین سو بار پڑھے گا۔ اللہ کے فضل سے اس کی سخت سے سخت مشکل حل ہو جائے گی۔

شرح دلائل الخیرات کے مؤلّف نے لکھا ہے کہ جسے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت کا شوق ہو وہ خالص نیّت سے یہ درُود پاک پڑھے اور بعد از نماز عشاء ایک ہزار بار پُورا کرے اور بستر کو معطّر کر کے باوضو ہی سو جائے۔ انشاءاللہ تعالےٰ چالیس روز کے اندر اندر ہی زیارت رسُولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم ہو گی۔ اگر اللہ کرم کرے تو ہوسکتا ہے ایک ہفتے کے اندر ہی زیارت ہو جائے۔

ایک بُزرگ کا کہنا ہے کہ جو شخص اِس درُود پاک کو صبح و شام دس دس بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا۔ اور اللہ کے قہر سے نجات ملے گی۔ اللہ تعالیٰ اُسے بُرائیوں سے محفوظ رکھے گا۔ اس کے غم مٹ جائیں گے۔

اِس درُود پاک کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ جو شخص بیماری سے تنگ آکر طبیبوں اور ڈاکٹروں سے مایوس ہو گیا ہو۔ اُسے چاہیئے کہ اس درُود پاک کو کثرت سے پڑھے انشاء اللہ بیماری کی تکلیف سے نجات ملے گی۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّيۡنَا بِهَا مِنۡ جَمِيۡعِ الۡاَهۡوَالِ وَالۡاٰفَاتِ وَتَقۡضِىۡ لَنَا بِهَا جَمِيۡعَ الۡحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنۡ

جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَ تَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَكَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرٰتِ فِی الْحَیَاۃِ وَ بَعْدَ الْمَمَاۃِ اِنَّكَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ وَ رَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ وَ یَا کَافِی الْمُھِمَّاتِ وَ یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ وَ یَا حَلَّ الْمُشْکِلَاتِ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ یَآ اِلٰھِیْ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

دُرودِ قُرآنی

یہ قرآنی دُرود ہے، اِس کے بے شمار فوائد ہیں جو اس مختصر جگہ میں درج نہیں ہو سکتے۔ مختصراً یہ کہ اس دُرود قرآنی کے پڑھنے سے رحمتِ ربّی کا بادل فوراً آجاتا ہے اور رحمت برسانا شروع کر دیتا ہے۔ اس کے پڑھنے سے حضور نبیٔ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زبردست محبّت نصیب ہوتی ہے۔ اِس کو ایک مرتبہ پڑھنے سے ملائک آسمان پر اور آدمی زمین پر اگر رحمت کو جمع کرے تو ناممکن ہے کہ ایک حِصّہ بھی جمع کر سکے۔ یہ دُرود شریف پڑھنے سے بڑے زبردست فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اس کو تین مرتبہ صبح اور تین مرتبہ شام پڑھنے سے زبردست دینی و دینوی

کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰٓی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ بِعَدَدِ مَا فِیۡ جَمِیۡعِ الۡقُرۡاٰنِ حَرۡفًا حَرۡفًا وَ بِعَدَدِ کُلِّ حَرۡفٍ اَلۡفًا اَلۡفًا۔

دُرودِ ناریہ

یہ ایسا دُرود شریف ہے جس کے فوائد لکھنا ناممکن ہے۔ یہ دُرود ایک ایسا راز ہے جس کو عارفوں اور خاص الخاص ولیوں کے سوا کوئی بھی سمجھ نہ سکا۔ اس میں بے شمار خاص فوائد ہیں جن کو اگر لکھا جائے تو دُنیا کی سیاہی اور کاغذ ختم ہو جائیں۔ سب سے زیادہ اِس دُرود شریف کا فائدہ یہ ہے کہ جب بھی رنج و ملال ہو یا کوئی مصیبت آجائے تو فوراً اس کو پڑھا جائے۔ اِنشاء اللہ تمام مصیبتیں منٹوں میں ختم ہو جائیں گی۔ اندھیرا اُجالے میں بدل جائے گا۔ زحمت رحمت میں تبدیل ہو جائے گی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلٰوۃً کَامِلَۃً وَ سَلِّمۡ سَلَامًا تَآمًّا عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوۡلٰینَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیۡ تَنۡحَلُّ بِہِ الۡعُقَدُ وَ تَنۡفَرِجُ بِہِ الۡکُرَبُ وَ تُقۡضٰی بِہِ الۡحَوَائِجُ وَ تُنَالُ

بِهِ الرَّغَائِبُ وَ حُسْنُ الْخَوَاتِمِ وَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِىْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّ نَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ ط

يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ

درودِ قلبی

اگر کوئی شخص چاہے کہ اُس کی ہر دُعا قبول ہو اور ہر ایک حاجت اُس کی مرضی کے مطابق پوری ہو تو اس کے لیے یہ لاجواب درود ہے۔ اس کو چاہئے کہ ہر دُعا میں اس کو پڑھے۔ انشاء اللہ اس درود شریف کی برکت سے اس کی ہر دُعا قبول ہو گی۔

درودِ قلبی اللہ تعالیٰ عزّ اسمہٗ کے فضل و کرم سے قلب کو منوّر کرتا ہے اور کامیابی دیتا ہے۔ خاص طور پر جب بھی دُعا میں پڑھے گا اللہ تعالیٰ ضرور دُعا قبول کرتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا رَاحَةِ قُلُوْبِنَا وَشَفِيْعِ ذُنُوْبِنَا وَ طَبِيْبِ ظَاهِرِنَا وَ بَاطِنِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ اَوْلِيَاءِ اُمَّتِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ط

درودِ اوّل

درودِ اوّل اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ مُقرّب بنایا ہے۔ اِس دُرود شریف کو پڑھنے والا محروم نہ ہوگا۔ اس کا وِرد کرنے والا اعلانیہ یہ کہہ سکتا ہے کہ "ناکامیابی نیست" اللہ تعالیٰ بیماریوں سے نجات دیتا ہے۔ تکالیف دُرود کرتا ہے۔ دینی و دنیوی کامیابی دیتا ہے۔ اِس درُود شریف کا خاص فائدہ یہ ہے کہ اس کو اگر کوئی کثرت سے پڑھے تو انشاء اللہ ہر بُرائی سے چھوٹ جائے گا۔ عبادت میں لُطف آتا ہے اور آدمی عابد و پرہیز گار بن جاتا ہے۔ اگر کوئی یہ چاہے کہ دین میں ترقی کرے، بے دولت بادشاہ بن جائے اور آخرت اس کی آباد ہو جائے تو اس کا کثرت سے وِرد کرے۔ انشاء اللہ دین میں کامیاب اور صدفی صد کامیاب ہو گا۔ دِین سے دلچسپی رکھنے والے حضرات اگر چاہیں کہ ان کی منزلیں جلد از جلد طے ہو جائیں تو اس دُرود کا زیادہ سے زیادہ وِرد کریں۔ اِس دُرود شریف کو باوضو پڑھنا بہت ضروری ہے۔ یہ ایک اکسیر اعظم اور بجلی سے تیز قبول ہونے والا دُرود ہے۔ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے اس کو پڑھتے ہیں۔ اگر کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کا خاص بندہ بننا چاہے تو اس کو پڑھے۔ اِس لیے اس کا نام اوّل ہے، جو لوگ اس کو کثرت سے پڑھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے پاس اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اوّل صف میں داخل ہو جاتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفۡضَلِ اَنۡبِیَآئِكَ وَاَکۡرَمِ

اَصْفِيَائِكَ مِنْ نُوْرِهٖ جَمِيْعِ الْاَنْوَارِ وَ صَاحِبِ الْمُعْجِزَاتِ وَ صَاحِبِ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ سَيِّدِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ط

درود اوّل ایک ایسا علاج ہے جس کا ثانی نہیں، جس کی کوئی برابری کرنے والا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس درود شریف کو اپنے محبوب محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ محبّت رکھنے والوں کے لیے بنایا ہے۔ یہاں بھی یہ درود اللہ تعالیٰ کے حکم سے لکھا گیا ہے۔ ورنہ اس سے پہلے کسی کو اس درود کا پتہ نہ تھا۔ بڑا بابرکت درود ہے۔ اِس درود کو کم از کم ۳۱۳ مرتبہ پڑھنے سے جو چاہے وہ مل سکتا ہے۔ کوئی بھی جائز سوال انشاء اللہ رد نہ ہوگا۔ دُعا واپس نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے والوں کو بہت اُونچا مقام عطا فرماتا ہے۔

قبر میں سوال

فرمایا حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ زیادہ درود مجھ پر پڑھا کرو۔ کیونکہ سب سے پہلے قبر میں تم سے میرے ہی بارے میں سوال ہوگا۔

(معراج النبوّت صفحہ ۱۴۳)

الٰہی تو جس پر درود سلام پڑھتا ہے
ہے قرآن بھی گواہ اس قول و فعل کا
دے مجھے بھی طاقت صدقے قرآن کے
کہوں میں بھی بار بار صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

(ع۔ق۔ف)

تیرا جو نام لے لیے صَلِّ علیٰ محمدؐ
اُس کا چمن نکھر گیے صَلِّ علیٰ محمدؐ
تیری ادائے دلبری معنی نازِ رنگ و بُو
تیری ہی سب کو جستجو صَلِّ علیٰ محمدؐ

درُودِ نوُر

سُبحان اللہ یہ درُود کیا ہے ایک اسمِ اعظم ہے۔ خُداوند تعالیٰ نے اپنے حبیب صلّی اللہ علیہ وسلّم کے صدقے اپنے حبیب پر یہ درُود خود اس دُنیا میں ظاہر کیا ہے۔ اگر کوئی نیک دل ولی اللہ یا عارف باللہ بننا چاہے تو اس کو پڑھے۔ جمُعہ کے دن کم از کم ایک مرتبہ تو ضرور پڑھنا چاہیئے۔ اِس درُود کو پڑھنے سے انشاء اللہ تعالیٰ دل میں نوُر پیدا ہو گا۔ جب اس کے پڑھنے کی عادت ہوجاتی ہے۔ تو اسرارِ الٰہی کھُلنے کے بعد اس آدمی کا کیا مرتبہ ہوگا وُہ ہر کوئی جانتا ہے۔

یہ درُود نوُر کا نوُر ہے۔ اِس کے ایک ایک حرف میں نور کے سمندر سمائے ہُوئے ہیں۔ صرف اس جگہ اتنا لکھنا کافی ہوگا کہ اس کی بدَولت اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو ایک ہی دن میں غوث اور قطب اور ابدال بنا دے۔ اِس درُود شریف کو پڑھنے سے انشاء اللہ تعالیٰ اِس دُنیا اور اِس دُنیا کے بیچ کا پردہ اُٹھ جاتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَسَیِّدِ الْاَبْرَارِ ط

دل حاضر ہے جان حاضر ہے عبدل کا ایمان حاضر ہے
اے عشقِ نبی اب تو ہر قیمت پر میری قسمت کا سودا ہو جائے

ہے نام نبی کا ہونٹوں پر اور دل میں خلش بے تابی کی
حاصل ہے یہی ارمانوں کا اختر کی یہی برساتیں ہیں

مرا ذوقِ فنا مجھ کو دیا کرتی ہے تابانی
ہوں پروانہ محمدؐ کا محمدؐ پر فدا ہوں میں

گر محمدؐ مصطفےٰ کا غم نہیں زندگی بھی موت سے کچھ کم نہیں

درودِ طیّبؒ

اِس درُود شریف میں بہت سے راز ہیں جو پڑھنے سے کھلیں گے۔ یہ بہترین درُود ہے۔ اگر انسان گناہوں سے چمٹا رہے اور ہر طرف سے ناکامی اور شرمندگی کا احساس ہو اور اس کا دل خود بخود گواہی دے۔ کہ ساری زندگی گناہوں میں گذری۔ اب آخری زندگی میں کیا خاک مسلمان ہوں گا۔ اگر اس کا اپنا دل کہہ رہا ہے کہ اب سزا کے لیے تیار ہو جا کسی چیز سے اس کو کوئی فائدہ اور کسی عالم، فقیر، عامل سے اس کو فیض نہیں پہنچتا تو وہ اس کو پڑھے۔

اِس درُود شریف کو درُود نہیں بلکہ وظیفہ کہا جائے تو بھی نہایت موزوں ہے۔ کیونکہ فوراً فائدہ ہوتا ہے۔ لیکن کم از کم ۳۱۳ مرتبہ ۲۴ گھنٹوں میں ضرور پڑھنا چاہیئے۔ اس میں حاضر کا صیغہ ہے۔ بڑا زبردست درُود ہے۔

اللہ تعالیٰ سب کو اس کے پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡکَ یَا شَفِیۡعَ الۡمُذۡنِبِیۡنَ سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا

اَحۡمَدَ مُجۡتَبٰی مُحَمَّدُ مُصۡطَفٰی وَ عَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ

وَ اَزۡوَاجِہٖ وَ اَحۡبَابِہٖ وَ ذُرِّیَاتِہٖ وَ اَھۡلِ بَیۡتِہٖ

وَ اَھۡلِ طَاعَتِکَ اَجۡمَعِیۡنَ ط

دُرودِ کوثر

جس کو تمنّا ہو کہ ساقیِ کوثر صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حوضِ کوثر سے حسبِ خواہش ساغر ملے تو اس کو چاہیئے کہ دُرود شریف کا کثرت سے وِرد کرے۔ نہ فقط یہ بلکہ اس کو انشاء اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پیاس کی شدت نہیں ستائے گی۔ یہ دُرود شریف ایک مجرّب دوا بھی ہے۔ اگر آدمی چاہے کہ گرمی کی تکلیف اور ملال قیامت میں نہ ستائے تو کثرت سے اس کو پڑھے۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ جو اپنے وقت کے زبردست ولی اللہ گذرے ہیں، جن سے خُود اللہ تعالیٰ بہت راضی تھا اور جن کے حضرت جیب عجمی جیسے بُزرگ شاگرد اور مُرید تھے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی انسان یہ تمنّا رکھتا ہے کہ خدا کا قرب حاصل ہو تو وہ دُرود کوثر کو پڑھا کرے۔

(دُرود کوثر اگلے صفحہ پر دیکھئے)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الۡاَوَّلِیۡنَ
وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الۡاٰخِرِیۡنَ وَصَلِّ
عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی النَّبِیّٖنَ وَصَلِّ عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَصَلِّ عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الۡمَلَاءِ اِلٰی یَوۡمِ الدِّیۡنِ ط

دِل کی قوت ذکرِ الٰہی میں
دماغ کی توانائی تلاوتِ قرآن میں
جسم کی تندرستی نماز میں
اور رُوح کی راحت درود شریف میں ہے

دُرود اعلیٰ

کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمۃُ اللہ علیہ نے ایک بزرگ کو خواب میں دیکھا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم سے کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا کہ مجھ کو بخش دیا اور اعلیٰ سے اعلیٰ مرتبہ دیا۔ سب سے بڑی چیز تو یہ کہ میرا کوئی حساب کتاب نہ ہُوا۔ امام صاحبؒ نے فرمایا یہ کیوں؟ اس نے جواب دیا کہ یہ دُرود شریف جو میں پڑھتا تھا اس کی برکت ہے۔

صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

کَمَا یَنْبَغِی الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ

"صلوٰۃِ ناصری" میں لکھا ہے کہ دُرود شریف بہت مقبول ہے۔ جو شخص اسے ہمیشہ وِرد رکھے گا تو تمام مخلوق سے ممتاز ہو کر رہے۔ بدامنی، راہ زنی، خوف، حادثات، چوری وغیرہ سے محفوظ رہے گا۔ واقعی اعلیٰ مرتبہ کا یہ دُرود شریف اس دُنیا میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر احسان کر کے عطا فرمایا ہے۔ خدا سب کو پڑھنے کی توفیق دے۔

دُرودِ شافعی

احیاء العلوم میں مذکور ہے کہ ایک بزرگ ابوالحسن شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) امام شافعیؒ کو آپ کی بارگاہ سے کیا اِنعام ملا؟ انہوں نے فرمایا۔ انہوں نے اپنی کتاب الرسالت میں یہ دُرود شریف لکھا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ

وَ غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہٖ الْغَافِلُوْنَ ط

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو ہماری جانب سے یہ انعام دیا گیا ہے۔ کہ بروزِ قیامت ان کو بلا حساب جنّت میں داخل کیا

جاوے گا۔ (سبحان اللہ)

درودِ غوثیہ

یہ وہ درود پاک ہے جس پر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنے اوراد و وظائف کو ختم کیا ہے۔ "مطالعہ المسرات" میں مذکور ہے۔ کہ اکابر اولیائے کرام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص روزانہ صبح و شام اِس درود شریف کو دس بار پڑھتے گا تو پڑھتے ہی اللہ تعالیٰ اس کو اپنی بارگاہ میں قرب و حضوری عطا فرمائے گا۔ اور اس آدمی پر رحمتوں کا نزول اس قدر ہو گا کہ جس کا کوئی حساب نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہر بدی سے محفوظ رکھے گا۔ یہ درود شریف بڑے سے بڑا فائدہ والا ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہر مسئلہ جلد آسان ہو گا۔ اور ہر مشکل غیب سے آسان ہو جائے گی۔ (سبحان اللہ)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُہٗ وَ رَحْمَۃٍ لِّلْعَالَمِیْنَ ظُهُوْرُہٗ عَدَدَ مَنْ مَضٰی مِنْ خَلْقِكَ وَ مَنْ بَقِیَ وَ مَنْ سَعِدَ مِنْهُمْ وَمَنْ شَقِیَ صَلٰوۃً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ وَ تُحِیْطُ بِهِ الْحَدَّ صَلٰوۃً لَا غَایَۃَ لَهَا وَلَا مُنْتَهٰی وَ لَا انْقِضَآءَ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِكَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا مِثْلَ ذٰلِكَ

درود غوثیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

درودِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

ایک ایسا درود ہے جو ہر کام کے لیے
عجیب طاقت ہے۔

درودِ محمدی کے راز کو اب تک کوئی نہیں جان سکا۔

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمت پر ایک نہیں، کروڑوں احسانات ہیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ یہ کہ ہم بدکار گنہگار اور غافل ہو کر سستی اور کاہلی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ مگر حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت درگاہِ ایزدی میں اپنی گنہگار اُمت کے بخشوانے کے لیے کوشاں ہیں۔

اگر دن میں اس پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کے احسانات کے نیچے ہماری گردنیں جھکی ہوئی ہیں، ایک بار بھی یہ درود شریف پڑھ لیں، تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ دس مرتبہ پڑھنے والے پر رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا اور دس نیکیاں دے گا۔ ساتھ ساتھ اس کے دس درجات بلند فرمائے گا۔

نہ فقط یہ بلکہ اس کتاب میں جتنے بھی درود شریف ہیں ان میں یہ درود شریف

سب کا سردار ہے۔

آج تک اللہ تعالیٰ کے سوا کسی طاقت نہیں کہ اس درُود شریف کے فوائد یا فضائل بیان کر سکے۔ اگر اس ساری کتاب کو وقف کر دیا جاتا تو بھی اِس درود شریف کے فضائل سے صرف ایک فضیلت کی چوتھائی بھی بیان نہ کر سکتے۔ یہ ناممکن ہے کہ اس درُود شریف کے پُورے معنی بھی لکھ دیتے جائیں۔ اِس لیے اِس درُود شریف کو عارفانِ وقت نے "درُودِ اعظم" کہہ کر پکارا ہے۔

خَاص! اگر کوئی چاہے کہ سب کے سب گناہ معاف ہو جائیں۔ قیامت میں کوئی مرتبہ نصیب ہو۔ فقیری بلکہ قلندری مُفت میں مل جائے تو اس درُود شریف کا کثرت سے وِرد کرے۔ جب کوئی بھی کام نہ ہو، کہیں بھی کامیابی کے آثار نظر نہ آویں، کسی دوا یا وظائف سے کوئی فائدہ نہ ہو تو آخر میں اِس درُود شریف کا وِرد شروع کر دیں۔ ناممکن چیز ممکن ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

یہ درُود نہیں بلکہ ایک طاقت ہے جس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا یہ کیسی طاقت ہے اس کو بھی بشر بیان نہیں کر سکتا۔ بس اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو آخری علاج کے نام سے پکارا جائے تو دُرست ہو گا۔

درُودِ محمدی اللہ تعالیٰ کی بندوں پر نعمت ہے۔ اِس نعمت سے فائدہ اُٹھانا آسان ہے۔ اگر صرف ایک مرتبہ بھی اِس درُود شریف کو پڑھ لیا جائے تو آدمی رحمت میں سرتاپا غرق ہو جاتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ خَلْقِ اللّٰهِ ط

راز کیا لکھیں اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اِس درُود شریف کی طاقت کو۔ اِس دُنیا بھی کوئی اس درُود کے متعلق مکمل طور پر کچھ بیان نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ درُود ایک ایسی زبردست طاقت ہے۔ جس کو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات جانتی ہے۔ یہ ایک راز ہے جس کو باری تعالیٰ خود جانتا ہے۔

سازِ ہستی کی صدا ہو یا محمدؐ مصطفیٰ
ہر صدا کا مدّعا ہو یا محمدؐ مصطفیٰ
طائرانِ خوشنوا ہوں یا کہ پھولوں کی بہار
سب کا تم قبلہ نما ہو یا محمدؐ مصطفیٰ
تم مدثر، تم مزمل، تم شفیع المذنبین
فرقِ یزداں کی رِدا ہو یا محمدؐ مصطفیٰ
بے کسوں کا آسرا ہو شامِ غم کی ہو سحر
بے نواؤں کی نوا ہو یا محمدؐ مصطفیٰ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا نسخہ

۱۔ جذب القلوب میں ہے کہ جو شخص پاکی اور طہارت کے ساتھ اِس درُود شریف کو ہمیشہ کم از کم ۳۱۲ مرتبہ پڑھا کرے گا تو حق تبارک و تعالیٰ خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت پاک سے مشرف فرمائے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

۲۔ مفاخرۃ الاسلام میں ہے کہ جو کوئی جمعہ کے روز ہزار بار یہ درود شریف پڑھے گا:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

تو حضور سرورِ کونین صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارتِ پاک سے مشرف ہو گا۔یا جنّت میں اپنی جگہ دیکھ لے گا۔ کم از کم پانچ جمعہ تک یہ عمل کرے۔

۳۔ جامع التفاسیر میں کہ جو کوئی جمعہ کی شب کو دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ (الحمد شریف) کے بعد گیارہ مرتبہ آیۃ الکرسی اور گیارہ بار قل ہو اللہ احد پڑھے اور بعد از سلام سو بار یہ درود شریف پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

وَ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ

تو ان شاء اللہ تعالیٰ تین جمعوں تک حضور پُرنور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت پاک سے مشرف ہو گا۔

۴۔ جمعہ کی شب کو دو رکعت نماز ادا کرے۔ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد ۲۵ مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھے اور سلام کے بعد ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھے:۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

پانچ جمعوں کے اندر اندر انشاء اللہ تعالیٰ زیارت حضور پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم نصیب ہو جائے گی۔

درود رضویہ

اعلیحضرت امام اہلسنت شاہ احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ درود شریف ترتیب دیا ہے۔ اس کی خوبی یہ ہے کہ تین مختصر درودوں کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا جو شخص ایک مرتبہ یہ درود شریف پڑھے گا وہ حقیقتاً تین مرتبہ درود پڑھنے کے ثواب کا حقدار ہوگا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

درودِ شفا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَآئِهَا وَعَافِيَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَآئِهَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِيَآئِهَا وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ دَآئِمًا اَبَدًا۔

درودِ شفا گیارہ بار پڑھ کر جس مریض پر دم کریں شفا ہو۔ پیٹ کے امراض میں پانی پر دم کرکے پلائیں۔ اختناق الرحم، بائی گولا و دیگر ریاحی امراض، دردوں میں ہیرا ہینگ پر دم کرکے گیہوں برابر ایک چمچہ گرم پانی میں گھول کر مریض کو پلائیں۔ بیہوش مریض کی ناک میں بھی دو قطرے ڈالیں فوراً ہوش آجائے گا۔

وضو کا بیان

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ
وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اُٹھو تو اپنے مُونہوں کو دھوؤ اور اپنے ہاتھوں کو بھی کہنیوں تک اور اپنے سروں کو مسح کرو اور پاؤں دھوؤ ٹخنوں تک نماز کے لیے وضو ضروری ہے۔ بغیر وضو کے نماز نہیں ہوتی۔

وضو کا طریقہ

پہلے پاکی حاصل کرنے اور ثواب پانے کی نیّت کرے۔ اور بسم اللہ پڑھ کر تین بار دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک دھوئے پھر تین بار کلّی کرے مسواک کرے پھر تین بار ناک میں پانی چڑھائے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے پھر تین بار مُنہ دھوئے کہ پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور دونوں کانوں کی لَو تک کوئی جگہ خشک نہ رہے۔ اگر داڑھی ہو تو خلال کرے۔ پھر تین بار دونوں ہاتھوں کہنیوں تک پہلے دایاں پھر بایاں دھوئے نئے پانی سے دونوں ہاتھ تر کر کے پُورے سَر کا ایک بار مسح کرے اس طرح کہ پیشانی کے بالوں سے دونوں ہاتھوں کی تین انگلیاں پھیرتا ہُوا گدی تک لے جائے اور پھر گدی سے دونوں ہتھیلیاں پھیرتا ہُوا واپس لائے پھر شہادت کی انگلی سے کان کے اندرونی حصّوں اور انگوٹھے کے پیٹ سے کان کی بیرونی سطح اور انگلیوں کی پُشت سے گردن کا مسح کرے پھر تین بار دونوں پاؤں پہلے دایاں پھر بایاں ٹخنوں تک بائیں ہاتھ سے دھوئے اور انگلیوں کا خلال کرے۔ یہ طریقہ جو بیان ہُوا۔ اِس میں بعض وضو کے فرائض بعض سُنّتیں اور مستحبات ہیں جو یہ ہیں۔

وضو کے فرائض

ان کے بغیر وضو نہیں ہوتا۔ اور یہ چار ہیں۔
(۱) مُنہ دھونا (۲) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ (۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

وضو کی سُنّتیں

پہلے نیّت کرنا۔ بسم اللہ پڑھ کر شروع کرنا۔ دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا۔ کُلّی کرنا۔ مسواک کرنا۔ ناک میں پانی چڑھانا۔ ڈاڑھی کا خلال کرنا۔ پُورے سر کا مسح کرنا۔ کانوں کا مسح کرنا۔ پے در پے وضو کرنا کہ پہلا وضو سُوکھنے نہ پائے۔ ترتیب قائم رکھنا۔ ہر دھونے والے عضو کو تین بار دھونا۔

وضو کے مستحبّات

گردن کا مسح کرنا۔ قبلہ کی طرف مُنہ کرنا۔ پاک اور اُونچی جگہ بیٹھنا۔ پانی بہاتے وقت اعضاء پر ہاتھ پھیرنا۔ بغیر ضرورت دوسرے سے مدد نہ لینا۔ دُنیا کی باتیں نہ کرنا۔ بچا ہُوا پانی کھڑے ہو کر پی لینا۔ وضو کے بعد کلمۂ شہادت اور یہ دُعا پڑھنا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ۔

ترجمہ: اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں اور اپنے صالحین بندوں میں سے کر دے۔

ان سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

پاخانہ۔ پیشاب کے مقام سے کسی چیز کا نکلنا۔ خون۔ پیپ۔ زرد پانی کا نکل کر بدن پر بہ جانا۔ مُنہ بھر قے کرنا۔ سہارا لگا کر یا لیٹ کر سو جانا۔ نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔ کسی وجہ سے بیہوش ہو جانا۔ دُکھتی آنکھ سے پانی بہنا۔

چند ضرُوری مسائل

درمیان وضو میں اگر ریح خارج ہو یا کوئی ایسی بات جس سے وضو جاتا رہتا ہے تو پھر نئے سرے

سے وضو کرے۔ وہ پہلے دُھلے ہُوئے بے دُھلے ہو گئے۔ بغیر وضو کے قرآن پاک کو چھُونا جائز نہیں۔ جُنبی کو سونے یا کچھ کھانے پینے سے پہلے وضو کرنا سُنّت ہے۔ خُون یا پیپ نکل کر بہے نہیں تو وضو نہیں جاتا۔ اگر کسی کے زخم سے ہر وقت خون یا پیپ بہتی رہتی ہے یا ہر وقت پیشاب کا قطرہ آتا رہتا ہو یا ریاح خارج ہوتے ہوں تو ایسا شخص ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرے۔ اس کی نماز ہو جائے گی۔ کیونکہ وُہ معذور ہے۔ جب تک وقت رہے گا یہ وضو باقی رہے گا۔

غُسل کا بیان

وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا

ترجمہ: اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو (نہا کر) خوب صاف سُتھرے ہو جاؤ۔

غُسل کا مسنُون طریقہ

پہلے دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک دھوئے پھر استنجا کرے اور جس جگہ نجاست وغیرہ ہو اس کو دُور کرے۔ پھر وضو کرے اور وضو کے بعد تین مرتبہ داہنے مونڈھے پر اور تین مرتبہ بائیں مونڈھے پر پھر تین مرتبہ سر پر اور سارے بدن پر پانی بہائے اور ملے اور کسی سے کلام نہ کرے۔

غُسل کے تین فرض ہیں۔ (۱) غرغرہ کرنا۔ اس طرح کہ پانی حلق کی جڑ تک بہہ جائے۔ (۲) ناک میں پانی ڈالنا۔ کہ جہاں تک نرم جگہ ہے ڈھل جائے۔ (۳) سارے بدن پر پانی بہانا کہ کوئی جگہ نہ رہ جائے۔

غُسل جن صُورتوں میں فرض ہے

(۱) منی کا شہوت سے نکلنا
(۲) سوتے میں احتلام ہونا۔

(۳) عورت سے مباشرت کرنا۔ خواہ منی نکلے یا نہ نکلے۔ (۴) عورت کا حیض سے فارغ ہونا۔ (۵) نفاس ختم ہونا یعنی بچہ پیدا ہونے کے بعد آنے والے خون کا بند ہونا۔

یہ غسل مسنون ہیں

جمعہ کی نماز اور دونوں عیدوں کی نماز کے لیے احرام باندھتے وقت اور عرفہ کے دن غسل کرنا سُنّت ہے۔

یہ غسل مستحب ہیں

وقوفِ عرفات و وقوفِ مزدلفہ حاضری حرم شریف و حاضری دربارِ سرکارِ دوعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم و شبِ برات و شب قدر وغیرہ کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔

چند ضروری مسائل

رمضان کی رات کو جنب ہُوا تو بہتر یہی ہے کہ طلوعِ فجر سے پہلے نہائے تاکہ روزے کا ہر حصّہ جنابت سے خالی ہو اگر نہیں نہایا تو روزہ میں کچھ نقصان نہیں۔ جنبی کو مسجد میں جانا، طواف کرنا۔ قرآن پاک کو چھُونا اور پڑھنا حرام ہے۔ جنبی نے اگر درود شریف یا کوئی اور دُعا پڑھ لی تو کوئی حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ وضو یا کُلّی کر کے پڑھے۔ جنبی کو اذان کا جواب دینا فرض ہے۔ جس پر غسل واجب ہو اُس کو چاہیئے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے۔ کیونکہ جس گھر میں جنبی ہو اُس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ غسل کے لیے پانی نہ ملنے کی صُورت میں تیمم کرنا چاہیئے۔

ارشادِ باری تعالیٰ

- نماز قائم کرو اور اللہ سے ڈرو۔ (پ ۷)
- نماز قائم کرو اور میٹھا بولو۔ (پ ۱)
- نماز پڑھ اور نیکی کا حکم کر۔ (پ ۲۱)
- نماز کے علاوہ ذکر بھی کیا کرو۔ (پ ۵)
- نماز سے جنّت میں عزّت ملے گی۔ (پ ۲۹)
- نماز سے کوئی کام تجھے نہ روکے۔ (پ ۱۸)
- نماز بُرے کاموں سے روکتی ہے۔ (پ ۲۱)
- نماز اپنے گھر والوں کو سکھائیں۔ (پ ۱۶)
- نماز پُورے لباس سے پڑھو۔ (پ ۸)
- نماز جماعت سے ادا کرو۔ (پ ۱)
- نمازی سچّا مومن ہے۔ (پ ۳۰)
- نمازی کے لیے رحمت ہے۔ (پ ۹)
- نمازی کا آخرت اور قرآن پر ایمان ہے۔ (پ ۱۸)
- نمازی اللہ کے بندے ہیں۔ (پ ۱۱)
- نمازی ہی نجات پائیں گے۔ (پ ۱۸)
- نمازی ہی تمہارے دینی بھائی ہیں۔ (پ ۱۰)
- نماز سے لاپرواہی تباہی ہے۔ (پ ۳۰)
- نماز قائم کرو اور مُشرک ہونے سے بچو۔ (پ ۲۱)
- بے نماز دوزخ میں جائیں گے۔ (پ ۱۶)
- بے نماز نے دین کو سچّا نہیں جانا (پ ۲۹)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

- نماز مومن کا نور ہے۔
- نماز مومن کی معراج ہے۔
- نماز دِل کی راحت ہے۔
- نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔
- نماز میں شفاء ہے۔
- نماز جنّت کی کُنجی ہے۔
- نماز دین کا ستُون ہے۔
- نماز چھوڑنا کفر ہے۔
- نماز منافق پر بھاری ہے۔
- نماز اپنے بچّوں کو سکھاؤ۔
- نماز کا حساب پہلے ہو گا۔
- نماز باجماعت پڑھو۔
- تارکِ جماعت کی نماز نامقبول۔
- مسجد سے محبّت رکھنے والا مومن ہے۔
- مسجد والوں پر عذاب معاف
- منافق مسجد سے دُور رہتا ہے۔
- بے نماز کا دین خراب۔
- بے نماز کا ایمان ناقص۔
- بے نماز کی ہر نیکی نامقبول۔
- بے نماز کا حشر فرعون اور ہامان کے ساتھ۔

نماز پڑھنے کا طریقہ

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ با وضو قبلہ رو ہو کر دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگلی کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو اور دونوں ہاتھ کانوں تک لے جائے۔ انگوٹھے کان کی لَو سے لگائے اور انگلیاں نہ ملی ہوئی رکھے، نہ خوب کھولے ہوئے بلکہ اپنی حالت پر ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ رُخ۔ پھر نیّت کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے اس طرح کہ داہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پُشت پر اور انگوٹھا اور چھنگلیا کلائی کے اغل بغل، پھر ثنا، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھے پھر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ پھر بِسْمِ اللّٰهِ پھر الحمد شریف پڑھے اور ختم پر آمین آہستہ سے کہے۔ اِس کے بعد کوئی سورت یا تین آیتیں پڑھے یا ایک آیت جو تین آیت کے برابر ہو۔ اب اللہ اکبر کہتا ہُوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑے۔ اِس طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوں۔ اس طرح نہیں کہ سب انگلیاں ایک طرف ہوں اور نہ اس طرح کہ چار انگلیاں ایک طرف اور ایک طرف صرف انگوٹھا، پیٹھ بچھی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو اُونچا نیچا نہ ہو۔ پھر کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہے پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتا ہُوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور منفرد ہو تو اس کے بعد اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہُوا سجدہ میں جائے اس طرح کہ گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ، پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے اور پیشانی اور ناک کی ہڈی خوب جمائے اور بازوؤں کو کروٹوں اور پیٹ کو رانوں اور رانوں کو پنڈلیوں سے جُدا رکھے اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ قبلہ رُو جمے ہوں اور ہتھیلیاں بچھی ہوں اور انگلیاں قبلہ کو ہوں پھر کم از کم

تین بار سُبحانَ رَبِّیَ الاَعلیٰ کہے پھر سر اُٹھالے پھر ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کرکے اس کی اُنگلیاں قبلہ رُخ ہوں اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنے کے پاس رکھے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلہ کو ہوں پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے کو جائے اور اِسی طرح سجدہ کرے پھر سر اُٹھائے پھر ہاتھ کو گھٹنے پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے۔ اب صرف بسم اللہ پڑھ کر قرأت شروع کر دے پھر اسی طرح رکوع اور سجدہ کر کے داہنا قدم کھڑا کرکے بایاں قدم بچھا کر بیٹھ جائے اور اَلتَّحِیَّاتُ پڑھے اس کو تشہد کہتے ہیں اور جب کلمہ لاَ کے قریب پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی اُنگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی کو ہتھیلی سے ملادے اور لفظ لاَ پر کلمہ کی اُنگلی اُٹھائے مگر اس کو جنبش نہ دے۔ اور کلمہ اِلاَّ پر گرادے اور سب اُنگلیاں فوراً سیدھی کرلے، اور دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو اُٹھ کھڑا ہو اور اِسی طرح پڑھے مگر فرضوں کی ان رکعتوں میں اَلحمدُ کے ساتھ سورۃ ملانا ضروری نہیں، اب آخری قعدہ جس کے بعد نماز ختم کرے گا اس میں تشہد کے بعد دُرود شریف پڑھے پھر دُعائے ماثورہ پڑھے اِس کے بعد داہنی طرف سلام پھیرے پھر بائیں طرف، یہ طریقۂ نماز امام یا تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے ہے۔ مقتدی کے لیے سورہ فاتحہ یا کوئی صورت امام کے پیچھے پڑھنا جائز نہیں۔

عورتوں کے لئے طریقۂ نماز

عورتوں کے لیے مخصوص طریقۂ نماز یہ ہے کہ دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اُٹھائے، تکبیر کے وقت دونوں ہاتھ چادر کے اندر ہوں پھر نیت کر کے اللہ اکبر کہتی ہوئی بائیں ہتھیلی سینہ پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پُشت پر داہنی ہتھیلی کو رکھے۔ رکوع اس طرح کرے کہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھے اور انگلیاں کشادہ نہ کرے۔ رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف

اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے۔ بلکہ محض ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی اُنگلیاں ملی ہُوئی رکھے اور پاؤں جھکے ہُوئے رکھے، سجدہ سمٹ کر کرے اس طرح کہ بازو کروٹوں سے ملادے اور پیٹ ران سے اور ران کو پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے اور دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے، قعدہ اس طرح کرے کہ دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے اور بائیں سُرین پر بیٹھے۔

تعداد رکعات نماز پنجگانہ

نام نماز	غیر مؤکدہ سنت قبل فرض	سُنت مؤکدہ قبل فرض	فرض	سُنت مؤکدہ بعد فرض	نفل	کُل رکعتیں
فجر	×	۲	۲	×	×	۴
ظہر	×	۴	۴	۲	۲	۱۲
عصر	۴	×	۴	×	×	۸
مغرب	×	×	۳	۲	۲	۷
عشاء	۴	×	۴	۲ ۳ وتر واجب	۴ ۲ وتروں سے پہلے ۲ بعد	۱۷
میزان	۸	۶	۱۷	۳-۶	۸	۴۸

نماز میں کیا کیا پڑھا جائے؟

(نیّت)

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝

ثناء

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ
وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

تعوّذ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

سورۃ فاتحہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○ اٰمِيْن

سورۃ اخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ ○
وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○

تسبیح رکوع : سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیمِ ط

تسمیع : سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہٗ ،

تحمید : رَبَّنَا لَکَ الحَمدُ ط

سجدہ کی تسبیح : سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلیٰ ط

تشہّد

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیکَ
اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَینَا
وَعَلیٰ عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِینَ ط اَشھَدُ اَن لَّآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗ وَرَسُولُہٗ ط

دُرود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
صَلَّیتَ عَلیٰ اِبرَاھِیمَ وَعَلیٰ اٰلِ اِبرَاھِیمَ اِنَّکَ
حَمِیدٌ مَّجِیدٌ ط

اَللّٰھُمَّ بَارِک عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکتَ

عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط
رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ق صلے رَبَّنَا
وَ تَقَبَّلْ دُعَاءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ
یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝

سلام : اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ ط

دُعائے قنُوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَ نَسْتَغْفِرُکَ وَ نُؤْمِنُ بِکَ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَ نُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ ط وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ط اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ لَکَ نُصَلِّیْ وَ نَسْجُدُ وَ اِلَیْکَ نَسْعٰی وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَ نَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

دُعاءِ اختتامِ نماز

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ ط

نمازِ جنازہ

جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے۔ فرض کفایہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر چند آدمی بھی پڑھ لیں تو سب بری الذمہ ہو گئے ورنہ سب گنہگار ہوں گے جن کو خبر پہنچی تھی اور نہیں آئے اس کے لیے جماعت شرط نہیں ایک آدمی بھی پڑھ لے تو فرض ادا ہو گیا۔ اس کے دو رُکن ہیں۔ چار تکبیر کہنا۔ کھڑے ہو کر پڑھنا، اور اس کی تین سُنّتیں ہیں۔ اللہ کی حمد و ثنا۔ کرنا۔ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم پر دُرود پڑھنا۔ میّت کے لیے دُعا کرنا۔ میّت سے مراد وہ ہے جو زندہ پیدا ہُوا پھر مر گیا۔ جو مرا ہُوا پیدا ہُوا اُس کی نماز نہیں۔ نیز میّت کا سامنے ہونا ضروری ہے۔ غائب کی نماز نہیں۔ اگر کئی میّتیں جمع ہو جائیں تو سب کے لیے ایک ہی نماز کافی ہے۔ سب کی نیّت کر لے اور علیحدہ علیحدہ پڑھے تو افضل ہے۔

طریقۂ نماز

پہلے نیّت کر کے امام و مقتدی کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور اللہ اکبر کہتے ہُوئے ناف کے نیچے باندھیں اور ثنا۔ پڑھیں وَ تَعَالٰی جَدُّكَ کے بعد وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھیں، بغیر ہاتھ اُٹھائے تکبیر کہیں اور وہی نماز والا دُرود شریف پڑھیں پھر بغیر ہاتھ اُٹھائے تکبیر کہیں اور دُعا پڑھیں، پھر ہاتھ چھوڑ کر سلام پھیر دیں۔ مقتدی تکبیریں آہستہ کہے اور امام زور سے۔

بالغ مرد و عورت کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَ ذَكَرِنَا وَ اُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا

فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ط

نابالغ لڑکے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا ط

نابالغ لڑکی کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً ط

دُعا کے بعد چوتھی تکبیر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں اور سلام پھیر دیں اور صفیں توڑ کر دُعا مانگیں،

فائدہ: جنازہ کو کاندھا دینا عبادت اور بہت اجر و ثواب ہے۔ یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ شوہر اپنی بیوی کے جنازہ کو نہ کندھا دے سکتا ہے نہ قبر میں اُتار سکتا ہے، نہ مُنہ دیکھ سکتا ہے، محض غلط ہے۔ صرف نہلانے اور بلاحائل بدن کو ہاتھ لگانے کی ممانعت ہے۔ عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے۔

نمازِ مُسافر

مُسافر وُہ شخص ہے جو کم سے کم ستاوَن میل کے سفر کے ارادے سے اپنی بستی سے باہر نکل چکا ہو۔ اس پر واجب ہے کہ فقط فرض نماز میں قصر کرے، یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے اس کے حق میں دو رکعتیں ہی پوری نماز ہے۔ اگر سہواً یا قصداً چار

پڑھے اور دو کے بعد قعدہ کرے تو فرض ادا ہو جائیں گے۔ اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی۔ مگر قصداً چار پڑھنے والا سخت گنہگار ہے۔ اِس پر توبہ لازم ہے۔ اگر مقیم مُسافر امام کے پیچھے نماز پڑھے گا تو امام کے ساتھ سلام کے بعد وہ اپنی دو رکعتیں پُوری کرے گا۔ مگر ان دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھے گا۔ بلکہ بقدر فاتحہ خاموش کھڑا رہے گا۔ اور باقی معمول کے مطابق ادا کرے گا۔ اور اگر مُسافر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے گا تو پُوری چار رکعت نماز پڑھے گا۔ چاہے التحیّات ہی میں آکر ملا ہو، مُسافر جب تک واپس اپنی بستی میں نہ آئے مُسافر ہے۔ اور جس شہر یا بستی میں جائے اگر وہاں پندرہ روز سے کم رہنے کی نیّت ہو تو قصر پڑھے۔ قصر صرف چار رکعت والے فرضوں میں ہے۔ سُنّت، وِتر میں قصر نہیں۔ سفر میں سُنّتیں مکمل پڑھی جاتیں۔

نمازِ اشراق

اِس نماز کی بڑی فضیلت ہے۔ اِس کے پڑھنے والے کو پُورے حج و عُمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ صرف دو رکعتیں ہیں۔ نماز فجر جماعت کے ساتھ پڑھنے کے بعد بیٹھا ذکرِ الٰہی کرتا رہے۔ جب آفتاب بلند ہو جائے تب پڑھے۔

نمازِ چاشت

اِس نماز کی بہت ہی زیادہ فضیلت ہے۔ ہمیشہ پڑھنے والے کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں اور اس کے واسطے جنّت میں سونے کا محل ہو گا۔ اس نماز کی کم از کم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ ۱۲ ہیں۔ اس کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال تک ہے۔

نمازِ تسبیح

اِس نماز کا بے انتہا اجر و ثواب ہے اور اس کی چار رکعتیں ہیں۔ مکروہ وقت کے علاوہ جب چاہے پڑھ سکتا ہے۔ بہتر ہے کہ

ظہر سے پہلے پڑھے۔ اِس کا طریقہ یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا، پڑھے۔ ثنار کے بعد پندرہ بار یہ کلمہ پڑھے۔ سُبحَانَ اللّٰہِ وَ الحمدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکبَر ○ پھر اَعُوذُ بِاللّٰہِ، بِسمِ اللّٰہِ اور سورہ فاتحہ اور سُورۃ اخلاص پڑھ کر دس بار یہی کلمے پڑھے۔ پھر رکوع میں سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیم کے بعد دس بار۔ پھر رکوع سے اُٹھ کر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہٗ اور رَبَّنَا لَكَ الحَمد کے بعد دس بار۔ پھر سجدے میں سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی کے بعد دس بار۔ پھر سجدے سے اُٹھ کر جلسہ میں دس بار۔ پھر دوسرے سجدے میں تسبیح کے بعد دس بار۔ پھر کھڑے ہو کر بسم اللہ سے پہلے پندرہ بار۔ پھر اسی ترکیب سے چار رکعتیں پڑھے۔ ہر رکعت میں پچھتّر بار اور چاروں رکعتوں میں تین سو بار یہ تسبیح پڑھی جائے گی۔

نماز تراویح

خاص رمضان کی راتوں میں عشاء کے بعد اور وِتروں سے پہلے جو نماز پڑھی جاتی ہے وہ تراویح ہے۔ مرد اور عورت دونوں کے لیے سُنّتِ مؤکّدہ ہے۔ اس کی بیس رکعتیں دس سلاموں کے ساتھ ہیں۔ ہر چار رکعت کے بعد کچھ دیر آرام کرنا اور یہ تسبیح پڑھنا مستحب ہے۔

سُبحَانَ ذِی المُلكِ وَالمَلَکُوتِ ط سُبحَانَ ذِی العِزَّۃِ وَالعَظمَۃِ وَالھَیبَۃِ وَالقُدرَۃِ وَ الکِبرِیَآءِ وَالجَبَرُوتِ ط سُبحَانَ المَلِكِ الحَیِّ الَّذِی لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوتُ ط سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ المَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوحِ ط اَللّٰھُمَّ اَجِرنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیرُ یَا مُجِیرُ یَا مُجِیرُ ط صلوٰۃ بر محمد

نمازِ تہجّد اور صلوٰۃ اللّیل

عشاء کی نماز کے بعد رات کو سو کر اُٹھنے کے بعد فجر کا وقت ہونے سے پہلے جو نماز پڑھی جاتی ہے اُسے تہجّد کہتے ہیں۔ اس نماز کی بڑی فضیلت ہے۔ اس کی کم از کم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں اور جو عشاء کے بعد سونے سے پہلے پڑھی جائے اُسے صلوٰۃ اللّیل کہتے ہیں۔ فرضوں اور سُنّتِ مؤکدہ کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔

نمازِ حاجات

جب حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کو کوئی اہم معاملہ درپیش ہوتا تو اس کے لیے دو رکعت یا چار رکعت پڑھتے۔ حدیث میں ہے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے۔ باقی تین رکعتوں میں فاتحہ کے بعد قُلْ ھُوَ اللّٰہُ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ایک بار پڑھے تو گویا اُس نے شبِ قدر میں چار رکعتیں پڑھیں۔ مشائخ نے فرمایا کہ ہم نے یہ نماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پُوری ہوئیں۔

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا جس کی کوئی حاجت اللہ کی طرف ہو یا کسی انسان کی طرف، تو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے اور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر دُرود بھیجے پھر یہ پڑھے:۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ط سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّ السَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ ط لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ

وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِیَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَهَا یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط یا یہ پڑھے : اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ ط

(ترمذی - ابن ماجہ بروایت عبداللہ بن ابی اوفیٰ ماخوذ از بہارِ شریعت حصہ چہارم)

نمازِ اِستخارہ

حدیث صحیح جس کو مُسلم کے سوا تمام محدّثین نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو تمام معاملات میں استخارہ کی تعلیم فرماتے۔ جس طرح قرآن کی سورت تعلیم فرماتے تھے۔ فرمایا جب کوئی کسی امر کا قصد کرے تو دو رکعت نفل پڑھے پھر دُعائے استخارہ پڑھے۔ مستحب یہ ہے کہ اس دُعا کے اوّل و آخر درُود شریف پڑھے۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ اے انس! جب تُو کسی کام کا قصد کرے تو اپنے رَب سے اس میں استخارہ کر پھر نظر کر تیرے دل میں کیا گزرا، بیشک اِسی میں خیر ہے۔ بعض مشائخ سے منقول ہے کہ دُعائے مذکورہ پڑھ کر باطہارت قبلہ رُو سو رہے۔ اگر خواب میں سفیدی یا سبزی دکھائی دے تو وُہ کام بہتر ہے۔ اور اگر سیاہی یا سُرخی دکھائی دے تو وُہ کام بُرا ہے۔ اس سے بچے۔ (ردالمختار بہارِ شریعت) جب تک ایک طرف رائے پختہ نہ ہو استخارہ کرتا رہے۔

دُعائے اِستخارہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِؕ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَخِیۡرُکَ بِعِلۡمِکَ وَ اَسۡتَقۡدِرُکَ بِقُدۡرَتِکَ وَاَسۡاَلُکَ مِنۡ فَضۡلِکَ الۡعَظِیۡمِ فَاِنَّکَ تَقۡدِرُ وَلَآ اَقۡدِرُ وَتَعۡلَمُ وَلَآ اَعۡلَمُ وَاَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِؕ اَللّٰھُمَّ اِنۡ کُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَ خَیۡرٌ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَةِ اَمۡرِیۡ وَعَاجِلِ اَمۡرِیۡ وَاٰجِلِهٖ فَاقۡدِرۡهُ لِیۡ وَیَسِّرۡهُ لِیۡ ثُمَّ بَارِکۡ لِیۡ فِیۡهِ وَاِنۡ کُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَ شَرٌّ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَةِ اَمۡرِیۡ وَعَاجِلِ اَمۡرِیۡ وَاٰجِلِهٖ فَاصۡرِفۡهُ عَنِّیۡ وَاصۡرِفۡنِیۡ عَنۡهُ وَاقۡدُرۡ لِیَ الۡخَیۡرَ حَیۡثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیۡ بِهٖؕ

تسبیح حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

دن بھر محنت کرنے اور طویل سفر کرنے پر کسل دُور کرنے کے لیے اس سے بہتر کوئی وظیفہ نہیں ہوتا۔ تسبیح فاطمہ رضؓ پڑھ کر سوئے۔ جب صبح کو اُٹھے تو ایسا معلوم ہو گا۔ رات بھر کنیزوں نے ہاتھ پیر دبائے ہیں۔ دردِ بدن کے لیے اور گرنے سے چوٹ آنے پر یہاں تک کہ اگر کسی عضو میں عیب ہو جانے کا اندیشہ ہو تو تسبیح فاطمہ کا وِرد کرے۔ اور اگر کوئی عضو معطّل ہو گیا ہے تو اس کا وِرد جاری رکھے رفتہ رفتہ وُہ عیب جاتا رہے گا۔ اور فضیلت کا یہ عالم کہ اِس دن میں تمام جہان میں کسی کا عمل اس کے برابر بلند نہ کیا جائے گا۔ مگر جو اس کے مثل پڑھے وُہ تسبیح یہ ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار آخر میں ایک بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

نمازی کے آگے سے گذرنے کا گناہ

ابو جہیم صحابی کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ اگر نمازی کے آگے سے گذرنے والا جانتا ہو کہ اس کو کتنا گناہ ہوتا ہے تو وہ نمازی کے آگے سے گذرنے سے چالیس سال یا چالیس دن کھڑا رہنا پسند کرے۔ مگر نمازی کے سامنے سے نہ گذرے۔ (ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ نمبر ۴۹)

پانچوں نمازوں کے بعد پڑھنے کی تسبیح مع پنج گنج قادریہ

بعد از نمازِ فجر یا عزیزُ یا اللہُ　　بعد از نمازِ ظہر یا کریمُ یا اللہُ
بعد از نمازِ عصر یا جبّارُ یا اللہُ　　بعد از نمازِ مغرب یا ستّارُ یا اللہُ
بعد از نمازِ عشاء۔ یا غفّارُ یا اللہُ

سب سو سو بار، اوّل و آخر، تین تین بار درود شریف کی مداومت سے بے شمار برکاتِ دین و دُنیا ظاہر ہوں گی۔ نیز بعد نمازِ فجر قبل طلوع آفتاب اور بعد نمازِ مغرب ۱۰۔۱۰ بار حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ ۱۰ بار رَبِّ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۱۰ بار۔ سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کی مداومت سے سب کام بنیں گے دشمن مغلوب رہیں گے۔

نماز کے بعد کی جامع دُعائیں

○ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَالَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَالَمْ اَعْلَمْ۔

○ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَعِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَدَعْوَۃٍ لَّا یُسْتَجَابُ لَھَا۔

○ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَ تَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَ مِنْ فَجْأَۃِ نِقْمَتِکَ وَ مِنْ جَمِیْعِ سَخَطِکَ،

○ اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتِنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَ اَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَ عَذَابِ الْاٰخِرَۃِ،

○ اَللّٰھُمَّ اَعِنَّا عَلٰی ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِکَ

○ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَ الْعَزِیْمَۃَ عَلَی الرُّشْدِ وَ اَسْئَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَ حُسْنَ عِبَادَتِکَ وَ اَسْئَلُکَ قَلْبًا سَلِیْمًا وَّ لِسَانًا صَادِقًا وَّ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَ اَسْتَغْفِرُکَ لِمَا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ،

○ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ اَنْ تَرْفَعَ ذِکْرِیْ وَتَضَعَ وِزْرِیْ وَتُطَھِّرَ قَلْبِیْ وَ تُحْصِنَ فَرْجِیْ وَتُنَوِّرَلِیْ قَلْبِیْ وَ تَغْفِرَلِیْ ذَنْبِیْ،

○ اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ

وَارْزُقْنِیْ عِلْمًا یَّنْفَعُنِیْ،

○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ صِحَّةً فِیْ اِیْمَانٍ وَّاِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاحًا یَّتْبَعُهٗ فَلَاحٌ وَرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِیَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا،

○ اَللّٰهُمَّ احْفِظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا وَّاحْفِظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَّاحْفِظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَّلَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوًّا حَاسِدًا،

○ اَللّٰهُمَّ لَا تُسَلِّطْ عَلَیَّ مَنْ لَّا یَرْحَمُنِیْ،

صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

شبِ معراج (رجب کی ستائیسویں شب)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ جو شخص زندہ رکھے رجب کی ستائیسویں رات کو اطاعتِ الٰہی میں تو نہیں مرے گا اس کا دل جب کہ مر جائیں گے دل اور بے ہوش ہو جائیں گے۔ اس شخص کی دعائیں خدائے بزرگ و برتر کے ہاں مقبول و منظور ہوں گی سارا سال۔ اور اس کی قبر ستر گز کشادہ کر دی جائے گی اور بہشت کے دروازے اس میں کھولے جاتے ہیں۔

۲۔ ذکر ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا گزر ایک قبر پر ہوا۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا کہ میت کی قبر میں سخت اندھیرا ہے۔ اس قبر والے کو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اگر تو رجب کی ستائیسویں رات کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبادت میں رکھتا تو تیری قبر میں ایسا اندھیرا نہ ہوتا۔

ستائیسویں رجب کے دن روزہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جو شخص ستائیسویں رجب کو روزہ رکھے گا، اس کو ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب ملے گا۔ (غنیۃ الطالبین جلد ۱۔ ص ۱۸۲)

رجب کی ستائیسویں رات کے نوافل مع فضائل:

۱۔ کتاب الاوراد میں منقول ہے کہ اس شب کو بارہ رکعت نماز پڑھے۔ بعد اختتام نماز سو سو بار کلمہ تمجید اور درود شریف اور استغفار پڑھے پھر سجدے میں

جا کر جو دعا کرے مقبول ہو اور اس کی صبح کو روزہ رکھنا بڑی فضیلت ہے۔

۲- رجب کی ستائیسویں رات کو دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۃ الفاتحہ کے سورۃ الاخلاص اکیس مرتبہ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہو کر دس مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر یہ کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمُشَاهَدَةِ اَسْرَارِ الْمُحِبِّيْنَ وَبِالْخَلْوَةِ الَّتِیْ خَصَّصْتَ بِهَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ حِيْنَ اَسْرَيْتَ بِهٖ لَيْلَةِ السَّابِعِ وَالْعِشْرِيْنَ اَنْ تَرْحَمَ قَلْبِیَ الْحَزِيْنَ وَتُجِيْبَ دَعْوَتِیْ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ۔

تو خدائے ذوالجلال اس کی دعا قبول فرمائیں گے اور جب دوسروں کے دل مردہ ہو جائیں گے تو اس کا دل زندہ رکھے گا۔ (نزہۃ المجالس ج ۱- ص ۱۳۰)

۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص رجب کی ستائیسویں شب کو بارہ رکعت نفل کی نیت کرے اور اس ترکیب سے پڑھے کہ سورۃ الفاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۃ القدر اور بارہ مرتبہ سورۃ الاخلاص اور اس کے بعد یعنی نماز سے فارغ ہو کر ایک مرتبہ درود شریف اور تین مرتبہ - سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ - اور

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْاَعْظَمُ پڑھے اور ایک سو مرتبہ درود شریف اور ایک سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّخَطِيْئَةٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

اور ایک سو مرتبہ:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ۔

پڑھے اور اپنے لیے اور اپنے ماں باپ کے لیے اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے دُعا مانگے تو خداوند کریم اسے پانچ نعمتیں عطا فرمائیں گے۔

۱۔ مخلوق کا عمر بھر محتاج نہ ہوگا۔ ۲۔ ایمان پر خاتمہ ہوگا۔ ۳۔ اس کی قبر کشادہ کر دی جائے گی۔ ۴۔ جنّت کی ہوائیں اسے پہنچتی رہیں گی۔ ۵۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے دیدار سے مشرّف ہوگا۔

۴۔ حدیث پاک میں حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص معراج شریف کی رات کو چھ رکعات نفل پڑھے دو دو رکعت کی نیّت سے اور ہر رکعت میں بعد سُورۃ الفاتحہ کے سُورۃ الاخلاص سات مرتبہ پڑھے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ بخشتا ہے اس کے ستّر ہزار گناہ اور ہر رکعت کے بدلے میں ستائیس برس کی عبادت لکھ دیتا ہے اور بدلے میں ہر رکعت کے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اور جنّت میں آسانی کے ساتھ رہے گا۔

۵۔ فرمایا حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے کہ جو شخص دو رکعت نفل نماز اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سُورۃ الفیل اور دُوسری رکعت میں سُورۃ القریش پڑھے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اسے بہت سا ثواب عطا فرمائے گا۔

ماہ رجب کی کسی تاریخ کو نماز ظہر، مغرب یا عشاء کے بعد سورۃ الکہف ایک مرتبہ، سورۃ یٰسٓ ایک بار، سورۃ حٰمٓ سجدہ ایک مرتبہ، سورۃ الدخان اور سورۃ المعارج ایک ایک بار پڑھے، پھر سورۃ الاخلاص ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو خدائے بزرگ و برتر اس بندے پر اپنی خاص رحمت و برکت نازل فرماتا ہے۔

شبِ برات (ماہ شعبان کی پندرھویں شب)

ماہ شعبان کا تمام مہینہ برکتوں اور سعادتوں کا مجموعہ ہے۔ خصوصاً اس کی

پندرھویں شب جسے شبِ برات کہتے ہیں اور لیلۃ مبارکہ بھی کہتے ہیں۔ خود خالقِ کائنات قرآن پاک کی سورۃ الدخان میں فرماتے ہیں:۔

ترجمہ: بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیں۔ اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام ہمارے حکم سے۔ بے شک ہم بھیجنے والے ہیں تمہارے رب کی طرف سے رحمت۔ بے شک وُہ سُنتا ہے جانتا ہے۔

۱۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، اللہ تبارک و تعالیٰ پندرھویں شب شعبان کو لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور اس رات میں اِس قدر لوگوں کے گناہ معاف فرماتا ہے کہ ان کی تعداد بنی کعب کے قبیلہ کی بکریوں سے زیادہ ہے۔

(غنیۃ الطالبین ج ۱ ص ۱۹۱۔ مشکوٰۃ ص ۱۱۴)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ جب شعبان کی پندرھویں رات ہو تو اس رات میں قیام کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھو۔

شب برات کے نوافل واذکار مع فضائل:۔

۱۔ چودھویں تاریخ کو غروبِ آفتاب کے وقت چالیس مرتبہ

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

کہے تو چالیس برس کے گناہ اللہ تعالیٰ بخشے گا اور چالیس آدمیوں کو اس کی شفاعت پر دوزخ سے نجات ملے گی اور چالیس حوریں بہشت میں عطا فرمائے گا۔

۲۔ وسط ماہ شعبان کی رات میں سو رکعتوں کی نماز پڑھی جاتی ہے جس میں سورۃ الاخلاص ایک ہزار مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔ یعنی ہر رکعت میں دس مرتبہ۔ اس نماز کا نام نمازِ خیر ہے۔

۲۔ اس شب عبادت کی نیّت سے غسل کر کے دو رکعت نفل تحیۃ الوضو پڑھیں۔ ہر رکعت میں بعد سورۃ الفاتحہ کے آیت الکرسی ایک مرتبہ اور سُورۃ الاخلاص تین مرتبہ پڑھیں اور مغرب کے وقت ہی سے عبادت میں مشغول ہو جائیں تاکہ نامہ اعمال کی ابتدار اچھے کاموں سے ہو۔

۳۔ بعد نماز مغرب چھ رکعتیں دو دو کر کے پڑھے۔

دو رکعت نفل درازیٔ عمر بالخیر ہونے کی نیّت سے۔

دو رکعت نفل بلائیں دفع ہونے کی نیّت سے

دو رکعت نفل مخلوق کا محتاج نہ ہونے کی نیّت سے۔

ہر دوگانہ کے بعد سورۃ یٰسٓ ایک مرتبہ یا سورۃ الاخلاص اکیس مرتبہ اور اس کے بعد دُعائے نصف شعبان المعظّم پڑھے۔

۴۔ ایک روایت میں ہے کہ حضُور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو میرا نیازمند اُمتی شب برات میں دس رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سُورۃ الاخلاص گیارہ گیارہ بار پڑھے تو اس کے گناہ معاف ہوں گے اور اس کی عمر میں برکت ہوگی۔ (نزہتہ المجالس ج ۱۔ ص ۱۹۲)

۵۔ اگر اس رات دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۃ الفاتحہ کے آیت الکرسی ایک مرتبہ اور سُورۃ الاخلاص پندرہ مرتبہ اور سلام کے بعد سو مرتبہ دُرود پاک پڑھے تو غم والم اور مصائب سے نجات ملے اور رزق میں برکت ہو۔

۶۔ جو کوئی اس رات میں چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں پچاس مرتبہ سُورۃ الاخلاص پڑھے اور اگلے دن روزہ رکھے تو اللہ پاک پچاس برس کے گناہ معاف فرمائیں گے۔

۷۔ اِس رات کو آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سُورۃ

الفاتحہ کے سورۃ القدر ایک ایک مرتبہ اور سورۃ الاخلاص پچیس مرتبہ پڑھے۔ واسطے مغفرت گناہ یہ نماز بے حد افضل ہے۔

۸۔ اس رات آٹھ رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۃ الفاتحہ کے سورۃ الاخلاص دس دس مرتبہ پڑھے۔ اللہ پاک نماز پڑھنے والے کے لیے بے شمار فرشتے مقرر کر دے گا۔ جو اسے عذابِ قبر سے نجات کی اور داخلہ بہشت کی خوشخبری دیں گے۔

۹۔ اس رات چودہ رکعتیں سات سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ الکافرون، سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق، سورۃ الناس ایک ایک مرتبہ پڑھے بعد سلام کے آیت الکرسی ایک مرتبہ پھر سورۃ التوبہ کی آخری آیات

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(پ ۱۱ - ع ۴)

پڑھے۔ بے پناہ اجر و ثواب ملے گا۔

۱۰۔ اگر اِس رات داہنی آنکھ میں تین سلائی اور بائیں آنکھ میں دو سلائی سُرمہ لگائیں تو تمام سال آنکھ درد نہ کرے اور عبادت میں سُستی نہ کرے۔

۱۱۔ پندرھویں شب سورۃ یٰسٓ تین بار پڑھنے سے حسب ذیل فائدے ہیں۔

ترقّیٔ رزق، درازیٔ عمر اور ناگہانی آفتوں سے حفاظت۔

۱۲۔ اس رات سورۃ الدخان سات مرتبہ پڑھنی بہت افضل ہے۔ انشاءاللہ ستّر حاجات دُنیا اور ستّر حاجات عقبیٰ کی خدائے ذوالجلال قبول فرمائے گا۔

۱۳۔ اس رات سورۃ البقرہ کا آخری رکوع اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے کافِرُوْن تک اکیس بار پڑھنا واسطے امن و سلامتی اور حفاظت جان و مال افضل ہے۔

۱۴۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اس ماہ مبارک میں جو کوئی تین ہزار بار درود شریف پڑھ کر مجھ کو بخشے گا روز حشر اس کی شفاعت مجھ پر واجب ہو گی۔

۱۵۔ شب برات میں اگر درود طیبّ کو پڑھا جائے تو ہر مشکل حل ہو جائے گی۔ درود طیب یہ ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا اَحْمَدِ مُجْتَبٰی مُحَمَّدٍ مُصْطَفٰی وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَحْبَابِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَھْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِیْنَ۔

۱۶۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کتاب الاخیار میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس رات روحیں آکر اپنے اپنے دروازے پر باامید فاتحہ کھڑی رہتی ہیں۔ اس لیے ارواح کو عبادت مالی اور بدنی کا ثواب بخشنا چاہیئے۔

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کے کسی فوت شدہ آدمی کو قبر میں راحت رہے تو اسے چاہیئے کہ چالیس یوم تک اس درود کو روزانہ پانچ سو مرتبہ پڑھ کر اسے ایصال ثواب کرے۔ انشاء اللہ اس کی قبر کو مثل جنت بنا دیا جائے گا اور عذاب قبر سے بالکل محفوظ ہو جائے گا۔ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ عَدَدَ اَنْعَامِ اللّٰہِ وَاَفْضَالِہٖ۔

۱۷۔ اگر کوئی شخص شب برات میں درودِ شفاعت اکیس ہزار مرتبہ پڑھے تو اس کے رزق میں اضافہ ہو گا۔ درود شفاعت یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی حَبِیْبِكَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

دعائے نصف شعبان المعظّم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ يَا ذَا الْمَنِّ وَ لَا يُمَنُّ عَلَيْهِ ط يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط

يَا ذَا الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ظَهْرُ اللَّاجِيْنَ ط

وَجَارُ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ ط وَاَمَانُ الْخَائِفِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ اِنْ

كُنْتَ كَتَبْتَنِيْ عِنْدَكَ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ شَقِيًّا اَوْمَحْرُوْمًا

اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقَتَّرًا عَلَيَّ فِي الرِّزْقِ فَامْحُ اللّٰهُمَّ

بِفَضْلِكَ شَقَاوَتِيْ وَحِرْمَانِيْ وَطَرْدِيْ وَاقْتِتَارَ رِزْقِيْ ط

وَاَثْبِتْنِيْ عِنْدَكَ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ سَعِيْدًا مَّرْزُوْقًا مُّوَفَّقًا

لِّلْخَيْرَاتِ ط فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِيْ كِتَابِكَ

الْمُنَزَّلِ ط عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ ط يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ

وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ۞ اِلٰهِيْ بِالتَّجَلِّي الْاَعْظَمِ ط

فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ الْمُكَرَّمِ ط الَّتِيْ يُفْرَقُ

فِيْهَا كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ وَّيُبْرَمُ ط اَنْ تَكْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَآءِ

وَالْبَلْوَآءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ ط وَ اَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ ط وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

آخیر ماہ شعبان:

جو شخص شب آخر ماہ شعبان میں دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سو مرتبہ سورۃ الاخلاص ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا مستجاب کرے۔

شعبان المعظّم کی دُعا:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۔

شبِ قدر

طریقہ نوافلِ شبِ قدر

(۱) دو رکعت۔ ہر رکعت میں اَلْحَمْدُ شریف، اِنَّآ اَنْزَلْنَا ایک بار، سورۂ اخلاص تین بار پڑھے تو اس کو شبِ قدر کا ثواب حاصل ہوگا اور ثواب حضرت ادریس، حضرت شعیب، حضرت ایوب، حضرت داوٗد، حضرت نوح علیہم الصلوٰۃ والسلام جیسا عطا ہوگا اور اس کو ایک شہر جنت میں دیا جائے گا۔ جو مشرق سے مغرب تک لمبا ہوگا۔

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شبِ قدر میں دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد اَلْحَمْدُ شریف۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ سات مرتبہ، بعد ختمِ نماز اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ ستر مرتبہ پڑھے تو یہ اپنے مصلے سے نہ اُٹھے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے والدین کے گناہوں کی مغفرت فرمادے گا اور فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اس کے لیے جنت میں میووں کے درخت لگاتے رہیں، محل تعمیر کرتے رہیں۔ نہریں بناتے رہیں، یہ پڑھنے والا ان کو جب تک اپنی آنکھ سے خواب میں نہ دیکھ لے گا اُس وقت اُسے موت نہ آئے گی۔

(۳) جو شخص چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں اَلْحَمْدُ شریف ایک بار اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ تین بار پڑھے اس پر موت کی سختی آسان ہوگی، عذابِ قبر اُٹھ جائے گا۔ اس کو جنت میں چار ستون ملیں گے جن کے ہر ستون پر ہزار محل ہوں گے۔

(۴) جو شخص ستائیسویں شب رمضان کو چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد

الحمد شریف، انا انزلنا تین بار اور قل ھو اللہ پچاس مرتبہ بعد ختم نماز سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے۔ جو دُعا مانگے قبول ہوگی۔ جو شخص ستائیسویں ۲۷ شب رمضان میں چار رکعت پڑھے، ہر رکعت میں بعد اَلْحَمْدُ شریف، اِنَّآ اَنْزَلْنَا ایک بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ ستائیس بار پڑھے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا ابھی پیدا ہوا ہے اور اس کو جنت میں ہزار محل ملیں گے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ جو شب قدر میں بعد نماز عشاء سات مرتبہ اِنَّآ اَنْزَلْنَا پڑھے ہر مصیبت سے نجات ملے۔ ہزار فرشتے اس کے لیے جنت کی دُعا کرتے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین، نزہۃ المجالس، فضائل الشہود)

شبِ قدر کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ۔

دُعائے حاجات

جو شخص ہر نماز کے بعد اس دُعا کو ہمیشہ پڑھے گا خصوصاً جُمعہ کی نماز کے بعد تو اللہ تعالیٰ ہر خوف کی چیز سے اِس کی حفاظت کرے گا۔ اُس کے دُشمنوں پر اس کی مدد کرے گا اور اُس کو غنی کر دے گا اور اُس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچائے گا جہاں اُس کا خیال بھی نہ جائے اور اس کی زندگی اُس پر آسان کر دے اور اس کا قرضہ ادا کر دے گا اگرچہ وہ پہاڑ کے برابر ہو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کو ادا کر دے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یَا اَللّٰہُ یَا اَحَدُ یَا وَاحِدُ یَا مَوْجُوْدُ یَا جَوَّادُ یَا بَاسِطُ
یَا کَرِیْمُ یَا وَھَّابُ یَا ذَاالطَّوْلِ یَا غَنِیُّ یَا مُغْنِیْ یَا فَتَّاحُ
یَا رَزَّاقُ یَا عَلِیْمُ یَا حَکِیْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا رَحْمٰنُ
یَا رَحِیْمُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط یَا ذَاالْجَلَالِ
وَالْاِکْرَامِ ط یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ نَفِّحْنِیْ مِنْکَ بِنَفْحَۃٍ

خَيْرٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَمَّنْ سِوَاكَ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ
جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ط اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ط نَصْرٌ مِّنَ
اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِيْبٌ ط اَللّٰهُمَّ يَا غَنِيُّ يَا حَمِيْدُ يَا مُبْدِئُ
يَا مُعِيْدُ يَا وَدُوْدُ يَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ يَا فَعَّالٌ لِّمَا
يُرِيْدُ ط اِكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ
عَمَّنْ سِوَاكَ وَاحْفَظْنِيْ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ الذِّكْرَ وَانْصُرْنِيْ
بِمَا نَصَرْتَ بِهِ الرُّسُلَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

پانچوں نمازوں کے بعد پڑھنے کی تسبیح

فجر کی نماز کے بعد هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ سَوْ بار۔ ظہر کی نماز کے بعد هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ سَوْ بار۔ عصر کی نماز کے بعد هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ سَوْ بار۔ مغرب کی نماز کے بعد هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ سَوْ بار۔ اور عشاء کی نماز کے بعد هُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ سو بار پڑھے۔

دُعائے سُریانی

اِس متبرک دُعا کو حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عربی زبان میں نظم فرمایا ہے۔ اصل دُعا سُریانی زبان میں تھی اس لیے اب تک دُعائے سُریانی کے نام سے مشہور رہی ہے۔ بزرگوں کا ارشاد ہے کہ عہدِ قدیم کی کتابوں میں اِس دُعا کا وُہی درجہ تھا جو قرآن مجید میں سورۂ رحمٰن کا۔ حضرت داوٗد علیہ السّلام کو جب کوئی پیش آتی تھی۔ تو سر بسجود ہو کر دُعائے سُریانی پڑھتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے مشکل آسان کر دیتا تھا۔ مُسلمانوں کے جلیل القدر اکابر نے اِس متبرک دُعا کی مداومت کی ہے۔ خاص کر سلسلہ عالیہ سہروردیہ میں اِس کا وِرد زیادہ رہا ہے اور حضرت خواجہ ضیاء الدین نخشبی قدس سرّہٗ العزیز نے اِس کی شرح آٹھویں صدی ہجری کے اوائل میں لکھّی تھی۔ دُعائے سُریانی ہر جائز مقصد کے لیے مجرب ہے۔ روزانہ تین مرتبہ یا سات مرتبہ حصُولِ مقصد کے لیے پڑھتا رہے۔ اور سر بسجوُد ہو کر دُعا کرے۔

اسناد دُعا سُریانی یہ ہے۔

ہمیشہ جو کوئی اس کو پڑھے گا — امن میں وُہ سدا حق کی رہے گا

وِرد کوئی پہل دِن اس کو کرے گا — نصیبہ بخت و دولت پر رہے گا

ہمیشہ مقبل و مقبُول ہووے — بلا سے چھُوٹ کر وُہ پاک ہووے

دُعا اس کی کبھی رَد کی نہ جاوے — نہ کسی کا وُہ کبھی محتاج ہووے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَنَا الْمَوْجُوْدُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ فَاِنْ تَطْلُبْ سِوَالِیْ لَمْ تَجِدْنِیْ
اَنَا الْمَوْجُوْدُ لَا تَقْصُدْ سِوَائِیْ کَثِیْرُ الْخَلْقِ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ
اَنَا الرَّبُّ الَّذِیْ یَخْشٰی عَذَابِیْ جَمِیْعُ الْخَلْقِ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ
اَنَا الْمَلِکُ الْمُهَیْمِنُ جَلَّ قَدْرِیْ عَظِیْمُ الْمُلْکِ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ
اَنَا الْمَعْبُوْدُ لَا تَعْبُدْ سِوَائِیْ اَنَا الْجَبَّارُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ
اَنَا لِلْعَبْدِ اَرْحَمُ مِنْ اَخِیْهِ وَمِنْ اَبَوَیْهِ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ
تَجِدْنِیْ وَاحِدًا صَمَدًا عَظِیْمًا کَثِیْرَ الْبِرِّ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ
تَجِدْنِیْ مُسْتَغَاثًا لِیْ مُغِیْثًا اَنَا الْقَهَّارُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ
وَاَرْحَمُ مِنْ عِبَادِیْ مَنْ عَصَانِیْ بِجَهْلٍ مِّنْهُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ
تَجِدْنِیْ فِیْ سَوَادِ اللَّیْلِ عَبْدِیْ قَرِیْبًا مِّنْکَ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ
تَجِدْنِیْ رَاحِمًا بَرًّا اَدَاءً وَفَاءً بِکُلِّ الْخَلْقِ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ
تَجِدْنِیْ وَاسِعًا بِالْخَلْقِ عَبْدِیْ اَنَا الْمَذْکُوْرُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ
تَجِدْنِیْ فِیْ سُجُوْدِکَ حِیْنَ تَدْعُوْ وَحِیْنَ تَقُوْمُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

إِذَا الْقَهَّارُ نَادَانِيْ كَظِيْمًا	أَقُلْ لَبَّيْكَ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ
إِذَا الْمُضْطَرُّ قَالَ لَا تَرَانِيْ	نَظَرْتُ إِلَيْهِ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ
أَتَعْرِفُ مَنْ يُّغِيْثُ الْخَلْقَ غَيْرِيْ	سَرِيْعُ الْاَخْذِ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ
أَتَعْرِفُ مُنْقِذًا غَيْرِيْ سَرِيْعًا	مِنَ الْهَلَكَاتِ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ
أَتَعْرِفُ مَنْ يَّقُلْ لِلشَّيْءِ غَيْرِيْ	يَكُنْ فَيَكُوْنُ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ
أَتَعْرِفُ سَاتِرًا لِلْعَيْبِ غَيْرِيْ	أَنَا السَّتَّارُ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ
فَإِنْ تَابَ أَتُوْبُ عَلَيْهِ عَبْدِيْ	أَنَا التَّوَّابُ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ
وَمَنْ مِّثْلِيْ وَأَيْنَ يَكُوْنُ مِثْلِيْ	وَلَيْسَ يَكُوْنُ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ
هَلُمَّ إِلَيَّ لَا تَقْصُدْ سِوَائِيْ	أَنَا الْمَقْصُوْدُ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ
أَتَذْكُرُ لَيْلَةً نَادَيْتَ سِرًّا	أَلَمْ أَسْمَعْكَ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ
فَلَا يُنْجِيْكَ يَا عَبْدِيْ سِوَائِيْ	مِنَ النِّيْرَانِ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ
وَلَيْسَ يَمْلِكُ الْفِرْدَوْسَ غَيْرِيْ	أَنَا الرَّزَّاقُ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ
أَهَلْ فِي الْخَلْقِ مَنْ يُّعْطِيْ جَزِيْلًا	سِوَائِيْ لَيْسَ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ
أَتَعْرِفُ غَافِرًا لِلذَّنْبِ غَيْرِيْ	أَنَا الْغَفَّارُ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ

سَاَغْفِرُ لِلْعِبَادِ وَلَا اُبَالِیْ — غَدَاةَ الْحَشْرِ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

وَ اَکْرِمُ مَنْ اُرِیْدُ بِلَاحِسَابٍ — اَنَا الْوَهَّابُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

فَعِزِّیْ زَیِّنِیْ وَلَمْ تَرَ قَطُّ مِثْلِیْ — وَلَسْتَ تَرَاهُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

وَ اَکْرِمُ مَنْ یَّتُوْبُ اِلَیَّ خَوْفًا — لِیَ الْاِکْرَامُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

لِیَ الْاٰلَآءُ وَ النَّعْمَآءُ عَبْدِیْ — لِیَ الْخَیْرَاتُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

لِیَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا جَمِیْعًا — لِیَ الْمَلَکُوْتُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

اَتَعْرِفُ مَنْ لَّهٗ اِسْمٌ کَاسْمِیْ — اَنَا الرَّحْمٰنُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

اَنَا اللّٰهُ الَّذِیْ لَاشَیْءَ مِثْلِیْ — اَنَا الدَّیَّانُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

اَنَا الْمَلِكُ الْمُلُوْكِ وَکُلِّ مُلْكٍ — لِیَ الْمِیْرَاثُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

اَنَا اُفْنِی الدُّهُوْرَ وَقَبْلَ قَبْلٍ — وَبَعْدَ الْبَعْدِ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

اَنَا الْوَهَّابُ یَا عَبْدِیْ سَرِیْعًا — وَلِیَ الْعَهْدِ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

اَنَا الْفَرْدُ الْمُدَبِّرُ فَوْقَ عَرْشِیْ — بِلَا التَّکْیِیْفِ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

اَنَا الرَّبُّ الَّذِیْ لَاظُلْمَ عِنْدِیْ — وَلَسْتُ اَجُوْرُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

خَلَقْتُ مُحَمَّدًا نُوْرًا قَدِیْمًا — لَهُ الْبُشْرٰی فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

وَیَشْفَعُ فِی الْخَلَائِقِ یَوْمَ حَشْرٍ اُشْفِعُ فِیْهِ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

دُعائے حاجت

اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَ اَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ اَلَّذِیْ مَلَأَتْ عَظْمَتُهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ اَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَنَتِ الْوُجُوْهُ وَخَضَعَتْ لَهُ الرِّقَابُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَبْصَارُ وَوَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْیَتِهٖ وَ ذَرَفَتْ مِنْهُ الْعُیُوْنُ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی

مُحَمَّدٍ وَّ علیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تُعطِی حَاجَتِیْ۔

نوٹ: یہاں اپنی حاجت بیان کرے ایسے شخص کو نہ سکھایا جائے۔ جس کے بددعا کرنے کا احتمال ہو۔ اجازت عام ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے جس کو حاجت درپیش ہو۔ وہ تین روزے (یوم چہارشنبہ پنجشنبہ، جمعہ) رکھے۔ جب نماز جمعہ کے لیے غسل اور وضو کر کے مسجد کی طرف جائے۔ تو جانے سے پہلے تھوڑا صدقہ دیوے، تو بہتر،

دُعا برائے اولاد نرینہ

ہر روز ایک تسبیح کی بلاناغہ ۹ ماہ تک پڑھیں۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ دُرود شریف پڑھیں۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِیْنَ وَ زَكَرِیَّاۤ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ

مسنون دُعائیں

قبولیّت کب اور کیسے

حضورؐ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا ایک پراگندہ حال، غبار آلود، طویل سفر کے دوران اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا کر پکارتا ہے، اے رب! اے رب! مگر اس کا کھانا، پینا حرام۔ لباس حرام۔ بھلا ایسے شخص کی دُعا کیونکر سُنی جائیگی (مسلم)

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ غافل اور بے حضور دل کی دُعا قبول نہیں کرتا (ترمذی)

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: جو شخص بھی اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دُعا کرتا ہے۔ پس یا تو دُنیا کے اندر اس کا اثر ظاہر کر دیتا ہے۔ یا آخرت کے لیے اس کا اجر محفوظ کر دیتا ہے۔ یا دُعا کے مقدار اس کے گناہ دُور کر دیتا ہے۔ بشرطیکہ وُہ گناہ کی یا قطع رحمی کی دُعا نہ کرے یا جلدی نہ مچلائے (ترمذی)

صُبح بیدار ہونے پر یہ دُعا مانگے
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْہِ النُّشُوْرُ ط

صُبح ہونے پر
اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ط

شام ہونے پر
اَللّٰھُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ ط

سوتے وقت
بِاِسْمِکَ اَللّٰھُمَّ اَمُوْتُ وَ اَحْیَا،

خواب دیکھنے پر
خَیْرًا تَلْقَاہُ وَ شَرًّا تَوَقَّاہُ خَیْرًا لَّنَا وَشَرًّا عَلٰی اَعْدَائِنَا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

گھر سے نکلتے وقت

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط

گھر میں داخل ہوتے وقت

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا بِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا ط

مسجد میں داخل ہوتے وقت

بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ط

مسجد سے نکلتے وقت

بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ ط

مُسافر کو رخصت کرتے وقت

اَسْتَوْدِعُکُمُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا تَضِیْعُ وَدَآئِعُہٗ ط

روانگیٔ سفر کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَہٗ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْٓءِ الْمُنْظَرِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ط

سواری پر سوار ہوتے وقت یہ دُعا پڑھے

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ ط وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ط

کسی بستی میں داخل ہوتے وقت

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْھَا (تین مرتبہ)

پڑھا جائے) اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحَ اَهْلِهَا اِلَیْنَا ط

بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ط

بیت الخلاء سے باہر آکر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ ط

اچھّی چیز دیکھنے پر

مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط

بُری چیز دیکھنے پر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ ط

ادائیگی قرض کے لیے

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَخَلْعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ط

تزکیۂ نفس کے لیے

اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَكّٰهَا وَاَنْتَ وَلِیُّهَا وَمَوْلٰهَا۔

دردِ شکم کے لیے

اس آیت کو پڑھ پیٹ پر دم کر لیا جائے یا پانی دم کر کے پی لیا جائے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓـئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ط اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ط

جنّات کا اثر دور کرنے اور جادو کے دفعیہ کیلئے

اس آیت کو تین مرتبہ پڑھ کر دم کرے۔ اور

سورۃ فاتحہ پانی پر دم کر کے پلا دیا جائے۔ آیت یہ ہے: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اِنَّ اللّٰہَ سَیُبْطِلُہٗ ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ ط وَ یُحِقُّ اللّٰہُ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ وَ لَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ ط اور اگر کوئی شخص جادو یا جنّات کے اثر سے بیہوش ہو جاتا ہو تو چلّو بھر پانی پر اس آیت کو پڑھ کر دم کیا جائے اور اس پانی کا چھپکا منہ پر مارا جائے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط وَ اَلْقِ مَا فِیْ یَمِیْنِکَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ط اِنَّمَا صَنَعُوْا کَیْدُ سٰحِرٍ ط وَ لَا یُفْلِحُ السّٰحِرُ حَیْثُ اَتٰی ط

زیادتی علم اور قوتِ حافظہ بڑھانے کیلئے

اِس آیت کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ علم میں اضافہ فرماتا ہے۔ اور قوتِ حافظہ کو تیز کرتا ہے۔ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ط

زبان کی لُکنت دُور کرنے کے لیے

اگر زبان میں لُکنت ہو تو اس آیت کو پڑھا کرے، اس کے پڑھنے سے سینہ بھی کشادہ ہو جاتا ہے۔ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَ یَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ ط

قبولِ توبہ کے لیے

اِن آیات کو پڑھنے سے اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرتا ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ط اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ط

درودِ حبیب برائے وصلِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا

وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ مَا فِیْ عِلْمِكَ ط

اَیّامِ بیض کی دُعا

چاند کی ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخ کو بعد نماز مغرب یہ درود پڑھیں: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِھَا وَعَافِیَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَآئِھَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَآئِھَا وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

بے چینی اور اضطراب کی حالت میں

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ط

کوئی مُصیبت آجائے تو یہ دُعا مانگی جائے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ط

کسی قوم سے اندیشہ لاحق ہو تو یہ دُعا مانگی جائے

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ ط

بیمار کی عیادت کرتے وقت

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَآءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا۔

کسی شخص کی وفات پر

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْہُ فِیْ عَقِبِہٖ

فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ۔

میّت کو قبر میں رکھتے وقت

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔

قبر پر مٹی ڈالتے وقت

قبر پر مٹی ڈالتے وقت مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف سے ابتدا کی جائے اور ہر شخص اپنے دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر قبر پر ڈال دے۔ پہلی مرتبہ پڑھے، مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ (اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا) دُوسری مرتبہ کہے وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ (اور اسی میں تم کو لوٹا کر لائیں گے) اور تیسری مرتبہ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰی (اور اسی سے قیامت کے روز تم کو دوبارہ نکال کھڑا کریں گے) پڑھے۔

قبرستان جانے پر

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَهْلَ دَارِ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ. نَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ یَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْاَرْوَاحِ الْفَانِیَةِ وَالْاَجْسَادِ الْبَالِیَةِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَةِ اَدْخِلْ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مِنْكَ رَوْحًا وَّرَیْحَانًا وَّمِنَّا تَحِیَّةً وَّسَلَامًا ط

شیطانی وسوسوں سے بچنے کے لیے

رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ط

وضو کرتے وقت

اَتَوَضَّاُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وضو کرنے کے بعد اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ط

غسل کرنے کی دُعا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ط

اذان سُننے کے بعد اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ط

بادل آتا دیکھ کر اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ ط

اور اگر وہ برسنے لگے تو پڑھے اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَّافِعًا ط

بجلی کے کڑکنے پر پڑھے وَ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ط

آندھی آنے پر پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَ خَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ ط

حالتِ زچگی کی دُعا دردِ زہ کی حالت میں یا بچہ کی ولادت میں کسی قسم کی کوئی تکلیف ہو تو ان آیتوں کو تین مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے زچہ کو پلا دینے سے تمام تکلیفیں رفع ہو جاتی ہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ○ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ○

وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ○ وَ اَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَ تَخَلَّتْ ○ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ○

طلب اولاد کے لیے رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ ط

قومی قوت کے لیے رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ○

گناہوں کی بخشش اور عمل کو بھاری کرنے کے لیے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ ط

نفاق ریاء وغیرہ سے بچنے کیلئے اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَ عَمَلِیْ مِنَ الرِّیَاءِ وَ لِسَانِیْ مِنَ الْکِذْبِ وَ عَیْنِیْ مِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْیُنِ وَ مَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ ○

صبح و شام پڑھنے کی دُعا اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا ط

کھانا شروع کرنے کی دُعا کھانا کھانے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا چاہیے۔ بھول جانے کی صورت میں جب یاد آئے تو پڑھا جائے بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَ اٰخِرَهٗ۔

کھانے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○

میزبان کے لیے دُعا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِیْمَا رَزَقْتَهُمْ وَ اغْفِرْ لَهُمْ وَ ارْحَمْهُمْ۔

نیا پھل دیکھنے پر
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا۔

نیا لباس پہننے پر
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَ لَا قُوَّةٍ۔

نیا چاند دیکھنے پر
اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔

نو مسلم کی دعا
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔

تحفہ لیتے وقت
بَارَكَ اللّٰهُ فِیْكُمْ

تحفہ دیتے وقت
وَفِیْهِمْ بَارَكَ اللّٰهُ

مجلس کے خاتمہ پر
اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِكَ مَا تَحُوْلُ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ مَعْصِیَتِكَ وَ مِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَ مِنَ الْیَقِیْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَیْنَا مَصَآئِبَ الدُّنْیَا۔ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَ اَبْصَارِنَا وَ قُوَّتِنَا مَآ اَحْیَیْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَ اجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَنَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِیْ دِیْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَ لَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَ لَا تُسَلِّطْ

عَلَیۡنَا مَنۡ لَّا یَرۡحَمُنَا۔

کسی مُصیبت زدہ کو دیکھنے پر
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ عَافَانِیۡ مِمَّا ابۡتَلَاکَ اللّٰہُ بِہٖ وَفَضَّلَنِیۡ عَلٰی کَثِیۡرٍ مِّمَّنۡ خَلَقَ تَفۡضِیۡلًا۔

سحری کی دُعا
وَبِصَوۡمِ غَدٍ نَّوَیۡتُ مِنۡ شَہۡرِ رَمَضَانَ۔

افطار کی دُعا
اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ لَکَ صُمۡتُ وَعَلٰی رِزۡقِکَ اَفۡطَرۡتُ۔

آیاتِ سلام
تمام آفات ارضی و سماوی سے بچنے کے لیے بعد نماز پنجگانہ آیاتِ سلام پڑھ کر دم کر لیا کریں۔ سَلٰمٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِیۡمٍ ۝ سَلٰمٌ عَلٰی نُوۡحٍ فِی الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰی اِبۡرٰھِیۡمَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰی مُوۡسٰی وَھٰرُوۡنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰی اِلۡیَاسِیۡنَ ۝ سَلٰمٌ عَلَیۡکُمۡ طِبۡتُمۡ فَادۡخُلُوۡھَا خٰلِدِیۡنَ ۝ سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ۝

رنج والم سے ناچار ہو جائے تو اس طرح دُعا کرے
اَللّٰھُمَّ اَحۡیِنِیۡ مَا کَانَتِ الۡحَیٰوۃُ خَیۡرًا لِّیۡ وَتَوَفَّنِیۡ اِذَا کَانَتِ الۡوَفَاۃُ خَیۡرًا لِّیۡ ط

والدین کے حق میں دُعا
رَبِّ ارۡحَمۡھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیۡ صَغِیۡرًا

بیش از بیش عنایاتِ الٰہی کے لیے
رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ ھَدَیۡتَنَا وَھَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ رَحۡمَۃً ج اِنَّکَ اَنۡتَ الۡوَھَّابُ ط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حادثات سے بچنے کا وظیفہ

حضرت طلق رضؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابو الدرداء صحابی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ کا مکان جل گیا۔ فرمایا نہیں جلا۔ پھر دوسرے شخص نے یہی اطلاع دی تو فرمایا نہیں جلا۔ پھر تیسرے آدمی نے یہی خبر دی۔ آپ نے فرمایا نہیں جلا، پھر ایک اور شخص نے آکر کہا کہ اے ابو الدرداء آگ کے شرارے بہت بلند ہوئے مگر جب آپ کے مکان تک آگ پہنچی تو بجھ گئی۔ فرمایا مجھے معلوم تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرے گا۔ کہ میرا مکان جل جائے۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے۔ شام تک اُسے کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی۔ (میں نے صبح یہ کلمات پڑھے اس لیے مجھے یقین تھا کہ میرا مکان نہیں جل سکتا یہ ہیں! وہ کلمات یہ ہیں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ عَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَلَمْ یَشَا لَمْ یَكُنْ وَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًاه اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

اسنادِ دُعائے جمیلہ

روایت ہے کہ ایک دن رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وسلّم مسجد مدینہ منوّرہ میں بیٹھے تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السّلام آئے اور کہا یا رسُول اللہ! حق تعالیٰ سلام فرماتا ہے اور یہ دُعائے جمیلہ آپ کی اُمت کیلئے بھیجی ہے۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ اسکا کتنا ثواب ہے؟ جبرائیلؑ نے کہا کہ جو اِس کو پڑھے یا اپنے پاس رکھے اگرچہ اس کے گناہ مانندِ کفِ دریا ہونگے حق تعالیٰ بخش دیگا اور وقتِ جان کندنی اپنے دستِ قدرت سے خاتمہ بالخیر کریگا اور قبر میں ایک فرشتہ قیامت تک اس کی حفاظت کریگا۔ جو کوئی پندرھویں رمضان کو روزہ کھولنے کے وقت پڑھے گا یا اگر پڑھنا نہ جانتا ہو تو اپنے ہاتھ میں رکھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ باوضو پڑھے۔ تو ثواب بعد و بیشمار پائے گا اور جو حاجت رکھتا ہو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا کریگا۔ اور اگر ساری عمر میں ایک دفعہ پڑھے یا اپنے پاس رکھے قیامت کے دن آسانی سے پُل صراط سے گزر کر جنّت میں داخل ہو گا۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم، ڈراؤ اپنی اُمّت کو دوزخ کی آگ سے اگر اس دُعا کی فضیلت بیان کروں تو تمام خلقت نماز روزہ کے بعد تمام دُنیاوی اُمور کو بالکل چھوڑ دے جو کوئی اس دُعا کو پڑھے یا اپنے پاس رکھے اس کا مُنہ قیامت کے دن مانندِ چاند روشن کے ہوگا اور قضائے نماز کا کفارہ ہو اور سفر میں نماز کی سُستی نہ ہو اور قیامت کے دن جب قبر سے اُٹھے گا تو لوگ کہیں کہ یہ کون سا پیغمبر ہے تو حق تعالےٰ فرمائے گا کہ یہ پیغمبر نہیں اِس شخص نے دُنیا میں دُعائے جمیلہ کو صدقِ دل سے پڑھا تھا اس سبب سے یہ نعمت اور رحمت اس کیلئے ہے۔ اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو جنّت میں داخل کرے گا۔

اسنادِ دُعائے جمیلہ کے بہت ہیں مگر یہاں پر مختصر بیان کیا جاتا ہے کہ جو کوئی فجر کی نماز کے اس دُعا کو پڑھے تین سو حج کا ثواب پائے حضرت آدم علیہ السّلام کے برابر۔ اور جو ظہر کی نماز کے بعد اس کو پڑھے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے برابر اور جو کوئی عصر کی نماز کے بعد اس کو پڑھے سو حج کا ثواب پاوے برابر حضرت یونس علیہ السّلام کے اور جو کوئی اس کو تہجد کی نماز کے بعد پڑھے لاکھ حج کا ثواب پاوے برابر حضرت مُحمّد رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے اگر کوئی شک کرے تو نفع نہ پاوے۔

دعائے معروفہ یعنی دعائے جمیلہ اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

دُعائے جمیلہ

جو آدمی اس دُعا کو پڑھے یا اپنے پاس رکھے اگرچہ اس کے گناہ مثل کفِ دریا کے یا ریگ بیابان کے ہوں تو اس دُعائے جمیلہ کی برکت سے حق تعالیٰ بخش دے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا جَمِيْلُ يَا اَللّٰهُ يَا قَرِيْبُ يَا اَللّٰهُ يَا عَجِيْبُ يَا اَللّٰهُ

يَا رَءُوْفُ يَا اَللّٰهُ يَا مَعْرُوْفُ يَا اَللّٰهُ يَا لَطِيْفُ يَا اَللّٰهُ

يَا حَنَّانُ يَا اَللّٰهُ يَا مَنَّانُ يَا اَللّٰهُ يَا مُجِيْبُ يَا اَللّٰهُ

يَا عَظِيْمُ يَا اَللّٰهُ يَا دَيَّانُ يَا اَللّٰهُ يَا بُرْهَانُ يَا اَللّٰهُ

يَا سُبْحَانُ يَا اَللّٰهُ يَا سُلْطَانُ يَا اَللّٰهُ يَا مُسْتَعَانُ يَا اَللّٰهُ

يَا مُحْسِنُ يَا اَللّٰهُ يَا مُتَعَالِىْ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا اَللّٰهُ

يَا رَحِيْمُ يَا اَللّٰهُ يَا كَرِيْمُ يَا اَللّٰهُ يَا عَلِيْمُ يَا اَللّٰهُ

يَا حَلِيْمُ يَا اَللّٰهُ يَا جَلِيْلُ يَا اَللّٰهُ يَا مَجِيْدُ يَا اَللّٰهُ

يَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ يَا اَللّٰهُ يَا فَرْدُ يَا اَللّٰهُ يَا وِتْرُ يَا اَللّٰهُ

يَا اَحَدُ يَا اَللّٰهُ يَا صَمَدُ يَا اَللّٰهُ يَا مَحْمُوْدُ يَا اَللّٰهُ

یَا صَادِقُ یَا اَللّٰہُ یَا غَنِیُّ یَا اَللّٰہُ یَا شَافِیُ یَا اَللّٰہُ

یَا کَافِیُ یَا اَللّٰہُ یَا مُعَافِیُ یَا اَللّٰہُ یَا بَاقِیُ یَا اَللّٰہُ

یَا اٰخِرُ یَا اَللّٰہُ یَا ظَاہِرُ یَا اَللّٰہُ یَا بَاطِنُ یَا اَللّٰہُ

یَا مُہَیْمِنُ یَا اَللّٰہُ یَا عَزِیْزُ یَا اَللّٰہُ یَا سَلَامُ یَا اَللّٰہُ

یَا جَبَّارُ یَا اَللّٰہُ یَا خَالِقُ یَا اَللّٰہُ یَا مُصَوِّرُ یَا اَللّٰہُ

یَا بَارِئُ یَا اَللّٰہُ یَا قَیُّوْمُ یَا اَللّٰہُ یَا حَیُّ یَا اَللّٰہُ

یَا قَوِیُّ یَا اَللّٰہُ یَا شَہِیْدُ یَا اَللّٰہُ یَا قَابِضُ یَا اَللّٰہُ

یَا مُعِزُّ یَا اَللّٰہُ یَا مُذِلُّ یَا اَللّٰہُ یَا مُعْطِیُ یَا اَللّٰہُ

یَا مَانِعُ یَا اَللّٰہُ یَا حَافِظُ یَا اَللّٰہُ یَا رَافِعُ یَا اَللّٰہُ

یَا وَکِیْلُ یَا اَللّٰہُ یَا کَفِیْلُ یَا اَللّٰہُ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا اَللّٰہُ

یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ یَا اَللّٰہُ یَا مُنْزِلَ الْبَرَکَاتِ یَا اَللّٰہُ

یَا کَافِی الْمُہِمَّاتِ یَا اَللّٰہُ یَا وَافِی الْحَسَنَاتِ یَا اَللّٰہُ

یَا سَیِّدَ السَّادَاتِ یَا اَللّٰہُ یَا مَاحِ السَّیِّاٰتِ یَا اَللّٰہُ

یَا رَافِعَ الدَّرَجٰتِ یَا اَللّٰہُ یَا وَھَّابُ یَا اَللّٰہُ

يَا تَوَّابُ يَا اَللّٰهُ يَا مَتِينُ يَا اَللّٰهُ يَا حَكِيمُ يَا اَللّٰهُ

يَا مُقْتَدِرُ يَا اَللّٰهُ يَا غَفُورُ يَا اَللّٰهُ يَا غَفَّارُ يَا اَللّٰهُ

يَا بَصِيرُ يَا اَللّٰهُ يَا مُعِيدُ يَا اَللّٰهُ يَا خَبِيرُ يَا اَللّٰهُ

يَا مُبْدِئُ يَا اَللّٰهُ يَا رَفِيعُ يَا اَللّٰهُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا اَللّٰهُ

يَا سَمِيعُ يَا اَللّٰهُ يَا اَوَّلُ يَا اَللّٰهُ يَا هَادِى يَا اَللّٰهُ

يَا قَائِمُ يَا اَللّٰهُ يَا سَتَّارُ يَا اَللّٰهُ يَا سَاتِرُ يَا اَللّٰهُ

يَا فَتَّاحُ يَا اَللّٰهُ يَا رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا اَللّٰهُ

يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا اَللّٰهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ○

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَآءِ كُلِّهَا اَنْ تُصَلِّىَ

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَكْتَ

وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا وَ سَنَدِنَا وَحَبِيْبِنَا وَشَفِيْعِنَا

وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحٰبِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ

اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○

طریقۂ فاتحہ

ہر وُہ شے جو مالِ حلال سے ہو، پھل، مٹھائی اور کھانے پر فاتحہ دی جاتی ہے اور قبرستان یا کسی مزار پر صاحبِ مزار کے سامنے اس طرح کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھیں کہ آپ کی پُشت قبلہ کی طرف ہو۔

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

تین بار پڑھیں

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا
خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ
شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ
النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۵ الْخَنَّاسِ ۝ اَلَّذِىْ
يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ
نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ
الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ اٰمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ ۖ فِيْهِ ۛ هُدًى
لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ
يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ
وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى
مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝
وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِيْمُ ۝ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝
وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ مَا كَانَ
مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ
وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○

اس کے بعد درود تاج یا یہ درود شریف پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّ سَلٰمًا عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ؕ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ○ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

اس کے بعد ربّ العزّت کی بارگاہ میں دعا کرے اور دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اتنے بلند ہوں کہ کاندھوں سے بلند نہ ہونے پائیں۔ اور خداوند قدوس کی جناب میں عرض کرے کہ اے اللہ! یہ جو کچھ میں نے تلاوت کی اور یہ جو کچھ شیرینی وغیرہ ہے یہ سب تیری ہی نذر ہے اس کو قبول فرما۔ اور اس کا ثواب حضور اکرم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچا اور آپ کے وسیلہ جلیلہ سے اس کا ثواب تمام انبیاء و مرسلین، اصحاب کرام، اہلبیت عظام اور تمام اولیائے امت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور خاص کر اس کا ثواب فلاں شخص کو (اس کا نام لے) اور تمام مومن مرد اور عورتوں کو پہنچے۔ بعد فاتحہ دونوں ہاتھ اپنے منہ پر پھیر لینے چاہئیں۔

اعمال حج وعمرہ ایک نظر میں

افعالِ عمرہ

احرامِ عمرہ	شرط
طواف مع رمل	رُکن
سعی	واجب
سر منڈانا یا کترانا	واجب

افعالِ حج افراد

احرام	شرط
طوافِ قدوم	سُنّت
وقوفِ عرفہ	رُکن (فرض)
وقوفِ مزدلفہ	واجب
رمی جمرۂ عقبہ	واجب
قربانی	اختیاری
سر منڈانا یا بال کترانا	واجب
طوافِ زیارت	رکن (فرض)
سعی	واجب
رمی جمار	واجب
طواف وداع	واجب

افعالِ قران

احرام حج وعمرہ	شرط
طوافِ عمرہ مع رمل	رُکن (فرض)
سعی عمرہ	واجب
طوافِ قدوم مع رمل	سُنّت
سعی	واجب
وقوفِ عرفہ	رُکن (فرض)
وقوفِ مزدلفہ	واجب
رمی جمرۂ عقبہ	واجب
قربانی	واجب
سر کے بال منڈانا یا کترانا	واجب
طوافِ زیارت	رُکن (فرض)
رمی جمار	واجب
طوافِ وداع	واجب

نوٹ: قارن کے لیے طوافِ قدوم کے بعد سعی افضل ہے۔ اگر اسوقت سعی نہیں کی تو طوافِ زیارت کے بعد ضرور کرے ورنہ واجب ترک ہوگا۔

افعالِ تمتّع جب کہ ھدی ساتھ نہ ہو			
وقوفِ مزدلفہ	واجب	وقوفِ عرفہ	رُکن
رمی جمرۂ عقبہ	واجب	قربانی	واجب
احرامِ عمرہ	شرط	سر منڈوانا یا بال کترانا	واجب
طوافِ عمرہ مع رمل	رُکن (فرض)	طوافِ زیارت مع رمل	رُکن (فرض)
سعی عمرہ	واجب	سعی	واجب
سر کے بال منڈوانا یا کترانا	واجب	رُمی جمار	واجب
آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھنا	شرط	طوافِ وداع۔	واجب

حاضری دربار رسالتمآب صلّی اللہ علیہ وسلّم

و

زیارت مدینہ منوّرہ

حرم مدینہ پر نظر پڑتے ہی یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ نَبِيِّكَ فَاجْعَلْهُ لِیْ

وَقَايَةً مِّنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْٓءِ الْحِسَابِ ط

مسجدِ نبوی میں داخلہ کے وقت دُعا

(پہلی مرتبہ باب السّلام سے داخل ہوں)

بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ

اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ

وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا ط وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ

وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ

السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَيِّنَا

رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَ اَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ
يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
وَارْزُقْنِیْ مِنْ زِيَارَةِ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا رَزَقْتَ اَوْلِيَآءَكَ وَ اَهْلَ طَاعَتِكَ وَ اَنْقِذْنِیْ مِنَ النَّارِ
وَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ط

ریاض الجنۃ یا مسجد نبوی میں کسی بھی جگہ کمال ادب کے ساتھ قبلہ رُو ہو کر یہ
دُعا پڑھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهٖ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ شَرَّفْتَهَا
وَكَرَّمْتَهَا وَمَجَّدْتَهَا وَ عَظَّمْتَهَا وَ نَوَّرْتَهَا بِنُوْرِ نَبِيِّكَ
وَحَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط اَللّٰهُمَّ
كَمَا بَلَّغْتَنَا فِی الدُّنْيَا زِيَارَتَهٗ وَمَاثِرَهُ الشَّرِيْفَةَ فَلَا
تَحْرِمْنَا يَا اَللّٰهُ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ فَضْلِ شَفَاعَةِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ ط وَاحْشُرْنَا فِیْ
زُمْرَتِهٖ وَتَحْتَ لِوَائِهٖ وَاَمِتْنَا اِذَا تُمِيْتَنَا عَلٰى مَحَبَّتِهٖ

وَسُنَّتِهٖ وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِهِ الْمَوْرُوْدِ بِيَدِهِ الشَّرِيْفَةِ شَرْبَةً هَنِيْئَةً مَّرِيْئَةً لَّا نَظْمَاءُ بَعْدَهَآ اَبَدًاط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌط

سلام بدرگاہِ سرورِ کونین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِط

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ السَّيِّدُ الْكَرِيْمُ وَالرَّسُوْلُ الْعَظِيْمُ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُط وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا وَحَبِيْبَنَا وَقُرَّةَ اَعْيُنِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِط اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِط اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَمَالَ مُلْكِ اللّٰهِط اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ عَرْشِ اللّٰهِط اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِط اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِط اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَط وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِیْ حَقِّكَ الْعَظِيْمِط وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ

فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا

رَّحِيْمًا ط اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابْنِ هَاشِمٍ ط يَا طٰهٰ يَا يٰسٓ يَا بَشِيْرُ

يَا سِرَاجُ يَا مُنِيْرُ يَا مُقَدَّمُ جَيْشِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ

وَهَآ اَنَا يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ جِئْتُكَ هَارِبًا مِّنْ

ذَنْبِيْ وَمِنْ عَمَلِيْ وَمُسْتَشْفِعًا وَّمُسْتَجِيْرًا بِكَ اِلٰى رَبِّيْ

فَاشْفَعْ لِيْ يَا شَفِيْعَ الْاُمَّةِ يَا كَاشِفَ الْغُمَّةِ يَا سِرَاجَ

الظُّلْمَةِ اَجِرْنِيْ بِهٖ يَآ اَللّٰهُ مِنَ النَّارِ ط يَا نَبِيَّ الرَّحْمَةِ

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط اَتَيْنٰكَ زَائِرِيْنَ وَقَصَدْنَاكَ رَاغِبِيْنَ وَعَلٰى

بَابِكَ الْعَالِيْ وَاقِفِيْنَ وَبِحَقِّكَ عَارِفِيْنَ فَلَا تَرُدَّنَا خَائِبِيْنَ

وَلَا عَنْ بَابِ شَفَاعَتِكَ مَحْرُوْمِيْنَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط

اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَاَسْئَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى لَكَ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ

وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ وَالْحَوْضَ الْمَوْرُوْدَ

وَالشَّفَاعَةَ الْعُظْمٰى فِيْ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَيَوْمِ الْمَشْهُوْدِ ط

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِي الْقَاعِ اَعْظُمُهٗ فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ

نَفْسِی الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهٗ   فِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ

اَنْتَ الْحَبِيْبُ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ ط اَنْتَ الشَّفِيْعُ يَا شَفِيْعَ اللّٰهِ ط اَنْتَ
الْمُشَفَّعُ اَنْتَ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُكَ عِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا مَا
زَلَّتِ الْقَدَمُ اَشْهَدُ اَنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ
وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَكَشَفْتَ الْغُمَّةَ وَجَلَيْتَ
الظُّلْمَةَ وَجَاهَدْتَّ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَعَبَدْتَّ رَبَّكَ
حَتّٰی اَتَاكَ الْيَقِيْنُ ط جَزَاكَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنَّا وَعَنْ وَالِدِيْنَا وَ
عَنِ الْاِسْلَامِ خَيْرَ الْجَزَاءِ وَنَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ اَنْ تَشْفَعَ لَنَا
عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمِ الْعَرْضِ يَوْمَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ ط يَوْمَ لَا يَنْفَعُ
مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ط اِشْفَعْ لَنَا وَ
لِوَالِدِيْنَا وَلِاَوْلَادِنَا وَلِاَزْوَاجِنَا وَلِاِخْوَانِنَا وَلِاَخَوَاتِنَا وَ
لِمَشَائِخِ طَرِيْقَتِنَا وَمَشَائِخِ اَوْرَادِنَا وَلِاَسَاتِذَتِنَا وَلِجِيْرَانِنَا
وَلِمَنْ اَوْصَانَا وَقَلَّدَنَا عِنْدَكَ بِدُعَاءِ الْخَيْرِ عِنْدَ الزِّيَارَةِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سُلْطَانَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ط اَلصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَذَوِيْكَ فِیْ كُلِّ

انِ وَّ لحظۃٍ عدَدَ کُلِّ ذَرَّۃٍ ذَرَّۃٍ اَلفَ اَلفِ مَرَّۃٍ مِنْ عُبَیدِکَ

رِضَاءِ الْمُصْطَفٰی الْاَعْظَمِیِّ بْنِ صَدْرِ الشَّرِیعَۃِ اَمْجَدْ عَلِیِ

یَسْئَالُکَ الشَّفَاعَۃَ فَاشْفَعْ لَہٗ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ۔

سورۃ فاتحہ ایک بار۔ سورۃ اخلاص تین بار پڑھیے۔ اس کے بعد اپنی مادری زبان میں دُعا کیجیے۔ درودِ اکبر بھی پڑھیے۔

خلیفہ اوّل امیر المؤمنین سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھیے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِنَا اَبَا بَکْرِ الصِّدِّیْقِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلَی التَّحْقِیْقِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ثَانِیَ اثْنَیْنِ ط اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِط

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ مَنْ اَنْفَقَ مَالَہٗ کُلَّہٗ فِیْ حُبِّ اللّٰہِ وَحُبِّ

رَسُوْلِہٖ حَتّٰی تَخَلَّلَ بِالْعَبَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَ

اَرْضَاکَ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکَ وَمَسْکَنَکَ

وَمَحَلَّکَ وَمَأْوٰکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَآ اَوَّلَ الْخُلَفَآءِ

وَتَاجَ الْعُلَمَآءِ وَصِھْرَ النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

وَبَرَکَاتُہٗ۔ سورۃ فاتحہ و اخلاص اور دُعا پڑھیے۔

خلیفہ دوم امیر المؤمنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَاطِقًا بِالْعَدْلِ وَ الصَّوَابِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَفِیَّ الْمِحْرَابِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُظْهِرَ دِیْنِ الْاِسْلَامِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُكَسِّرَ الْاَصْنَامِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُتَمِّمَ الْاَرْبَعِیْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا الْفُقَرَآءِ وَ الضُّعَفَآءِ وَالْاَرَامِلِ وَ الْاَیْتَامِ ط اَنْتَ الَّذِیْ قَالَ فِیْ حَقِّكَ سَیِّدُ الْبَشَرِ ط لَوْكَانَ نَبِیٌّ مِنْ بَعْدِیْ لَكَانَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ط رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْكَ وَ اَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَأْوٰكَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ثَانِیَ الْخُلَفَآءِ وَ تَاجَ الْعُلَمَآءِ صِهْرَ النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، سورۃ فاتحہ و اخلاص اور دعا پڑھیے

درمیان میں کھڑے ہو کر ہر دو خلفاء رضی اللہ عنہما پر سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمَا یَا خَلِیْفَتَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمَا یَا وَزِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمَا یَا مُعِیْنَیْ رَسُوْلِ اللّٰ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا ضَجِيْعَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اَسْئَلُكُمَا الشَّفَاعَةَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ

وَعَلَيْكُمَا وَبَارِكْ وَسَلِّمْ، سورہ فاتحہ واخلاص اور دعا پڑھیے۔

وحی اُترنے کی جگہ اور اُمہات المؤمنین کے ۱۳ حجروں کے قریب سلام پڑھیے

اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ يَا رَجَاءَ السَّآئِلِيْنَ وَاَمَانَ الْخَائِفِيْنَ

وَحِرْزَ الْمُتَوَكِّلِيْنَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا دَيَّانُ يَا سُلْطَانُ

يَا سُبْحَانُ يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ ط اَللّٰهُمَّ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ط وَاَزْوَاجِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ط وَّ

ذُرِّيَّاتِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ط وَّسَيِّدِنَا اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ ط

وَسَيِّدِنَا عُمَرَ الْفَارُوْقِ ط وَسَيِّدِنَا عُثْمٰنَ ذِى النُّوْرَيْنِ ط

وَسَيِّدِنَا عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى وَاَنْتَ يَا اَللّٰهُ الرَّبُّ الْاَعْلٰى فَاطِرُ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَبِجَاهِ سَيِّدِنَا الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ

وَاَنْتَ الْمُحْسِنُ اِلَيْنَا وَبِجَاهِ سَيِّدِنَا اِسْمٰعِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ط

وَاَنْتَ يَا اَللّٰهُ يَا سَامِعَ الدُّعَآءِ اِسْمَعْ دُعَآءَنَا وَتَقَبَّلْ

زِيَارَتَنَا وَاٰمِنْ خَوْفَنَا وَاسْتُرْ عُيُوْبَنَا وَاغْفِرْ ذُنُوْبَنَا

وَارْحَمْ اَمْوَاتَنَا وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا

وَاجْعَلْنَا يَآ اَللّٰهُ عِنْدَكَ مِنَ الْعَائِذِيْنَ الْفَآئِزِيْنَ

الشَّاكِرِيْنَ الْمَجْبُوْرِيْنَ مِنَ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ط بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ ط

يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ط سورۂ فاتحہ، اخلاص اور دعا پڑھئے۔

جنّت البقیع کی طرف منہ کرکے یہ سلام پڑھئے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَهْلَ الْبَقِيْعِ يَآ اَهْلَ الْجَنَّةِ الرَّفِيْعِ ط

اَنْتُمُ السَّابِقُوْنَ نَحْنُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ط

اَبْشِرُوْا بِاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ

يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ط اٰنَسَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ

شَرَّفَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِقَوْلِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ

وَرَسُوْلُهٗ، سورۂ فاتحہ، اخلاص اور دعا پڑھئے۔

بابِ جبریل پر کھڑے ہو کر ملائکۃ المقربین پر سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا جِبْرَئِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا مِیْکَائِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا اِسْرَافِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا عِزْرَآئِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مَلٰٓئِکَۃَ الْمُقَرَّبِیْنَ مِنْ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ کَآفَّۃً عَآمَّۃً اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ - سورہ فاتحہ، اخلاص اور دعا پڑھیے۔

بابُ النساء پر کھڑے ہو کر جبلِ اُحد کی طرف مُنہ کر کے شہدائے اُحد رضی اللہ عنہم پر سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا حَمْزَۃَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ حَبِیْبِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ نَبِیِّ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ الْمُصْطَفٰی ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الشُّھَدَآءِ وَیَا اَسَدَ اللّٰہِ وَیَا اَسَدَ رَسُوْلِہٖ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا شُھَدَآءُ یَا سُعَدَآءُ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

يَا شُهَدَآءَ اُحُدٍ كَآفَّةً عَامَّةً وَّ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

سورۃ فاتحہ، اخلاص اور دُعا پڑھیے۔

روضۂ مُبارک کے سرہانے کی طرف سیّدتنا فاطمۃ الزہراء بنتِ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر سلام پڑھیے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَتَنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا خَامِسَةَ
اَهْلِ الْكِسَآءِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
سَيِّدِنَا عَلِيِّ نِ الْمُرْتَضٰى كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهٗ فِي الْجَنَّةِ ط
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ السَّيِّدَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ
الْكَوْكَبَيْنِ الْقَمَرَيْنِ النَّيِّرَيْنِ الشَّابَّيْنِ سَيِّدِ شَبَابِ اَهْلِ
الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ اَبِيْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ وَ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ
الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَ عَنْكِ وَاَرْضَاكِ اَحْسَنَ
الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَ مَسْكَنَكِ وَ مَحَلَّكِ وَمَأْوَاكِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَ عَلٰى اَبِيْكِ الْمُصْطَفٰى وَ بَعْلِكِ عَلِيِّ نِ الْمُرْتَضٰى
وَ ابْنَيْكِ الْحَسَنَيْنِ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، سورۃ فاتحہ، اخلاص اور دُعا پڑھیے۔

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے سرہانے کی طرف کی دُعا

اب یہاں سے قبلہ کی طرف سرک کر ریاض الجنۃ میں کھڑے ہو کر یہ دُعا پڑھیں

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ط فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۔ اٰمِيْنَ ۔ سورۃ فاتحہ، اخلاص، دُعا پڑھئے اور اپنی مادری زبان میں دُعا کیجئے۔

جنّت البقیع کے دروازہ پر کھڑے ہو کر یہ سلام پڑھئے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَهْلَ الْجَنَّةِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ط سورۃ فاتحہ، اخلاص اور دُعا پڑھئے۔

اُمّہات المومنین رضی اللہ تعالٰے عنہنّ کے مزارات پر یہ سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا اَزْوَاجَ نَبِيِّ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا اَزْوَاجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا اَزْوَاجَ حَبِيْبِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا اَزْوَاجَ الْمُصْطَفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْكُنَّ وَ اَرْضَاكُنَّ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُنَّ وَ مَسْكَنَكُنَّ وَ مَاْوٰكُنَّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

سورۃ فاتحہ، اخلاص اور دُعا پڑھیے۔

خاتونِ جنّت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے مزار پر یہ سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ حَبِيْبِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكِ وَ اَرْضَاكِ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَسْكَنَكِ وَ مَحَلَّكِ وَمَاْوٰكِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ سورۃ فاتحہ، اخلاص اور دُعا پڑھیے۔

بناتِ رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کے مزارات پر یہ سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا بَنَاتَ نَبِيِّ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا بَنَاتَ

رَسُولِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا بَنَاتِ حَبِيْبِ اللهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ

يَا بَنَاتِ الْمُصْطَفٰى رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْكُنَّ وَ اَرْضَاكُنَّ اَحْسَنَ

الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُنَّ وَ مَسْكَنَكُنَّ مَحَلَّكُنَّ وَمَأْوٰكُنَّ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔ سورہ فاتحہ، اخلاص اور دعا پڑھیے ۔

امیر المومنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر یہ سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اسْتَحْيَتْ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمٰنِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

يَا مَنْ زَيَّنَ الْقُرْاٰنَ بِتِلَاوَتِهٖ وَ نَوَّرَ الْمِحْرَابَ بِاِمَامَتِهٖ وَسِرَاجَ

اللهِ تَعَالٰى فِي الْجَنَّةِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَالِثَ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ

رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ

مَنْزِلَكَ وَ مَسْكَنَكَ وَ مَحَلَّكَ وَ مَأْوٰكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ

رَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔ سورہ فاتحہ، اخلاص اور دعا پڑھیے ۔

جنت البقیع میں تمام زیارتوں سے فارغ ہو کر آخر میں یہ دعا پڑھیے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَنَا مِنْهُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِّنَ

النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَ اَوْلِيَآئِكَ

الْمُقَرَّبِيْنَ ط وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْمُسْتَدْرِجِيْنَ وَلَا يَتَنَآءِ النَّاسِ

مَغْرُوْرِیْنَ وَلَا یَأْکُلُوْنَ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ ط

جبلِ اُحد پر سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِنَا اَمِیْرَ حَمْزَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَمَّ حَبِیْبِ اللّٰہِ - سورہ فاتحہ، اخلاص اور دعا پڑھیے۔

شہدائے اُحد رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے مزارات پر یہ مجموعی سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا شُھَدَآءَ اُحُدٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ کَآفَّۃً عَآمَّۃً وَّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ - اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا سُعَدَآءُ یَا شُھَدَآءُ یَا نُجَبَاءُ یَا نُقَبَآءُ یَا اَھْلَ الصِّدْقِ وَالْوَفَآءِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مُجَاھِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا شُھَدَآءِ اُحُدٍ وَّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ -

سلام بحالتِ مجموعی

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا سُعَدَآءُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکُمْ وَ اَرْضَاکُمْ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکُمْ وَمَسْکَنَکُمْ وَمَحَلَّکُمْ وَمَاْوٰکُمْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ -

جبلِ اُحد پر حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دندانِ مبارک شہید ہونے کی جگہ دُعا پڑھیے

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِہٖ قُبَّۃُ الثَّنَایَا وَمُصَلّٰی نَبِیِّنَا وَشَفِیْعِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط اَللّٰھُمَّ کَمَا بَلَّغْتَنَا فِی الدُّنْیَا زِیَارَتَہٗ وَمَاٰثِرَہُ الشَّرِیْفَۃَ فَلَا تَحْرِمْنَا یَا اَللّٰہُ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنْ فَضْلِ شَفَاعَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

سورۂ فاتحہ، اخلاص اور دُعا پڑھیے۔

مدینہ منوّرہ سے بوقت رخصتی حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم پر الوداعی سلام پڑھیے

اَلْوِدَاعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط اَلْوِدَاعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط اَلْوِدَاعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط اَلْفِرَاقُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط اَلْفِرَاقُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْفِرَاقُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط اَلْفِرَاقُ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ط یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ط اَلْاَمَانُ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ط لَاجَعَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اٰخِرَ الْعَھْدِ اِلَّا مِنْکَ وَلَا مِنْ زِیَارَتِکَ وَلَا مِنَ الْوُقُوْفِ بَیْنَ یَدَیْکَ اِلَّا مِنْ خَیْرٍ وَّعَافِیَۃٍ وَّصِحَّۃٍ وَّسَلَامَۃٍ اِنْ عِشْتُ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی جِئْتُکَ وَاِنْ مِتُّ فَاَوْدَعْتُ عِنْدَکَ شَھَادَتِیْ وَاَمَانَتِیْ وَعَھْدِیْ وَمِیْثَاقِیْ مِنْ یَّوْمِنَا ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَھِیَ شَھَادَۃُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ

وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ، سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اٰمِيْن، اٰمِيْن، اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ بِحَقِّ طٰهٰ وَ يٰسٓ،

سلامِ وداع کے بعد

جب ارادہ وطن کی واپسی کا ہو تو مسجدِ نبوی میں دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر دین و دُنیا کی حاجات کے لیے اور حج و زیارت کے قبول ہونے کی اور خیریت کے ساتھ گھر پہنچنے کی دُعا مانگے اور یوں عرض کرے "اے اللہ تو اپنے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اس زیارت کو آخری زیارت نہ کرنا بلکہ میرے لیے دوبارہ آنا اور ٹھہرنا سہل اور آسان فرما، ان کی حضوری اور میرے لیے سلامتی اور عافیت دین و دُنیا کی مقدر فرما اور مَیں اپنے گھر عافیت اور سلامتی کے ساتھ جاؤں۔ یا ارحم الراحمین! اجر و ثواب مقدر فرما دے میرے لیے۔ آمین یارب العالمین۔"

اور اس وقت جس قدر رنج و غم کا اظہار ہو سکے کرے۔ اور آنسو نکالنے کی کوشش کرے۔ اس وقت آنسوؤں کا نکلنا اور قلب کے اُوپر رنج کا غلبہ ہونا قبولیت کی علامت ہے۔ پھر روتا ہُوا اور مفارقتِ دربارِ رسالت پر حسرت و افسوس کرتا ہُوا چلے اور جو میسّر ہو فقراءِ مدینہ پر صدقہ کر دے۔ اور جب اپنی بستی کے قریب آجائے تو یہ دُعا پڑھے۔ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

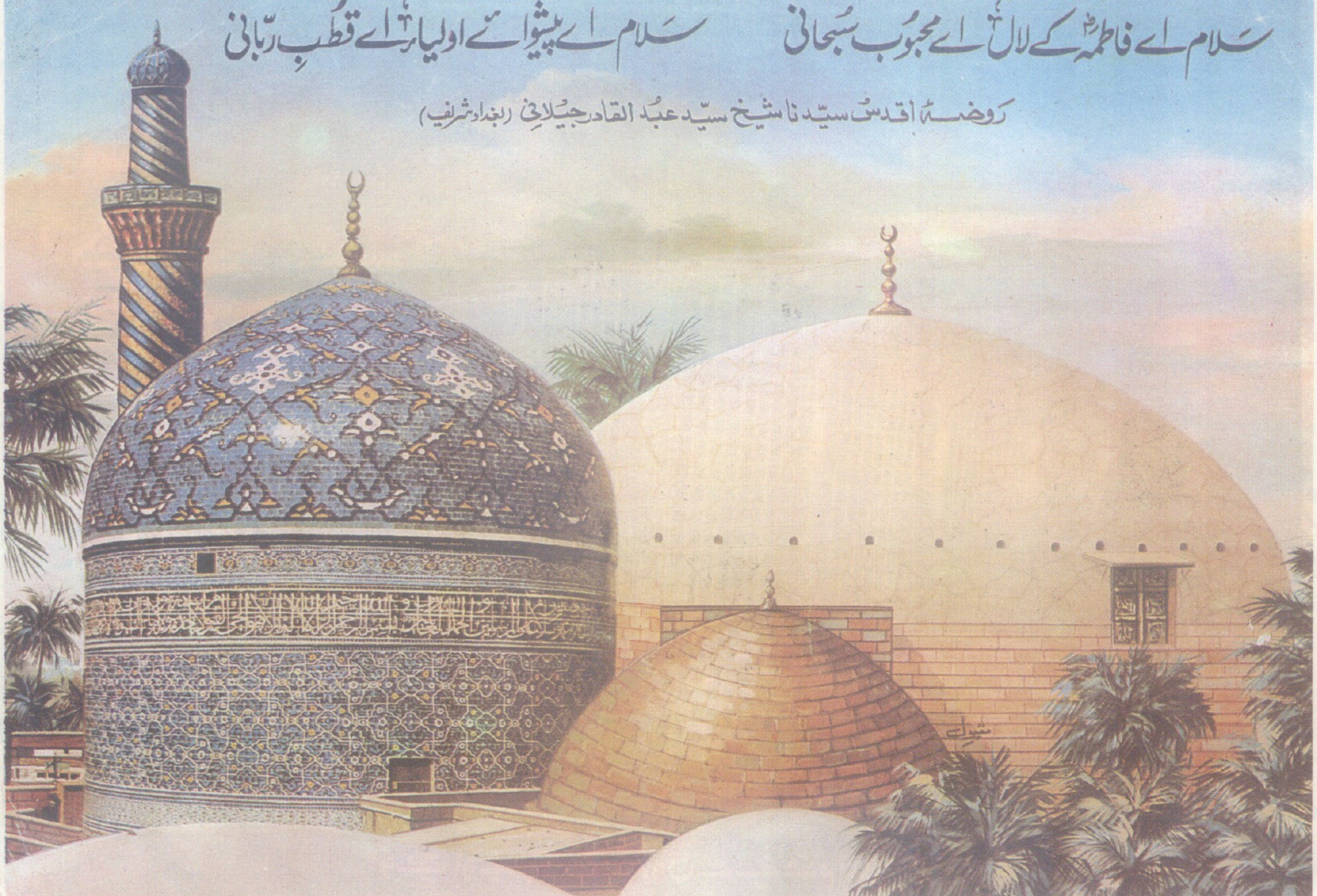
اپنے شہر میں داخل ہو کر پہلے مسجد میں جائے اور دو چار رکعت نفل پڑھے بشرطیکہ

وقت مکروہ نہ ہو اور جب گھر میں داخل ہو تو یہ دُعا پڑھے۔ تَوبًا تَوبًا لِرَبِّنَا اَوبًا لَا یُغَادِرُ عَلَینَا حَوبًا ط اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اُس نے سلامتی اور عافیت کے ساتھ سفر کو پورا فرمایا اور اِس سعادت کبریٰ اور نعمتِ عظمیٰ سے مشرف فرمایا۔ رَبَّنَا تَقَبَّل مِنَّا اِنَّكَ اَنتَ السَّمِیعُ العَلِیمُ وَتُب عَلَینَا اِنَّكَ اَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِیمُ بِرَحمَتِكَ یَا اَرحَمَ الرّٰحِمِینَ ط

تمت بالخیر

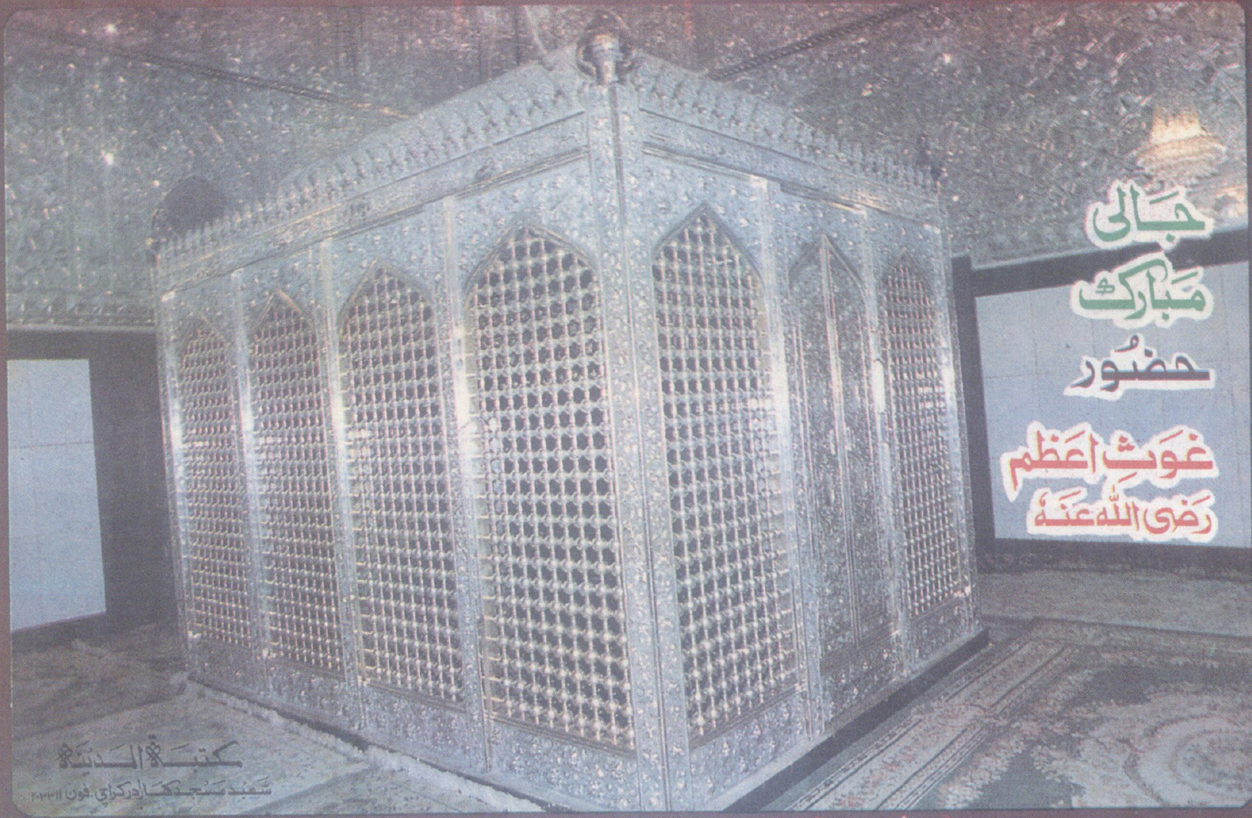
طالبِ دیدار، شفاعت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

الحاج ملک رضا محمد۔ حاجی ملک عبدالعزیز۔ ملک نذیر احمد ملک عبدالحمید۔ الحاج ملک عبدالرشید۔



227 ایم صدیق اینڈ برادرز 5/3366 ۔ چوک متی لاہور فون 68530

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا



اُونچے اُونچوں کے سروں سے ہے قدم اعلیٰ تیرا

شجرہ نسب حضرت داتا گنج بخشؒ، حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ

شجرۂ طریقت

عبد المطلب بن ہاشم

- سیدنا عبد اللہ
  - حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
    - سیدہ فاطمۃ الزہراؓ
- ابو طالب
  - حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

سیدہ فاطمۃ الزہراؓ و حضرت علیؓ

- امام حسنؓ
  - حضرت زیدؒ
    - سید حسن اصغرؒ
    - سید ابو الحسن علیؒ
    - سید عبد الرحمٰنؒ
    - سید علیؒ
    - سید عثمانؒ
    - حضرت داتا گنج بخشؒ علی ہجویری (۱۰۷۲ء)
  - حسن مثنیٰؒ
- امام حسینؓ
  - سیدہ فاطمہؓ
    - (حسن مثنیٰؒ اور سیدہ فاطمہؓ سے) سید عبد اللہ محضؒ
    - سید موسیٰ الجونؒ
    - سید عبد اللہ ثانیؒ
    - سید موسیٰ ثانیؒ
    - سید داؤد امیرؒ
    - سید محمد رومیؒ
    - سید عمر یحییٰ زاہدؒ
    - سید ابو عبد اللہ جیلیؒ
    - سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست
    - حضرت سید عبد القادر جیلانی (۱۱۶۶ء)
  - امام زین العابدینؓ
    - امام باقرؒ
    - امام جعفر صادقؒ
    - امام موسیٰ کاظمؒ
    - امام علی رضاؒ
    - امام ابراہیمؒ
    - امام عبد العزیزؒ
    - سید طاہرؒ
    - سید احمد حسینؒ
    - سید کمال الدینؒ
    - سید غیاث الدینؒ
    - حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری غریب نواز (۱۲۳۹ء)

حضرت علیؓ

- حضرت خواجہ حسن بصری (۱۱۱ ہجری)
  - خواجہ عبد الواحدؒ
    - یہاں سے سلسلۂ چشتیہ چلا
    - حضرت خواجہ معین الدین چشتی (۶۳۶ھ)
  - خواجہ حبیب عجمیؒ (۱۵۰ھ)
    - حضرت داؤد طائیؒ (۱۶۰ھ)
    - حضرت خواجہ معروف کرخیؒ (۲۰۲ھ)
    - حضرت خواجہ سری سقطیؒ (۲۵۳ھ)
    - حضرت جنید بغدادیؒ (۳۰۶ھ)
      - حضرت خواجہ ممشاد دینوریؒ
        - یہاں پر شجرہ سہروردیہ ملتی ہے۔
        - حضرت شیخ عبد العزیز تمیمیؒ
          - یہاں پر سلسلۂ قادریہ ملتی ہے۔
          - حضرت شیخ ابو الحسن علی ہنکاریؒ (۴۸۶ھ)
          - حضرت شیخ ابو سعید مخزومیؒ
          - حضرت سید عبد القادر جیلانیؒ (۱۱۶۶ھ)
      - حضرت ابوبکر شبلیؒ (۳۳۴ھ)
        - حضرت شیخ حصریؒ (۴۵۲ھ)
        - حضرت شیخ ابو الفضل بن حسنؒ
        - حضرت داتا علی ہجویریؒ (۴۶۵ھ)

تیار کردہ: عطا محمد خاور۔ عبد الحمید۔ طاہر جیلانی۔ حبیب الرحمان بٹ

حالاتِ حضرت غوثِ اعظمؓ

اسم، کنیت، لقب اور عرف

اِس مجسّمۂ رُوحانیت، اِس پیکرِ سنّت اِس مؤیّد باللہ، اِس قاسمِ عرفان اور اس آفتابِ ولایت کا نامِ نامی اور اسمِ گرامی عبدالقادر لقب محیّ الدّین کنیت ابومحمّد اور عرف غوث اعظم تھا۔

مولد

اس آفتاب کا طلوع ایک چھوٹے سے زرخیز قصبہ گیلان میں ہُوا، مگر اس کی منوّر شعاعیں چار دانگ عالَم میں یک لخت پھیل گئیں، یہ شمیم گل بستانِ گیلان سے اُٹھی، مگر اِس کی عِطر فشانی اَقطاب و اَطراف میں مہک اُٹھی۔ یہ ابرِ رحمت گیلان سے اُٹھا، مگر اس نے دُنیا کے صد ہا ریگستانوں کو سبزہ زار بنا دیا۔ یہ نور کی شعاع گیلان سے نمودار ہُوئی، مگر اس کی ضوء پاشی نے صد ہا سیاہ زنگ آلُود قلوب کو آناً فاناً روشن کر دیا۔

تاریخ ولادت

یعنی ۴۷۱ھ ہجری یکم رمضان المبارک کو بوقتِ شب آپ حُسنِ یُوسف، اخلاقِ محمدیؐ، صدقِ صدّیق اکبرؓ، عدلِ عمرؓ، حلمِ عثمانؓ اور شجاعتِ حیدری کے ساتھ عالَمِ قدس سے عالَمِ امکان میں تشریف فرما ہُوئے۔

نسب

علاوہ رُوحانی تعلّق کے آپ کو جسمانی حیثیت سے بھی حضور سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم کی آل میں داخل ہونے کا فخر حاصل ہے، وُہ اس طرح کہ آپ کے والد ماجد سیّد ابوصالح موسیٰ کا سلسلۂ نسب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے اور آپ کی والدہ ماجدہ بی بی امّ الخیر امۃ الجبّار فاطمہ کا سلسلۂ نسب حضرت امامِ حسین رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے اور گلستانِ شہادت کے یہ دونوں نونہال سرورِ عالم

صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشہ نواسے اور آپ کی صاحبزادی سیدنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے ہیں، اِس سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچی، کہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نسباً حسنی و حسینی سیّد ہیں، لِلّٰہِ دَرُّ مَن قَالَ ۔

آپ کی کرامات

حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی کرامات لاتعدّ و بیشمار ہیں، چنانچہ شیخ علی بن ابی نصر الھیتی نے سنہ ۵۶۲ ہجری میں فرمایا، کہ مَیں نے اپنے اہلِ زمانہ میں کسی کو حضورِ غوثیت مآب سے بڑھ کر صاحبِ کرامات نہیں دیکھا، جس وقت کوئی شخص آپ کی کرامت دیکھنا چاہتا تو کرامت کبھی آپ سے ظاہر ہوتی تھی، اور کبھی آپ میں ظاہر ہوتی تھی ۔

کھجور کے دو خشک درخت

شیخ ابو المظفر اسمٰعیلؒ کا بیان ہے کہ شیخ علی بن ابی نصر الھیتی جب کبھی علیل ہو جاتے، تو اکثر میرے باغ میں آجاتے، جہاں کئی روز ان کی تیمار داری جاتی، ایک دفعہ آپ بیمار ہو کر میرے باغ میں آئے، حضورِ غوثیت مآب آپ کی عیادت کے لیے وہاں تشریف لائے ۔ اس باغ میں کھجور کے دو درخت تھے، جو بالکل خشک ہو گئے تھے، اور چار سال سے پھل نہ دیتے تھے، مَیں نے ان کے کاٹنے کا ارادہ کر رکھا تھا، حضورِ غوثیت مآب اُٹھے، اور اُن میں سے ایک کے نیچے آپ نے وضو فرمایا، اور دُوسرے کے نیچے دو رکعت نماز ادا کی، وہ دونوں درخت ایک ہفتہ کے اندر بار آور اور مثمر ہو گئے، حالانکہ وُہ کھجوروں کے بار آور ہونے کا وقت نہ تھا ۔

پھر مَیں نے اپنے باغ کی کچھ کھجوریں حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیں، آپ نے اُن میں سے کچھ تناول فرمائیں، اور فرمایا، کہ ایزد متعال، تیری زمین، تیرے درہم، تیرے صاع اور تیرے مواشی میں برکت دے ۔ اُس سال سے

میری زمین کی آمدنی میں دن بدن اضافہ ہوتا گیا، دراہم کی یہ حالت تھی، کہ جس تجارتی کام میں مَیں نے ایک درہم خرچ کیا، وہاں سے کئی حاصل کئے، گیہوں کی یہ کیفیت تھی، کہ جب میں کسی مکان میں گیہوں کی سو بوریاں رکھتا، اس میں سے اگر پچاس خیرات کر دیتا اور باقی کھا لیتا، تو بھی سو بوریاں بحال پاتا، میرے مواشی اتنے بچے جنتے، کہ مَیں شمار نہ کر سکتا۔

آپ کا پانی پر چلنا

سہیل بن عبداللہ تستری کا بیان ہے، کہ ایک مرتبہ آپ اہل بغداد کی نظر سے عرصہ تک غائب رہے، لوگ آپ کی تلاش میں نکلے، اچانک ایک شخص نے لوگوں کو اطلاع دی، کہ مَیں نے آپ کو دجلہ کی طرف جاتے دیکھا ہے، یہ سُنکر سب کے سب دجلہ کی طرف گئے، جب دریا پر پہنچے، تو کیا دیکھتے ہیں، کہ آپ پانی پر سے لوگوں کی طرف چلے آ رہے ہیں، اور مچھلیاں بکثرت آن آن کر آپ کو سلام اور دست بوسی کرتی جاتی ہیں، اُس وقت نمازِ ظہر کا وقت ہو گیا تھا، اسی اثنا میں ایک بڑی بھاری جائے نماز دکھائی دی، جو تختِ سلیمانی کی طرح ہوا میں معلّق ہو کر بچھ گئی، یہ جائے نماز سبز رنگ کی تھی، اس کے اُوپر دو سطریں لکھی ہُوئی تھیں، پہلی سطر میں اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ اور دوسری میں سَلَامٌ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ لکھا ہُوا تھا۔

قصیدہ غوثیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سقانی الحب کاسات الوصال   فقلت لخمرتی نحوی تعال

سعت ومشت لنحوی فی کموس   فھمت بسکرتی بین الموال

فقلت لسائر الاقطاب لموا   بحال وّادخلوا انتم رجال

وھموا واشربوا انتم جنودی   فساقی القوم بالوافی ملال

شربتم فضلتی من بعد سکری   ولا نلتم علوی واتصال

مقامکم العلیٰ جمعاً وّلکن   مقامی فوقکم ما زال عال

انا البازی اشھب کل شیخ   ومن ذا فی الرجال اعطے مثال

کسانی خلعۃ بطراز عزم   وتوجنی بتیجان الکمال

واطلعنی علیٰ سر قدیم   وقلدنی واعطانی سؤال

وولانی علی الاقطاب جمعاً   فحکمی نافذ فی کل حال

ولو القیت سری فی بحار   لصار الکل غورا فی زوال

ولو القیت سری فوق میت   لقام بقدرۃ المولیٰ تعالیٰ

وَلَو اَلقیتُ سِرِّی فَوقَ نَارٍ … لَخَمِدَت وَانطَفَت مِن سِرِّ حَالِی

وَلَو اَلقیتُ سِرِّی فِی جِبَالٍ … لَدُکَّت وَاختَفَت بَینَ الرِّمَالِ

وَمَا مِنهَا شُهُورٌ اَو دُهُورٌ … تَمُرُّ وَتَنقَضِی اِلَّا اَتَا لِی

وَتُخبِرُنِی بِمَا یَاتِی وَیَجرِی … وَتُعلِمُنِی فَاَقصِر عَن جِدَالِی

مُرِیدِی هِم وَطِب وَاشطَح وَغَنِّ … وَافعَل مَا تَشَآءُ فَالاِسمُ عَالِی

مُرِیدِی لَا تَخَف اَللّٰهُ رَبِّی … عَطَانِی رِفعَةً نِلتُ المَعَالِی

طُبُولِی فِی السَّمَآءِ وَالاَرضِ دُقَّت … وَشَاؤُسُ السَّعَادَةِ قَد بَدَا لِی

بِلَادُ اللّٰهِ مُلکِی تَحتَ حُکمِی … وَوَقتِی قَبلَ قَلبِی قَد صَفَا لِی

نَظَرتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰهِ جَمعًا … کَخَردَلَةٍ عَلٰی حُکمِ اتِّصَالِ

وَکُلُّ وَلِیٍّ لَهٗ قَدَمٌ وَّاِنِّی … عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدرِ الکَمَالِ

مُرِیدِی لَا تَخَف وَاشٍ فَاِنِّی … عَزُومٌ قَاتِلٌ عِندَ القِتَالِ

اَنَا الجِیلِیُّ مُحیِّ الدِّینِ اِسمِی … وَاَعلَامِی عَلٰی رَاسِ الجِبَالِ

اَنَا الحَسَنِیُّ وَالمَخدَعُ مَقَامِی … وَاَعلَامِی عَلٰی رَاسِ الرِّجَالِ

وَعَبدُ القَادِرِ المَشهُورُ اِسمِی … وَجَدِّی صَاحِبُ العَینِ الکَمَالِ

اسمائے گرامی حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

حضرت سیّدنا پیرانِ پیر روشن ضمیر شیخ عبد القادر محیّ الدّین الجیلانی حسنی حسینی رضی اللہ عنہ کے خطابات علماء ومشائخ نے جمع فرمائے ہیں حسنِ اتفاق سے ان کی تعداد بھی ٩٩ تک پہنچتی ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هُوَ قُطْبُ الَّذِیْ لَا قُطْبَ اِلَّا هُوَ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیْ

هُوَ الْغَوْثُ الَّذِیْ لَا غَوْثَ اِلَّا هُوَ سَیِّدٌ مُؤَیِّدٌ کَرِیْمٌ

عَظِیْمٌ شَرِیْفٌ ظَرِیْفٌ اِمَامٌ مُؤْمِنٌ مُهَیْمِنٌ سَالِكٌ

صَالِحٌ مُنْعِمٌ مُکَرَّمٌ طَیِّبٌ مُطَیِّبٌ جَوَّادٌ مُرْفَادٌ

صَائِمٌ قَائِمٌ عَابِدٌ زَاهِدٌ سَاجِدٌ وَاجِدٌ مَاجِدٌ

جَلِيٌّ خَفِيٌّ تَقِيٌّ نَقِيٌّ كَامِلٌ بَارِزٌ صَفِيٌّ زَكِيٌّ حَمِيدٌ

نَاصِرٌ مُنَاصِرٌ سَعِيدٌ رَشِيدٌ مُنْجٌ غَوْثٌ قُطُبٌ

نَقِيبٌ نَجِيبٌ خَاشِعٌ خَاضِعٌ بُرْهَانٌ صَاحِبٌ

ثَاقِبٌ وَارِثٌ وَرِعٌ بَارِعٌ فَائِقٌ لَائِقٌ رَاسِخٌ شَامِخٌ

وَلِيٌّ خَفِيٌّ ظَاهِرٌ بَاطِنٌ طَاهِرٌ مُطَهَّرٌ مُطِيعٌ

مُجِيبٌ عَجِيبٌ شَاهِدٌ رَاشِدٌ زَائِدٌ قَائِمٌ بَصِيرٌ

مُنِيرٌ سِرَاجٌ تَاجٌ مُقَرَّبٌ مُحَدِّثٌ خَلِيلٌ

دَلِيلٌ صَادِقٌ عَادِلٌ سُلْطٰنٌ حَسَنِيٌّ حُسَيْنِيٌّ حَنْبَلِيٌّ

شَافِعِيٌّ عَالِمٌ حَاكِمٌ مُعِيْنٌ مُبِيْنٌ مِصْبَاحٌ مِفْتَاحٌ

شَاكِرٌ ذَاكِرٌ مُلَاذٌ مَعَاذٌ رَافِعٌ نَاصِحٌ وَاصِحٌ

وَاضِحٌ حَافِظٌ وَلَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا ۵ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط

هٰذِهِ الْاَسْمَآءُ السَّبْعُ مِنْ اَوْرَادِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیْ

مَعَ تَوَجُّهَاتِ ہست کلیدِ درِ گنجِ حکیم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سیدنا و مولنا حجۃ الحق شیخ عبد القادر الجیلی قدس سرّہ ان اسماء کا ورد کرتے تھے اور آپ نے ہر اسم کے لیے ایک توجّہ بنائی ہے جو کہ ہر سو مرتبہ یا پانچ سو مرتبہ اسم پڑھنے کے بعد پڑھی جائے گی۔ ان کی برکات ظاہر ہیں۔

اَلْاِسْمُ الْاَوَّلُ (پہلا نام) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اس کو ایک لاکھ مرتبہ پڑھے اِس کی توجّہ یعنی مطلب اصطلاح تصوّف میں یہ ہوتا ہے، کہ اے خدا میرے ظاہر پر اس کلمہ کی بادشاہی قائم کر اور باطن میں اس کے حقائق ثابت کر اور مجھ میں اس کے احاطہ سے میرے ظاہر کا استغراق ہو۔ تاکہ مراتب وجود و شہود میں تیرے افعال وصفات کے سوا کسی کو نہ دیکھوں۔

اَلْاِسْمُ الثَّانِیْ (دوسرا نام) اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

اس کو ایک لاکھ مرتبہ پڑھے۔ اِس کی توجّہ یعنی مطلب اصطلاح تصوّف میں) یہ ہے کہ اے خدا مجھ کو اپنی طرف راستہ دکھا اور مجھ کو اپنے آگے ادب والا

اور ثابت قدم بنا اور اپنی محبّت دے میرے دل کو اپنی ذات کے لیے مَظہر اور اپنے احکام کے لیے سرچشمہ بنا۔ اگر حرفِ ندا یعنی یا کے ساتھ پڑھے تو یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ کہے۔

اَلْاِسْمُ الثَّالِثُ (تیسرا نام) حَیٌّ حَیٌّ حَیٌّ

ایک لاکھ مرتبہ پڑھے۔ اس کی توجّہ یعنی مطلب یہ ہے کہ مجھ کو پاک زندگی دے۔ اپنی محبّت کا پاکیزہ و شیریں شربت پلا۔ میری زندگی تجھ میں وابستہ رہے۔ اپنی حیات کا نور میری حیات میں ظاہر کر۔ میری رُوح کو حیات میں ظاہر کر۔ میری رُوح کو دائمی حیات نصیب کر اور قیامت کے دن میرے باطن کو اپنے باطن سے نفع پہنچا۔ میرے دل کو اپنی پرورش کے بھیدوں سے آگاہ کر۔ میری زبان کو باطنی علوم پر گویا کر۔ اگر یَا کے ساتھ پڑھے تو بلا تنوین یَا حَیُّ یَا حَیُّ یَا حَیُّ کہے۔

اَلْاِسْمُ الرَّابِعُ (چوتھا نام) وَاحِدٌ وَاحِدٌ وَاحِدٌ

اِس کو ایک لاکھ مرتبہ پڑھے۔ اِس کی توجّہ یعنی مطلب اصطلاحِ تصوّف میں یہ ہے۔ کہ اپنے نورِ وحدانیت کے ذریعہ مجھ کو موحّد بنا اور اپنے پر کامل یقین کرنے کی مجھ کو توفیق دے کہ تُو اپنی خدائی میں اکیلا ہے اور میرے تمام دینی و دُنیاوی کاموں کے لیے بس تُو ہی کافی ہے۔ اگر یا کے ساتھ پڑھے تو یُوں کہے۔ یَا وَاحِدُ یَا وَاحِدُ یَا وَاحِدُ۔

اَلْاِسْمُ الْخَامِسُ (پانچواں نام) عَزِیْزٌ عَزِیْزٌ عَزِیْزٌ

اس کو ایک لاکھ مرتبہ پڑھے۔ اِس کی توجّہ یعنی مطلب اصطلاحِ تصوّف میں

یہ ہے کہ مجھ کو اپنی عزّت کے واسطہ سے عزّت والوں میں داخل کر۔ عزّت والوں کے کام مجھ سے کرایا۔ مجھ کو عزّت دے اور عزّت والے بندوں میں داخل کر۔ اگر یَا کے ساتھ پڑھے تو پھر بلا تنوین پڑھے۔ یَا عَزِیزُ یَا عَزِیزُ یَا عَزِیزُ

اَلْاِسْمُ السَّادِسُ (چھٹا نام) وَهَّابُ وَهَّابُ وَهَّابُ

اس کو ایک لاکھ مرتبہ پڑھے۔ اس کی توجّہ یعنی مطلب اصطلاحِ تصوف میں یہ ہے کہ مجھ کو ایسی توفیق بخش جو تیری مرضی کے کاموں تک مجھ کو پہنچا دے۔ اے بھید کی باتوں کے بتانے اور بخشنے والے مجھ پر مہربانی کر۔ اے خدا مجھ پر اپنی بخشش کی حقیقت جاری کر۔ اے خدا تو مجھ پر اس امر کا نگران بنا رہ کہ صرف تیری ہی طرف محتاج بنا رہوں۔ کیونکہ تیری غنا و دولت درحقیقت کامل ہے۔ پس تو مجھ فقیر بندہ پر ایسا احسان کر کہ خود غنی ہو کر دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاؤں۔ کیونکہ تو غنی ہے اور دینے والا ہے۔ اگر یَا کے ساتھ پڑھے تو پھر یُوں کہے۔

یَا وَهَّابُ یَا وَهَّابُ یَا وَهَّابُ

اَلْاِسْمُ السَّابِعُ (ساتواں نام) وَدُودُ وَدُودُ وَدُودُ

اِس کو ایک لاکھ مرتبہ پڑھے۔ اِس کی توجّہ یعنی مطلبِ اصطلاحِ تصوّف میں یہ ہے کہ مجھ کو نیک لوگوں کی محبّت عطا کر۔ اے خدا مجھ کو مخلوق کے شرَ سے بچا۔ کیونکہ ان کے شر کے بند کرنے کی تجھ میں کامل طاقت ہے۔ اگر یَا کے ساتھ پڑھے تو پھر بلا تنوین یعنی یَا وَدُودُ یَا وَدُودُ یَا وَدُودُ پڑھے۔

اِسمائے یازدہ

غوثِ اعظم دستگیر رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِجَمَالِکَ وَجَمَالِ حَبِیْبِکَ وَ نَبِیِّکَ وَشَفِیْعِکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ ہٗ

(۱) اِلٰھِیْ بِعِزَّۃِ وَحُرْمَۃِ قُطْبُ الْاَقْطَابِ غَوْثُ الثَّقْلَیْنِ غَوْثُ الْاَعْظَمْ حَضْرَتِ الْحَسَنِیُّ وَ الْحُسَیْنِیُّ قُطْبِ رَبَّانِیْ غَوْثُ الصَّمْدَانِیْ مَحْبُوْبِ حَقَّانِیْ سَرْچَشْمَہْ سُلْطَانِیْ سُلْطَانِ سَیِّدْ مُحِیُّ الدِّیْنِ عَبْدُ الْقَادِرِ جِیْلَانِیْ قُطْبُ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَ الْمَلَآئِکَۃِ قَدَّس سِرَّہٗ اللّٰہُ الْعَزِیْزِہٗ

② اِلٰهِیْ بِعِزَّةِ وَحُرْمَةِ قُطْبُ الْاَقْطَابِ غَوْثُ
الثَّقَلَیْنِ غَوْثُ الْاَعْظَمْ حَضْرَتْ شَاهْ مُحَیُّ الدِّیْنِ
عَبْدُ الْقَادِرْ جِیْلَانِیْ شَیْخُ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ
وَالْمَلٰٓئِکَةِ قَدَّسَ اللّٰہُ الْعَزِیْزِہٗ

③ اِلٰهِیْ بِعِزَّةِ وَحُرْمَةِ قُطْبُ الْاَقْطَابِ
غَوْثُ الثَّقَلَیْنِ غَوْثُ الْاَعْظَمْ حَضْرَتْ شَاهْ مُحَیُّ
الدِّیْنِ عَبْدُ الْقَادِرْ جِیْلَانِیْ قُطْبُ الْبَرِّ وَالْبَحْرِہ
قَدَّسَ اللّٰہُ الْعَزِیْزِہٗ

④ اِلٰهِیْ بِعِزَّةِ وَحُرْمَةِ قُطْبُ الْاَقْطَابِ غَوْثُ
الثَّقَلَیْنِ غَوْثُ الْاَعْظَمْ حَضْرَتْ شَاهْ مُحَیُّ الدِّیْنِ
عَبْدُ الْقَادِرْ جِیْلَانِیْ قُطْبُ الْجُنُوْبِ وَالشِّمَالِ
قَدَّسَ اللّٰہُ الْعَزِیْزِہٗ

⑤ اِلٰهِیْ بِعِزَّةِ وَحُرْمَةِ قُطْبُ الْاَقْطَابُ غَوْثُ
الثَّقَلَیْنِ غَوْثُ الْاَعْظَمْ حَضْرَتْ مَوْلٰنَا مُحَیُّ الدِّیْنِ

عَبْدُ الْقَادِرِ جِیْلَانِیْ قُطْبُ الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ
قَدَّسَ اللّٰہُ الْعَزِیْزِہٗ

(٦) اِلٰھِیْ بِعِزَّۃِ وَحُرْمَۃِ قُطْبُ الْاَقْطَابِ غَوْثُ الثَّقَلَیْنِ غَوْثُ الْاَعْظَمْ حَضْرَتْ مُحَیُّ الدِّیْنِ عَبْدُ الْقَادِرِ جِیْلَانِیْ قُطْبُ النُّجُوْمِ وَالشَّہَابِ
قَدَّسَ اللّٰہُ الْعَزِیْزِہٗ

(٧) اِلٰھِیْ بِعِزَّۃِ وَحُرْمَۃِ قُطْبُ الْاَقْطَابِ غَوْثُ الثَّقَلَیْنِ غَوْثُ الْاَعْظَمْ حَضْرَتْ اَوْلِیَاءِ مُحَیُّ الدِّیْنِ عَبْدُ الْقَادِرِ جِیْلَانِیْ قُطْبُ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ
قَدَّسَ اللّٰہُ الْعَزِیْزِہٗ

(٨) اِلٰھِیْ بِعِزَّۃِ وَحُرْمَۃِ قُطْبُ الْاَقْطَابِ غَوْثُ الثَّقَلَیْنِ غَوْثُ الْاَعْظَمْ حَضْرَتْ خَوَاجَہ مُحَیُّ الدِّیْنِ عَبْدُ الْقَادِرِ جِیْلَانِیْ قُطْبُ الْعَرْشِ وَالْکُرْسِیْ
قَدَّسَ اللّٰہُ الْعَزِیْزِہٗ

(٩) اِلٰهِی بِعِزَّةِ وَحُرْمَةِ قُطْبُ الْاَقْطَابِ غَوْثُ الثَّقَلَيْنِ غَوْثُ الْاَعْظَمْ حَضْرَتْ دَرْوِيْشِ مُحَىِّ الدِّيْنِ عَبْدُ الْقَادِرْ جِيْلَانِیْ قُطْبُ اللَّوْحِ وَ الْقَلَمِ قَدَّسَ اللّٰهُ الْعَزِيْزَهٗ

(١٠) اِلٰهِی بِعِزَّةِ وَحُرْمَةِ قُطْبُ الْاَقْطَابِ غَوْثُ الثَّقَلَيْنِ غَوْثُ الْاَعْظَمْ حَضْرَتْ فَقِيْرِ وَلِیْ مُحَىِّ الدِّيْنِ عَبْدُ الْقَادِرْ جِيْلَانِیْ قُطْبُ الْفَوْقِ وَالْاَرْضِ وَتَحْتَ الثَّرٰی قَدَّسَ اللّٰهُ الْعَزِيْزَهٗ

(١١) اِلٰهِی بِعِزَّةِ وَحُرْمَةِ قُطْبُ الْاَقْطَابِ غَوْثُ الثَّقَلَيْنِ غَوْثُ الْاَعْظَمْ حَضْرَتْ غَرِيْبِ مِسْكِيْنُ مُحَىِّ الدِّيْنِ عَبْدُ الْقَادِرْ جِيْلَانِیْ رَاكِبُ الْمَلٰٓئِكَةِ صَاحِبَ الْمِعْرَاجِ تَابِعِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ سَلَّمْ

يَا هَمْرَآئِيْلُ يَا لُوْمَآئِيْلُ يَا طَنَائِيْلُ بِحَقِّ يَا شَيْخِ

عَبْدُ الْقَادِرْ جِيلَانِی شَيْئًا لِلّٰهِ يَا مُحَمَّدِ اِفْتَحْ

الْاَبْوَابِ اَخْبِرْنِیْ بِحَقِّ يَا بُدُّوحُ يَا بُدُّوحُ

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

يَحْزَنُوْنَ ۵

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝


داتا فیضِ رساں   گنج بخشِ جہاں   مرشدِ کاملاں   تیری کیا بات ہے
Data Darbar Lahore Pakistan
99



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرۂ نسبی

حضرت سیّد مخدوم علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

یا الٰہی دو جہاں کی کر مجھے قوّت عطا	حضرت علی مرتضیٰ رضؓ	حیدرِ کرّار علیؓ شیرِ خدا کے واسطے
یا الٰہی دمبدم قرباں ہو میرا جان و دل	حضرت امام حسنؓ	اِس حسنؓ خستہ جگر صاحبِ بلا کے واسطے
یا الٰہی دو جہاں میں شاد اور آباد رکھ	حضرت زیدؓ	سیّد زیدؓ سخا اہلِ وفا کے واسطے
یا الٰہی کفر و شرک غیر سے دل پاک کر	حضرت حسین اصغرؓ	اس حسینؓ اصغر سراسر باصفا کے واسطے
یا الٰہی فرض و سُنّت پر مجھے قائم تو رکھ	حضرت ابو الحسین علیؓ	اُس ابو الحسنؓ علی رہنما کے واسطے
یا الٰہی دے شجاعت عشق احمد کی مجھے	حضرت شجاعؓ	اس شہنشاہ شجاع یُوسف لقا کے واسطے
یا الٰہی ذاتِ واحد کا مجھے تو عبد رکھ	حضرت عبد الرحمنؓ	عبد الرحمنؓ باصفا و باوفا کے واسطے
یا الٰہی فقر کی نعمت سے دِل معمور کر	حضرت سیّد علیؓ	بادشاہ سیّد علیؓ ہر دوسرا کے واسطے
یا الٰہی کر نہ تو محتاج مجھ کو غیر کا	حضرت عثمانؓ	زیرِ داماں اپنے رکھ عثمانؓ حیا کے واسطے
یا الٰہی تو خدایا دو جہاں کا گنج بخشؒ	حضرت علی ہجویریؒ	گنج بخش مخدوم علیؒ صاحب سخا کے واسطے

شجرۂ طریقت

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

ہو رقم کس سے تمہارا مرتبہ یا گنج بخشؒ
ہیں ثنا خواں آپ کے شاہ و گدا یا گنج بخشؒ

بحرِ غم میں ہوتی ہے زیر و زبر کشتی مری
لو خبر بہرِ محمدؐ مصطفےٰ یا گنج بخشؒ

مہربان ہو کر ہماری مشکلیں آساں کرو
صدقہ حضرت علیؓ المرتضےٰ یا گنج بخشؒ

از پئے حضرت خواجہ حسنؓ بصری مجھے ہونے نہ دو
پھندۂ حرص و ہوا میں مبتلا یا گنج بخشؒ

از برائے طاعت حبیبؒ عجمی کرد
نورِ ایماں سے منور دل مرا یا گنج بخشؒ

حضرت داؤد طائی پیر کامل کے طفیل
کیجئے سب حاجتیں میری روا یا گنج بخشؒ

از پئے حضرت معروف کرخیؒ خواب میں آ کر مجھے
چہرہ انور دکھا دو برملا یا گنج بخشؒ

از برائے سریؒ سقطیؒ رہے لب پر مرے
اسمِ اعظم آپ کا جاری سدا یا گنج بخشؒ

از پئے لطف تکریم فیوض ذاتِ جنیدؒ
ہو ہمارے حال پر نظر عطا یا گنج بخشؒ

از برائے حضرت بوبکر شبلیؒ نامدار
دل کے حاصل ہوں ہمارے مدعا یا گنج بخشؒ

از پئے حضرت علی عسریؒ مجھے کر دو رہا
ہوں گرفتار غم رنج و بلا یا گنج بخشؒ

از برائے حضرت بوالفضلؒ ختلی رہے جلوہ نما
ہر گھڑی دل میں تصور آپ کا یا گنج بخشؒ

یا علیؒ مخدوم ہجویری برائے ذات خویش
غیر کا ہونے نہ دو ہم کو یا گنج بخشؒ

شیخ ہندیؒ پر پڑی لطف و کرم کی جب نظر
کر دیا قطرہ سے دریا آپ نے یا گنج بخشؒ

خواجہ معینؒ کو بابا فریدالدینؒ کو
گنجِ عرفاں آپ کے در سے ملا یا گنج بخشؒ

کس کے در پر یہ ظہورالدین کرے جا کر سوال
آپ کے دربارِ عالی کے سوا یا گنج بخشؒ

حیات
حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مخدوم علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ شہر غزنی کے محلہ ہجویری میں سن ۴۰۰ھ میں پیدا ہوئے۔

محلہ ہجویر میں والدہ محترمہ رہائش پذیر تھیں۔ اور غزنی شہر کے محلہ جلاب میں والد ماجد رہتے تھے۔ حضرت اِن دونوں محلّوں میں مختلف اوقات میں رہتے تھے۔ اِسلیئے آپ کو ہجویری اور جلابی کہا جاتا ہے۔

کُنیت آپ کی ابُوالحسن تھی اور نام علی۔ والد کا نام عثمان اور دادا کا نام علی جلابی غزنوی۔ مذہب کے معاملے میں آپ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہ علیہ کے پابند تھے۔ آپ سیّد حسنی ہیں۔ یعنی امام حسن علیہ السّلام کی اولاد سے ہیں۔

حضرت کے پیرِ طریقت

حضرت کا سِلسلہ جُنیدیہ ہے۔ جس کی ابتدا سید الطائفہ حضرت جُنید بغدادی رحمۃُ اللہ علیہ سے ہے۔ آپ کے پیرِ طریقت کا نام ابُوالفضل محمد حسن بن ختلی قدس سرّہ ہے۔ چنانچہ آپ خُود لکھتے ہیں کہ مَیں طریقت میں اُن کا تابع ہوں۔

علوم تفسیر و روایات کے عالم تھے۔ حُصری کے مُرید اور راز دان تھے۔ ابو عمرو قزوینی کے ہمعصر تھے۔ ساٹھ سال تک لوگوں سے بھاگتے رہے۔ اُن سے کرامات اور نشانات بہت ظاہر ہیں۔ مگر صُوفیوں کے لباس اور اُن کی رُسوم کے پابند نہ تھے۔ حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے پیر طریقت کے ارادت مند اور مُرید ثابت ہُوئے اور ساری زندگی اپنے پیر و مرشد کی تصویر بن کر گذار دی۔ ۶۵ سال کی عمر پا کر ۴۶۵ھ ۹ محرم الحرام کو وصال کر گئے۔ شجرہ پیرِ طریقت حسبِ ذیل واسطوں سے حضرت علی مرتضٰے کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔

حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مُرشد خواجہ ابوالفضل ختلی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مُریدوں کو کم گوئی اور کم خوابی کی بہت تاکید کرتے تھے۔ اِس لیے حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ غلبہ کے سوا نہ سوؤ اور جب جاگو تو پھر دوبارہ سونے کی کوشش نہ کرو۔ کیونکہ مُرید کے واسطے حرام ہے اور بیکاری کی نشانی ہے۔

سماع کے بارے میں صُوفیا میں اختلاف ہے۔ حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مُرشد خواجہ ابوالفضل رحمۃ اللہ علیہ اِس بارے میں فرمایا کرتے تھے۔ سماع ان لوگوں کا توشہ ہے جو منزل سے پیچھے رہ گئے ہوں۔ جو پہنچ گئے ہوں اُن کو سماع کی کیا حاجت ہے۔ کیونکہ وصل کے محل میں سُننے کا حکم معزول ہوتا ہے۔

حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیر و مُرشد کی نسبت فرماتے ہیں کہ وہ رسمی صُوفیوں (دکانداروں) سے سختی سے پیش آتے تھے۔ میں نے اُن سے بڑھ کر کوئی شخص ہیبت ناک نہیں دیکھا۔ فرماتے ہیں ایک دن ان کے ہاتھ دُھلا رہا تھا۔ دفعتاً یہ خیال گذرا کہ جب سب کام تقدیر اور قسمت پر منحصر ہیں تو کیوں ہم لوگ اپنے آپ کو غلام بنا کر پیروں کی خدمت میں مصروف ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے بیٹا! جو کچھ تمہارے دل میں گذرا ہے سب کو معلوم ہے۔ مگر ہر حکم کے لیے ایک سبب ہُوا کرتا

ہے۔ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ کسی کو تاج و تخت سپرد کردے تو اس میں پہلے اس کے سنبھالنے کی توفیق بھی پیدا کر دیتا ہے اور وہی خدمت اس کی بزرگی کا سبب بن جاتی ہے۔

خواجہ ابو الفضل رحمۃ اللہ علیہ نے ۵۶ سال تک ایک جامہ رکھا اور بے تکلف اس کو پیوند لگایا کرتے یہاں تک کہ جامہ در جامہ ہو کر اصل کپڑے کا نشان بھی نہ رہا تھا۔

حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے علمِ دین اور تصوّف و معرفت میں جسے کامل پایا اُسی سے فیض حاصل کیا۔ وُہ علم کی تلاش میں اِس حدیث کے پُورے پابند رہے۔

عِلم حاصل کرو خواہ چین ہی سے ملے۔

اُنہوں نے حصُولِ علم کی خاطر آرام، اپنے وطن اور آسائشوں کو قربان کر دیا تھا۔ اور مختلف علاقوں میں جا کر بزرگانِ دین سے فیض حاصل کیا۔ حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے عِلمِ دین کے اُستاد شیخ ابو القاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے فقر میں رضا جوئی مُرشد سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں ہے۔ پس فقر کو چاہیئے کہ مُرشد ہی کی حضوری رکھے۔ یعنی مُرشد کو اپنے پاس ہی سمجھے۔

آگے مُرشد کی تعریف کی ہے کہ کس قسم کا ہونا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ جو خود ہی ڈوبا ہُوا ہو اور اپنے مرید کو بھی ساتھ لے ڈوبے۔

شادی

حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی شادی مُبارک بھی ہُوئی لیکن کچھ عرصہ بعد بیوی انتقال کر گئی۔ والدین نے دُوسری شادی کے لیے مجبُور کیا۔ حضرت تنہائی پسند تھے۔ عورت سے دُور رہنے کے خواہش مند تھے۔ لیکن والدین کے ادب و احترام

کی وجہ سے انکار نہ کر سکے۔ کیونکہ اپنے والدین کے از حد فرمانبردار تھے اور دونوں جہانوں کا قبلہ کہتے تھے۔ اس لیے والدین کے اسرار پر دوسری شادی ہو گئی۔ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے گیارہ سال سے نکاح کی آفت سے بچایا ہوا تھا۔ اب مقدر نے پھر اس میں پھنسا دیا۔ ایک سال اِس آفت میں غرق رہا۔ یہاں تک کہ قریب تھا کہ میرا دین تباہ ہو جائے کہ خدا تعالےٰ نے اپنی کمال مہربانی اور بخشش و رحمت سے مجھے خلاصی عطا فرمائی۔ یعنی بیوی کا انتقال ہو گیا۔

حضرت نے عورتوں سے خدا کی پناہ طلب کی ہے۔ اور اُن کی ذات کو فتنہ و فساد کا مخزن قرار دیا ہے۔ یہ بات آپ کی دِلی ناپسندگی کا روشن عکس ہے۔ آپ ہر چند تجرد و تنہائی کو زیادہ پسند کرتے تھے۔ عورت سے دُور رہنے کے خواہش مند تھے۔ اور اس پر عمل بھی کرتے تھے۔ اِس کے باوجود حضرت نے نکاح کے بارے میں تین قسم کے خیال ظاہر کئے ہیں۔

۱۔ مرد عورت سب پر نکاح کرنا عموماً مباح ہے۔

۲۔ جو حرام سے پرہیز نہ کر سکیں اُن پر فرض ہے۔

۳۔ جو عیال کا حق ادا کر سکے اُس پر سُنّت ہے۔

سیر و سیاحت

بزرگانِ سلف صوفیائے کرام اور علمایانِ دین کی سیر و سیاحت کا مطلب دُنیا جہان کی بے سُود گرداوری نہ تھا۔ وُہ کوئی خاص مقصد لے کر باہر نکلتے تھے۔ اور جب تک اِس میں کمال نہ حاصل نہ کر لیتے تھے۔ واپس نہ آتے تھے۔ کوئی اشاعتِ دین کی غرض سے باہر نکلا ہے۔ کوئی حصولِ علم کی خاطر۔ تاکہ اس میں کمال حاصل کر کے خلق اللہ کو صراطِ مستقیم دکھا سکے۔

حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے غزنی کے بزرگوں سے بھی بہت کچھ حاصل کیا تھا۔ وہ ریاضت و جفاکشی حصولِ تجربہ اور حصولِ علم کی خاطر اپنے پیر و مرشد کے ساتھ بھی کئی ممالک بھی پھرتے رہے اور تنہا بھی کئی مقامات پر گئے اور ریاضتِ شاقہ کے علمی سبق حاصل کرتے رہے۔

کشف المحجوب میں جہاں آپ نے ادب کی خوبیاں اور احکام بیان کئے ہیں، وُہ اپنے سفر خراسان کا ذکر کرتے ہیں۔ میں نے خراسان کے ایک گاؤں جس کو کمندر کہتے ہیں۔ ایک آدمی کو دیکھا جس کو ادیب کمندی کہتے تھے۔ یہ بزرگ شخص بیس سال تک پاؤں کے بل کھڑا رہا۔ اور سوائے نماز کے کبھی نہیں بیٹھا تھا۔ لوگوں نے کھڑا رہنے کا سبب پُوچھا۔ جواب دیا مجھے ابھی تک یہ درجہ حاصل نہیں ہُوا کہ خدا کے مشاہدہ میں بیٹھنے کی عزت حاصل کر سکوں۔

حضرت ایک مرتبہ ماوراالنہر جا نکلے۔ احمد حماد سرخش آپ کے رفیق تھے۔ ان سے پُوچھا کہ تم نکاح کیوں نہیں کرتے؟ اُس نے کہا ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ فرمایا کیوں؟ کہا کہ میں نے اپنے زمانے میں یا اپنے سے غائب ہوتا ہوں تو دونوں جہانوں سے مجھے کچھ یاد نہیں ہوتا۔ اور جب حاضر ہوتا ہوں تو اپنے نفس کو ایسا رکھتا ہوں کہ ایک روٹی کو ہزار حُور سے بہتر سمجھتا ہوں۔ پس دل کے شغل سے بہتر اور کوئی شغل نہیں۔

○

گنج بخشی آپ کی آفاق میں مشہور ہے دِل دہی خستہ دِلوں کا آپ کا دستور ہے

نرغہ اعدا میں یہ قلبِ حزیں محصور ہے المدد یا گنج بخش منتظر مہجور ہے

حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی لاہور تشریف آوری

غزنی سے لاہور کا سفر جس قدر دشوار گذار ہے۔ جس قدر دور دراز فاصلے پر ہے۔ اس کو کون نہیں جانتا۔

مُلک الگ، زبان الگ، معاشرت الگ، آب و ہوا میں نمایاں اختلاف ایسے ملک اور ایسے دُور دراز سفر کی تیاریوں کے لیے جس قسم کے سازو سامان کی ضرورت ہے وُہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ مگر حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ پا پیادہ بغیر کسی سازو سامان اور بغیر کسی اہتمام و انصرام کے روانہ ہوئے۔ اس ملک میں جس کے رستے سے بھی ناواقف ہیں اور جس کے باشندوں میں سے کسی ایک سے بھی شناسائی نہیں رکھتے تھے۔

بلکہ اتنا بھی نہیں جانتے تھے کہ کسی کی کشش لیے جاتی ہے اور کس کام اور مقصد کے لیے۔

حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اپنے دو ہمراہیوں سمیت اپنے پیر و مُرشد حضرت خواجہ ابوالفضل ختلی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے مُطابق منزلوں پر منزلیں طے کرتے راستے کے دیہاتی باشندوں کو پُر حکمت نصائح کے موتی لٹاتے، فقر و فاقہ اور صبر و شکر سے شکم پُری کرتے آبلہ پا، کو خارِ راہ کا شکار بناتے لاہور پہنچے۔ حضرت اشاعتِ دین اور تبلیغِ دینِ اسلام کے لیے لاہور تشریف لائے۔

حضرتؒ کی پہلی کرامت مسجد کے متعلّق ظاہر ہُوئی

حضرت نے جب یہ مسجد بنائی تو اور مسجدوں کی نسبت اس کے قبلہ کا رُخ ذرا سا جنوبی سمت تھا۔ علماء لاہور نے اِس پر اعتراض کیا۔ حضرت اعتراض سُنکر خاموش ہو رہے۔

تعمیرِ مسجد سے فراغت پائی تو آپ نے کل علماء و فضلاء کو بلایا اور خُود امام بن کر اس میں نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد تمام حضرات سے فرمایا کہ تم لوگ اس مسجد کے قبلہ پر اعتراض کرتے ہو۔ اب دیکھو قبلہ کس طرف ہے۔ جب انہوں نے نظر اُٹھا کر دیکھا تو یکبارگی قبلہ بالمشافہ بچشم ظاہر نظر آیا۔ حضرت نے فرمایا بتاؤ قبلہ کدھر ہے؟ قبلہ کو سیدھے رُخ پر دیکھ کر سب معترضین نادم ہُوئے اور آپ سے معذرت چاہی۔

حضرت اِس کرامت سے فوراً ہی سارے شہر میں مشہُور ہو گئے اور رفتہ رفتہ تمام ہندوستان میں قطب الاقطاب مشہور ہو گئے۔

حضرت کے دم قدم سے اہلِ پنجاب اور بالخصُوص اہل لاہور کو بہت سے رُوحانی فیوضات نصیب ہُوتے اور سینکڑوں اور ہزاروں لوگوں کو آپ سے اخلاق حسنہ اور کلام پُر تاثیر سے اِسلام کی لازوال نعمت میسّر ہوئی۔

آپ کی زندگی اور آپ کے کلام، کام نے وُہ اثر کیا جو تیر و تفنگ تیغ و تبرّ اور توپ اور بندوق سے بھی ناممکن تھا۔ لوگ جوق در جوق حلقۂ اِسلام میں داخل ہوئے تھے۔

اور اس مظہر نُورِ خُدا، عارفوں کے پیر کامل اور کاملوں کے راہنما کی توجہّ سے تاریکی سے روشنی، جہالت سے شائستگی، بے علمی سے علم اور کفر سے اسلام میں آتے تھے۔

اِن ہزار ہا بندگانِ خدا میں سے سب سے پہلے جو مسلمان ہُوا وُہ معمولی آدمی نہیں تھا۔ بلکہ سلطان مودود والی کابل وغزنی کی طرف سے ولایت پنجاب کا نائب حاکم تھا۔ اور جادُو کی بہت مہارت رکھتا تھا۔ جس کا نام رائے راجُو تھا۔

لاہور کے تمام گوجر برادری نذرانہ کے طور پر اپنی بھینسوں کا دودھ رائے راجو کی خدمت میں روزانہ پیش کرتے تھے۔ ایک دن ایک بُڑھیا نذرانے کا دُودھ لے کر جا رہی تھی۔ کہ حضرت داتا صاحب نے اس بُڑھیا کو کہا کہ ہمیں دُودھ دے دو۔ بڑھیا نے کہا۔ ہم اگر دُودھ رائے راجُو کو نہ دیں تو ہماری بھینسوں کے تھنوں سے خُون آنے لگتا ہے۔

حضرت نے کہا کہ ایسا نہیں ہو گا تم دُودھ ہمیں دے دو۔ حضرت کی بات بڑھیا پر اثر کر گئی اور بُڑھیا نے دُودھ حضرت صاحب کو دے دیا۔ حضرت صاحب نے ضرورت کا دُودھ رکھ کر باقی دُودھ ساتھ جو دریا بہتا تھا۔ اس میں ڈال دیا۔

بُڑھیا اپنے گھر واپس چلی گئی اور جب بھینس کے نیچے دُودھ دوہنے کے لیے بیٹھی تو اللہ تعالےٰ نے حضرت دُاتا صاحب کا صدقہ دُودھ میں برکت ڈال دی۔ بڑھیا نے گھر کے تمام برتن دُودھ سے بھر لیے اور پھر پڑوسیوں کے برتن منگوا کر بھرنے شروع کر دیئے۔ علاقہ کے لوگوں نے یہ ماجرا دیکھا تو حیران رہ گئے۔ اور بُڑھیا سے پُوچھا کہ کیا بات ہے۔ جو کہ آج دُودھ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا۔ بڑھیا نے لوگوں کو حضرت داتا صاحب کو دُودھ دینے کا واقعہ سُنایا لوگوں نے دُودھ کی اس قدر برکت دیکھ کر وَلی اللہ کی کرامت جانا۔ اور سب لوگوں نے حضرت داتا صاحب گنج بخشؒ کی خدمت میں دُودھ کا نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ فیض بابرکت حاصل کیا۔

جب یہ خبر رائے راجُو کو پہنچی تو وُہ غصّے میں لال پیلا ہونے لگا۔ اور حضرت داتا صاحب کی خدمت میں حاضر ہُوا۔

اور بڑے تکبرانہ انداز میں کہنے لگا کہ ایسے نہیں چلے گا۔ کچھ دیکھو اور دکھاؤ۔ حضرت داتا صاحب نے کہا تم ہی دکھاؤ جو دکھانا ہے۔ رائے راجو نے کچھ دیر آنکھیں بند کر کے ہوا میں ہاتھ لہرایا اور آدھا خربوزہ حاصل کیا اور حضرت داتا صاحب کو کہنے لگا یہ خربوزہ جنّت سے لایا ہوں۔ حضرت داتا صاحبؒ نے اپنا جانماز اُٹھایا اور نیچے سے ثابت خربوزہ حاصل کر کے رائے راجو کو دیا اور کہا یہ جنّت کے اُسی پودے کا خربوزہ ہے جس سے تو آدھا لایا تھا۔

رائے راجو نے کہا ایسے نہیں یہ دیکھو کہہ کر ہوا میں اُڑنے لگا۔ حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے لکڑی کے جوتے اُوپر اُٹھا کر کہا جاؤ اس لعین کو نیچے لے آؤ۔ دیکھتے ہی وہ جوتے رائے راجو کے سر پر پڑنے لگے تو رائے راجو فوراً حضرت داتا صاحبؒ کے قدموں میں گر پڑا۔ اور رو رو کر حضرت کی غلامی کے لیے التجا کرنے لگا۔

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے اُس کو اپنا مُرید خاص بنا کر مسلمان کر دیا۔ یہ پہلا ہندوستانی شخص تھا۔ جو حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر مسلمان ہوا تھا۔ اس کے پیچھے ہزاروں لوگوں نے اسلام قبول کیا۔

حضرت نے اپنے خاص مُرید کو خلافت عطا کر کے اس کا نام "شیخ ہندی" رکھا۔ تمام موجودہ مجاور اسی شیخ ہندی کی اولاد سے ہیں۔ جو کہ سلسلہ بہ سلسلہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے گدی نشین مقرر ہوتے آ رہے ہیں۔

حضرت کی اس کرامت کی یاد میں آج بھی سالانہ عُرس مبارک پر جو ۱۸-۱۹-۲۰ صفر کے مہینے میں ہر سال ہوتا ہے۔ صوبہ پنجاب کے سب چھوٹے بڑے شہروں کی تمام گوجر برادری لاکھوں من دودھ کا نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔ جس سے عُرس مُبارک کے تین دن سبیل دودھ جاری رہتی ہے۔ اور لاکھوں عقیدت مند حضرات تبرّک حاصل کر کے فیض یاب ہوتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ترکیبِ ختم شریف

جناب سرکار دو عالم نبی مکرم، نورِ مجسم، ہادیِ انس وجاں رحمتِ عالمیاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

۱۲۔ ربیع الاوّل

الحمد شریف ۱۱ مرتبہ، درود شریف ۳۶۰، یا ھادی یا نور ۳۶۰، یا ھادی یا منور ۳۶۰، یا حضرت سیّد العرب والعجم شیئاً للہ ۳۶۰، صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ ۳۶۰ مرتبہ صلوات اللہ تعالیٰ سرمداً علی النبی محمدٍ فریادرس یا حضرت المدد الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ۵ الصلوٰۃ و السلام علیک یا حضرت سیّد العرب والعجم شیئاً للہ مشکلکشا بالخیر ۳۶۰ مرتبہ، درود شریف ۳۶۰ مرتبہ۔ الحمد شریف ۱۱ مرتبہ، یا حضرت یا سرور یا صدیق یا عمر یا عثمان یا حیدر یا شبیر یا شبر شرکن دفع خیر آور ۳۶۰ مرتبہ الحمد شریف ۱۱ مرتبہ۔

ترکیب ختم غوثیہ عالیہ

الحمد شریف ۱۱ مرتبہ، درود شریف ۱۱۱ مرتبہ، سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا

قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۱۱۱ مرتبہ؛ خُذْ بِیَدِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ یَاحضرت
سُلْطَان شَیْخ سَیِّد عَبْدُ الْقَادِرِ جِیلَانِی اَلْمَدَدُ ۱۱۱ مرتبہ۔ بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْكَ
وِزْرَكَ ۝ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝
فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ فَاِذَا فَرَغْتَ
فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝ ۴۱ مرتبہ؛ سُوْرَۃ یٰسٓ ایک مرتبہ
یَابَاقِیْ اَنْتَ الْبَاقِیْ ۱۱۱ مرتبہ؛ یَاکَافِیْ اَنْتَ الْکَافِیْ ۱۱۱ مرتبہ؛ یَاشَافِیْ اَنْتَ
الشَّافِیْ ۱۱۱ مرتبہ؛ یَاهَادِیْ اَنْتَ الْهَادِیْ ۱۱۱ مرتبہ؛ یا حضرت شاہ محی الدین
مشکل کشا بالخیر ۱۱۱ مرتبہ؛ یَاحَضْرَتْ غَوْث اَغِثْنَا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۱۱۱ مرتبہ؛
سَهِّلْ فَسَهِّلْ یَا اِلٰهِیْ کُلَّ صَعْبٍ بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ ۱۱۱ مرتبہ؛
امداد کُن، امداد کُن   از رنج و غم آزاد کُن   در دین و دُنیا شاد کُن
یا غوثِ اعظم دستگیر ۱۱۱ مرتبہ؛ یا شَیْخ سَیِّد عَبْدُ الْقَادِرِ شَیْئًا لِلّٰہِ ۱۱۱ مرتبہ
مشکلات بے عدد داریم، شَیْئًا لِلّٰہِ غوثِ اعظم پیر ما ۳ مرتبہ؛ ما ہمہ محتاج
تو حاجت روا، اَلْمَدَدُ یَا غَوْثِ اَعْظَم سَیِّدا ۳ مرتبہ؛ خُذْ یَدِیْ یَاشَاہِ
جِیلَان خُذْ یَدِیْ۔ شَیْئًا لِلّٰہِ اَنْتَ نُوْرُ الْاَحْمَدِ صلی اللہ علیہ وسلم ۳ مرتبہ؛
وقت امداد یا شہ بغداد   رس بفریاد یا شہ بغداد ۳ مرتبہ۔ دَرُوْد شَرِیْف
۱۱۱ مرتبہ؛ اَلْحَمْدُ شَرِیْف ۱۱ مرتبہ

مندرجہ بالا ختم شریف کے بعد کلمہ شریف اور اسمِ ذات کا ذکر کیا جائے۔

نوٹ:۔ اسمِ ذات (اللہ) کا ذکر کرنے سے پہلے یہ کلمات پڑھے جائیں:۔
کَلِمَةُ حَقٍّ عَلَیْهَا وَبِهَا نَحْیٰ وَنَمُوْتُ وَنُبْعَثُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ عَلَیْهَا
مِنَ الْاٰمِنِیْنَ اٰمِیْنَ اور ذکر شریف ختم کرنے کے بعد اَللّٰهُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ

وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

ختم شریف حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

حضور کا یومِ وصال ۹ محرم الحرام ہے اور تاریخ عرس مبارک ۱۹-۲۰ صفر المظفر

الحمد شریف ۳ مرتبہ۔ درود شریف ۱۱۱ مرتبہ۔ کلمہ تمجید ۱۱۱ مرتبہ۔ سورۃ اخلاص ۱۱۱ مرتبہ۔ آیہ کریمہ ۱۱۱ مرتبہ۔ خُذْ بِیَدِی شَیْئًا لِلّٰہ یا حضرت شہنشاہ سید علی مخدوم ہجویری المدد ۱۱۱ مرتبہ۔ کلمہ طیبہ ۱۰۰ (یکصد) مرتبہ۔ الحمد شریف ۳ مرتبہ

ایصالِ ثواب کا طریقہ

نعت خوانی، ختم شریف، ذکر و اذکار، قیام و سلام اور تلاوت مجید کے بعد اس طرح ایصالِ ثواب کریں:۔ "یا اللہ جو کلماتِ طیبات اس محفلِ مقدس میں پڑھے اور سنے گئے اور جو تبرکات طعام، شیرینی اور پھل پھول وغیرہ رکھے گئے، ان سب کو اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں قبول فرما کر ان کا ثواب پہنچا دیجیو، بخدمتِ اقدس حضور سید المرسلین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین سرکارِ دوعالم حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ بارواحِ جمیع انبیاء و مرسلین علیہم السلام، بارواح والدین شریفین، آباء و اجداد، اہلِ بیت عظام، ازواجِ مطہرات اور اصحابِ کرام (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام) تابعین و تبع تابعین و امامانِ اہلِ بیت (حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) و شہدائے کربلا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بالخصوص بخدمت و السلطان الاولیا قطب الاقطاب حضور محبوب سبحانی قطبِ ربانی غوثِ صمدانی شہباز لامکانی میراں محی الدین شیخ عبدالقادر الجیلانی قدس سرہ النورانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت مخدوم علی بن عثمان ہجویری المعروف داتا گنج بخش و جمیع بزرگان و سادات سلسلہ عالیہ قادریہ، اویسیہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ وغیرہ وغیرہ بارواح جمیع صدیقین، شہداء و صالحین، اولیاء کرام، صوفیائے عظام، خاصانِ خدا، مقربانِ الٰہ، متقدمین سے لے کر متاخرین تک، بارواح جمیع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات"۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَسَلَّمَ

بعدہٗ اپنے اور جملہ مسلمانوں کے لیے دعائے خیر کریں۔

عہد نامہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ عَالِمُ الۡغَیۡبِ وَالشَّھَادَةِ اَنۡتَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِیۡمُ ؕ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَعۡھَدُ اِلَیۡکَ فِیۡ ھٰذِہِ الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا وَاَشۡھَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنۡتَ وَحۡدَکَ لَا شَرِیۡکَ لَکَ وَ اَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُکَ وَرَسُوۡلُکَ فَلَا تَکِلۡنِیۡۤ اِلٰی نَفۡسِیۡ فَاِنَّکَ اِنۡ تَکِلۡنِیۡ اِلٰی نَفۡسِیۡ تُقَرِّبۡنِیۡ اِلَی الشَّرِّ وَتُبَاعِدۡنِیۡ مِنَ الۡخَیۡرِ وَ اِنِّیۡ لَا اَتَّکِلُ اِلَّا بِرَحۡمَتِکَ فَاجۡعَلۡ لِّیۡ عِنۡدَکَ عَھۡدًا تُوَفِّیۡہِ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ اِنَّکَ لَا تُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ ط وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیۡرِ خَلۡقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖۤ اَجۡمَعِیۡنَ ط بِرَحۡمَتِکَ یَاۤ اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ ۝

دُعا

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ

(اور تمہارے رب نے فرمایا کہ تم مجھے پکارو میں تمہاری دُعا قبول کروں گا۔)

دُعا عبادت کا مغز ہے۔

دُعا سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی چیز معزز نہیں ہے (ترمذی، ابنِ ماجہ)

اے خدائے بزرگ و بلند! ہم عاجز و ناچیز، کمزور و ناتواں تیرے بندے تیری پناہ کے طلب گار ہیں۔ ہمیں راندۂ درگاہِ ایزدی شیطان کے شر سے محفوظ و مامون فرما۔ ہم اپنی تمام تر عاجزی و انکساری کے ساتھ تیری بارگاہ میں حاضر ہیں۔ بیشک تُو ہی تمام جہانوں کا مالک ہے۔ بڑا مہربان اور رحم والا ہے۔ سب تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں۔ تُو ہی روزِ جزا کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہماری اور ہمارے ماں باپ، بہن بھائی، بیوی بچّوں اور تمام مُسلمانوں کی مدد فرما۔

سیدھا دکھا اُن لوگوں کا راستہ تیرے انعام کے مستحق ٹھہرے۔ ہمارے قدم اُس راستے پر نہ اُٹھیں جس پر چل کر ہم راہ ہی گُم کر بیٹھیں۔ نہ راستہ اُن لوگوں کا جن پر تیرا غضب نازل ہُوا۔ ہم تجھ سے راہِ مستقیم کے طلب گار ہیں۔ سیدھے راستے کو ہمارا مقدّر بنا دے۔ اے ہمارے پروردگار ہماری یہ دُعا قبول فرمائیے۔ بلا شُبہ آپ خوب سُننے والے ہیں اور جاننے والے ہیں۔ ہمارے حال پر رحم فرما۔ ہماری دُنیا و آخرت بہتر کر دے۔

اے ہمارے رَب! بلاشُبہ آپ تمام لوگوں کو میدانِ حشر میں جمع کرنے والے ہیں۔ جس میں ذرا شک نہیں۔ بلاشُبہ ہم ایمان لائے۔ سو آپ ہمارے گناہوں کو مُعاف کر دیجئے۔ اور ہم کو عذابِ دوزخ سے بچا لیجئے۔ اے اللہ آپ تمام ملک کے مالک ہیں جس کو چاہتے ہیں ملک دے دیتے ہیں اور جس سے چاہتے ہیں، ملک لے لیتے ہیں۔ آپ ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں۔ آپ رات کو دن میں داخل کر دیتے ہیں اور دن کو رات میں داخل کر دیتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں۔ بے شمار اور بے حساب رزق عطا فرماتے ہیں۔

اے ہمارے رَب! اپنی عنایت سے ہم سب کو اچھی اولاد سے نواز اور جو اولاد ہیں اس کو نیک اور صالح عمل کی ہدایت فرمایئے۔ بیشک آپ دُعا سُننے والے ہیں۔ اے ہمارے پالنہار گناہوں کو اور ہمارے کاموں میں ہمارے حد سے نکل جانے کو بخش دیجئے اور ہم کو ثابت قدم رکھیئے۔

اے ماں باپ سے زیادہ مہربان داتا! تیرے گنہگار بندے اور بندیاں سخت پریشانی کے عالم میں فریاد کرتے ہیں۔ اپنے محبُوب پاک محمدؐ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے ہماری خطائیں مُعاف فرما ہم کو دُنیا و آخرت کے عذاب سے بچا اور رحم و کرم فرمایئے۔

تُو نے ہمیں انسان بنایا۔ عزّت اور خلافت کا خلعت پہنایا۔ ہمیں دولت دی۔ سلطنت بخشی زمین میں وراثت عطا کی مگر ہم نے تیری نعمتوں کی قدر نہ جانی۔ تُو نے ہمیں سنوارا۔ ہم نے اپنی صورتوں کو بگاڑا۔ تیری راہ کو چھوڑا۔ تیرے حکموں سے مُنہ پھیرا۔ تجھ سے اپنا رشتہ توڑا۔ نفس و شیطان کے جال میں پھنسے، گناہ کیے وہ بھی سخت کہ جانور بھی اُن سے پناہ مانگیں۔ نافرمانیاں کیں اور ایسی شدید کہ اُن سے پتّھر بھی لرز جائیں۔

اے اللہ! اقراری مجرم، رُو سیاہ، گنہگار، بدکار، عصیاں شعار، شرمسار تیری

رحمت و مغفرت کے اُمیدوار، آنکھوں سے آنسو بہاتے تیرے عذاب سے ڈرتے، تیری ناراضگی سے گھبراتے، ہاتھ پھیلائے، شرم سے سر جھکائے۔ گڑگڑاتے تیرے دربار میں حاضر ہیں۔ اے عزیز و غفار ہمیں مُعاف کر دے۔ ہم کو بخش دے۔ دُنیا میں خوشحالی فرما، آخرت کو ہمارے لیے بہتر بنا دے۔ یا اللہ! ہم جو کچھ بھی ہیں تیرے محبوب کملی والے تاجدار، سیّدِ ابرار، احمدِ مختار صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اُمّتی ہیں۔ جنہوں نے ہمارے لیے ساری ساری رات آنسو بہائے۔ اُمّت کی مغفرت کے لیے دُعائیں فرمائیں۔ تیرے جاہ و جلال تیرے فضل و کمال، تیرے جُود و عطا اور تیرے محبوب محمّد مُصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ذات و صفات کو وسیلہ بناتے ہیں۔ اپنی عزّت اور اُن کی رحمت کا صدقہ ہمارے گناہ مُعاف فرما دے۔ حضرت غوث پاکؒ اور حضرت داتا گنج بخشؒ کا صدقہ ہماری بگڑی بنا دے۔ ہمیں اپنی محبّت کا جام پِلا دے۔ ہماری ڈُوبتی کشتی ترا دے۔ ہمارے بیڑے کو پار لگا دے۔

یا الٰہی ہماری خطاؤں، ہماری جہالت، ہمارے معاملات میں ہماری زیادتیوں کو مُعاف کر اور اس چیز (گناہ) کو بھی بخش جس کو تُو ہم سے زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ بخش دے ہم کو ہماری بے پرواہی۔ ہماری خطاؤں کو، ہماری بُرائیوں کو یا الٰہی بخش دے وُہ گناہ ہم نے اوّل کیے ہیں آخر کیے ہیں اور جو چھُپ کر کیے ہیں اور جو ظاہر کیے ہیں اور وُہ گناہ جن کو تُو ہم سے بہتر جانتا ہے۔ اے دِلوں کو پھیرنے والے اللہ! ہمارے دِلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے۔ یا الٰہی! ہم تجھ سے ہدایت و پرہیزگاری پاک دامنی اور لوگوں سے بے پرواہی مانگتے ہیں۔ یا الٰہی ہمارے دین و دُنیا اور آخرت کو سنوار دے۔ ہماری دُعائیں قبول فرما۔ ہمارے بیماروں اور لاچاروں کو تندرستی اور صحت عطا فرما۔ مُصیبت زدہ لوگوں کی مُصیبت دُور کر۔ ہمیں فقر و فاقہ سے بچا۔ حقیقی غنا عطا فرما، اپنا بنا اور اپنی راہ پر چلا۔ اِس کتاب کے مُعاونین حضرات کی

دُنیا و آخرت کی مشکلیں آسان فرما۔ نیک دل حاجتیں پُوری فرما۔ کاروبار میں برکتیں نازل فرما۔ بے اولادوں کو نیک اور صالح اولاد عطا فرما اور دین اسلام پر صحیح طور پر چلنے کی توفیق دے۔ ہمیں نمازی پرہیزگار بنا۔ ہم کو نیک ہدایت عطا فرما کر ہم سے وہ خدمتیں لے جن سے تُو راضی ہو۔ ہمیں اپنی رضامندی اور محبوبیت کا خلعت پہنا اور مہربان ہو جا۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العَليم و تب علينا انك انت التواب الرحيم وَصَلى الله تعالىٰ علىٰ خير خلقهٖ و نورِ عرشهٖ و زينةِ فرشهٖ و افضل الانبياءؔ والمرسلين سيدنا وسندنا و حَبِيبنا و مولانا مُحمّد و علىٰ آله و اصحٰبهٖ و اهلِ بيتهٖ و ازواجهٖ و ذريتهٖ اجمعين برحمتك يا ارحم الرحمين۔

خاکپائے اولیاء

عطا محمد خاور

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام — شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن درود — گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام
شہر یارِ ارم تاجدارِ حرم — نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام
شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود — نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام
عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود — فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام
نورِ عینِ لطافت پہ الطف درود — زیب و زینِ نظافت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں — اُس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام
وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا — لکۂ ابرِ رافت پہ لاکھوں سلام
لَیلَۃُ القَدر میں مَطلَعِ الفَجرِ حق — مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام
لخت لختِ دلِ ہر جگر چاک سے — شانہ کرنے کی حالت پہ لاکھوں سلام
دُور و نزدیک کے سُننے والے وہ کان — کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام
چشمۂ مہر میں موجِ نورِ جلال — اُس رگِ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام
جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا — اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام
جس کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی — ان بھووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آگیا — اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود — اُونچی بینی کی رِفعت پہ لاکھوں سلام
جن کے آگے چراغِ قمر جھلملائے — اُن عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

جس کے پانی سے شاداب جانِ وجناں
اُس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام

اُس کی پیاری فصاحت پہ بیحد درود
اُس کی دل کش بلاغت پہ لاکھوں سلام

اُس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود
اُس کی خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

وہ دُعا جس کا جوبن بہارِ قبول
اُس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام

جس کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے
اُن ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اُس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں
اُس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآں نے خاکِ گذر کی قسم
اُس کفِ پا کی حُرمت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند!
اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

پہلے سجدہ پہ روزِ ازل سے درود
یادگاریٔ اُمت پہ لاکھوں سلام

زرعِ شاداب و ہر ضرعِ پُر شیر سے
برکاتِ رضاعت پہ لاکھوں سلام

بھائیوں کے لئے ترکِ پستاں کریں
دُودھ پیتوں کی نصفت پہ لاکھوں سلام

مہدِ والا کی قسمت پہ صدہا درود
بُرجِ ماہِ رسالت پہ لاکھوں سلام

اللہ اللہ وُہ بچپنے کی پھبن
اس خدا بھاتی صُورت پہ لاکھوں سلام

اُٹھتے بوٹوں کی نشو و نما پر درود
کھلتے غنچوں کی نکہت پہ لاکھوں سلام

فضلِ پیدائشی پر ہمیشہ درود
کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام

بے بناوٹ اَدا پر ہزاروں درود
بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام

بھینی بھینی مہک پر مہکتی درُود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں درُود
اچھی اچھی اشارت پہ لاکھوں سلام

نعرہ ہائے دلیراں سے بَن گونجتے
غرّش کوسِ جُرأت پہ لاکھوں سلام

وہ چقا چاق خنجر سے آتی صدا
مصطفےٰ تیری صولت پہ لاکھوں سلام

ان کے آگے وہ حمزہ کی جانبازیاں
شیرِ غرّانِ سطوت پہ لاکھوں سلام

الغرض اُن کے ہر مُو پہ لاکھوں دُرود
اُن کی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں سلام

ان کے ہر نام و نسبت پہ نامی دُرود
اُنکے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام

ان کے مولا کے ان پر کروروں دُرود
اُن کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

پارہائے صحف غنچہ ہائے قدس
اہلِ بیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام

آبِ تطہیر سے جس میں پودے جمے
اُس ریاضِ نجابت پہ لاکھوں سلام

خونِ خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر
ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

اُس بتول جگر پارۂ مصطفےٰ
حجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اُس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

وہ حسن مجتبےٰ سیّد الاسخیا
راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

اوجِ مہرِ ہدیٰ موجِ بحرِ ندیٰ
رُوحِ رُوحِ سخاوت پہ لاکھوں سلام

شہد خوارِ لعابِ زبانِ نبی
چاشنی گیرِ عصمت پہ لاکھوں سلام

اُس شہیدِ بلا شاہِ گلگوں قبا
بیکسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام

دُرِّ دُرجِ نجف مہرِ برجِ شرف
رنگِ رومی شہادت پہ لاکھوں سلام

اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق !
بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

جلوگیانِ بیت الشرف پر دُرود
پردگیانِ عفت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

صلے اللہ علیہ وسلم

من بندہ شرمسارم تو رحم کن رحیما

میں شرمسار بندہ ہوں تو رحم کر اے رحیم۔

اندر سرائے فانی کردم گناہ تو دانی

اس دنیائے فانی میں تو جانتا ہے میں نے گناہ کیے

شرمندہ روئے زردم جرمِ عظیم کردم

میرا چہرہ عظیم گناہوں کی وجہ سے زرد ہے

غیبت دروغ گفتم غافل زِ تو بخفتم

میں نے لوگوں کی برائیاں کیں اور جھوٹ بولا میں تجھ سے اکثر غافل ہو کر سویا

در وقتِ نزع جانم گویا بکن زبانم

میری جان عالمِ نزع میں ہے میری زبان کو گویائی دے

از تن رود چو جانم بستہ شود زبانم

جب میری جان تن سے جدا ہو اور میری زبان بند ہو جائے

در گور چوں بمانم تنہا چوں بیکسانم

جب میں قبر میں ہوں اور بیکسوں کی طرح اکیلا ہوں

یارب بحقِ مرداں گورم فراخ گرداں

اے میرے رب اپنے نیک بندوں کے طفیل میری قبر کو کشادہ کیجیو۔

من سعدیِ صفائم بر دینِ مصطفائم

میں سعدی باصفا ہوں اور میں تیرے حبیب کے ماننے والوں میں ہوں

ہر دم ہمیں بخوانم تو رحم کن رحیما

میں ہر دم یہی پڑھتا ہوں کہ اے میرے رحمٰن و رحیم اپنا فضل مجھ پر فرما۔ آمین

خستہ و درماندہ ام بہرِ خدا دستم بگیر
یا محیؔ الدّین میراں غوثِ اعظم دستگیرؒ

آصف صابری

ترجمہ: اے محی الدین میراں غوثِ اعظم دستگیرؒ میں مفلس و نادار اور عاجز و مسکین ہوں۔ خدا کے لیے میرا ہاتھ پکڑیں

گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

خواجہ معین الدین چشتیؒ